حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار

SHARI'AH STANDARD FOR ANIMAL FEEDS



مؤلف
مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی

ناشر:
SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN

حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار

SHARI'AH STANDARD FOR ANIMAL FEEDS

مؤلف
مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی

ناشر:
SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN

کتاب کا نام: **حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار**

مؤلف کا نام: مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی
PhD ریسرچ اسکالر کراچی یونیورسٹی

رکن: شریعہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ، حلال سرٹیفکیشن مینیجر
SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN
رکن: حلال فوڈز اسٹینڈرڈائزیشن ٹیکنیکل کمیٹیز
نیشنل اسٹینڈرڈائزیشن کمیٹی برائے حلال *NSC HALAAL*
پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (*PSQCA*)
وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی حکومتِ پاکستان

پہلا ایڈیشن: جمادی الاوّل، 1439 / فروری، 2018
ناشر: *SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN*
برائے رابطہ: 0092 - 03009061823 , 0341365655
ای میل: info@sanha.org.pk, saas.hfp@gmail.com

فہرستِ عنوانات

Table of Contents

عرضِ مؤلف

انسانی کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے گوشت ہمیشہ سے ایک اہم ترین جزء رہاہے، جسے پرانے زمانے میں انسان پالتو جانور یا شکار کے ذریعے پورا کرتا تھا، بعد میں بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کی وجہ سے غذائی ضروریات بالخصوص گوشت کی طلب میں اضافہ ہوا، جس کو روایتی طریقے سے دستیاب جانوروں سے پورا کرنا مشکل ہو رہا تھا، لہٰذا اس کے لیے مختلف حیوانات مثلاً مویشیوں، مرغیوں اور مچھلیوں کی فارمنگ کا رواج شروع ہوا، جس میں فارمی حیوانات کو ایسی خوراک کھلائی جانے لگی، جس کے نتیجے میں کم وقت میں کم خرچے کے ساتھ مطلوبہ معیار ومقدار کو حاصل کیا جاسکے، دوسری طرف علومِ حیوانات (Animal Sciences) کی ترقی کی وجہ سے حیوانات کی خوراک میں ایسی چیزیں استعمال ہونے لگیں جو روایتی طور پر حیوانات کی خوراک کا حصہ نہیں تھیں، مثلاً فارمی مرغیوں، جانوروں اور مچھلیوں کی خوراک کی تیاری میں نباتات کے ساتھ ساتھ جمادات، حیوانات مثلاً جانوروں کے گوشت، ہڈی، چربی، آلائشوں، خون وغیرہ کا استعمال شروع ہوا۔

فارمی حیوانات کی ایسی خوراک کی تیاری، کاروبار اور کھلانے کی وجہ سے شرعی نقطہ نظر سے حلال وحرام کے سوالات پیدا ہوئے، کیونکہ شریعت میں خوراک کی بنیاد پر بعض حلال جانوروں کا استعمال ممنوع ہے۔

اس حوالے سے نہ صرف فارمی حیوانات کی حلت وحرمت ایک اہم شرعی مسئلہ ہے، بلکہ حیوانات کی خوراک (Animal Feeds) اربوں روپے کی ایک بہت بڑی

صنعت (Industry) بن چکی ہے۔ جس پر شرعی نقطہ نظر سے ابتداء سے لے کر حیوانات کو کھلانے اور اس کے بعد اس کے گوشت تک کے مراحل پر شریعت، جدید معیارات اور انڈسٹری کے تجربات کی روشنی میں تفصیلی بحث کی ضرورت ہے۔

اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بندہ نے اس موضوع سے متعلق مواد جمع کرنا شروع کیا، جس کے نتیجے میں ایک مجموعہ تیار ہوا جسے کتابی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ ہوا جو الحمدللہ پیشِ نظر کتاب کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔

آخر میں بندہ SANHA حلال ایسوسی ایٹس پاکستان کے تمام اراکین کا بالعموم اور ادارے کے سربراہ مفتی یوسف عبد الرزاق اسکندر صاحب حفظہ اللہ، شریعہ امور کے مسؤل مفتی شعیب عالم صاحب زید مجدہم، شعبہ شرعی تحقیق کے اراکین مفتی محمد احسن ظفر صاحب اور مفتی محمد ابراہیم صاحب کا بالخصوص تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور کتاب کی تیاری کے ہر مرحلہ پر راہنمائی فرمائی۔ ان کے علاوہ ان تمام حضرات کو بھی اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی خیر و برکت سے نوازے جنہوں نے کتاب کی تیاری میں کسی بھی مرحلے پر تعاون فرمایا۔

کتاب مقدمہ اور چند ابواب پر مشتمل ہے جن میں حیوانات کی خوراک سے متعلق، شرعی حقوق، ضابطے، مختلف قسم کے خام مال کی سپلائی، تیاری، کاروبار، حیوانات کو مختلف قسم کی خوراک کھلانا اور اس کے نتیجے میں تیار ہونے والے حیوانات کے گوشت وغیرہ کے شرعی حکم کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے بندہ کے والدین، اساتذہ کرام اور ادارے کے ساتھیوں کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

انتساب

اماں جی کے نام

جن کے سینے میں اللہ کا کلام محفوظ ہے اور کلام اللہ پر مشتمل جن کی لوریوں کی برکت سے دین کی نسبت اور خدمت کا موقع ملا ہے۔

اللہ رب العزت ان کا سایہ ہمیشہ کے لیے سلامت رکھے۔

آمین

مقدمہ

ذیل میں حیوانات اور ان خوراک سے متعلق چند اصول ذکر کرتے ہیں:

پہلا اصول:

حیوانات شرعی احکام کے مکلف نہیں:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، کائنات کو اس کی خدمت میں لگایا، عقل جیسی نعمت سے نوازا، اور اسی عقل کی وجہ سے انسان کو مکلف بنایا جس کے لیے انسان کو صرف اپنی فطرت کی بنیاد آزاد پر نہیں چھوڑا، بلکہ اس کی راہنمائی کے لیے انبیاء بھیجے۔

جبکہ انسان (اور جنات) کے علاوہ دیگر مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے ہر چیز کو اس کی فطرت کے مطابق شعور دے کر، زندگی گزارنے کا طریقہ سکھایا، جس کے مطابق ہر چیز اپنی فطرت کے مطابق اپنا فرض (Duty) نبھانے میں مصروف ہے، ہر مخلوق کو اس کی ساخت کے مناسب زندہ رہنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ ہی سکھاتے ہیں۔(1)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ قَالَ فَمَنْ رَبُّكُمَا يَامُوسَى (49) قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى (50)} [طه: 49، 50]

---

1 (ملخص از آسان ترجمہ قرآن: سورہ طٰہٰ، آیت: 49/50)

ترجمہ: فرعون نے کہا: "موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟"۔ موسی نے کہا: "ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو وہ بناوٹ عطا کی جو اس کے مناسب تھی، پھر (اس کی) راہنمائی بھی فرمائی۔"۔

اللہ تعالیٰ نے انسان (وجنات) کو اپنی بندگی وعبادت کے لیے پیدا کیا، جبکہ انسان کے علاوہ کائنات سمیت زمین کی دیگر ساری چیزیں انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [البقرة: 29]

ترجمہ: وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے تمہارے لئے پیدا کیا، پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا، چنانچہ ان کو سات آسمانوں کی شکل میں ٹھیک ٹھیک بنادیا، اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

حیوانات کو بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے لیے نہ صرف مسخر کیا، بلکہ انسان کی غذائی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے مختلف حیوانات کا گوشت، دودھ، وغیرہ انسان کے لیے خوراک بنایا۔ چناں چہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ} [النحل: 5]

ترجمہ: اور چوپائے اسی نے پیدا کئے جن میں تمہارے لیے سردی سے بچاؤ کا سامان ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے فائدے ہیں، اور انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

{وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ } [المؤمنون: 21]

ترجمہ: اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے مویشیوں میں نصیحت کا سامان ہے۔ جو (دودھ) ان کے پیٹ میں ہے، اس میں سے ہم تمہیں سیر اب کرتے ہیں، اور ان میں تمہارے لیے بہت سے فوائد ہیں، اور انہی سے تم غذاء بھی حاصل کرتے ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

{اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ} [غافر: 79]

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے مویشی پیدا کئے، تا کہ ان میں سے کچھ پر تم سواری کرو، اور انہی میں سے وہ بھی ہیں جنہیں تم کھاتے ہو۔

چناں چہ اسلام نے براہ راست حیوانات کو شرعی احکام کا مکلف نہیں بنایا، بلکہ فطری طور پر مختلف قسم کے حیوانات پیدا کر کے ان کو ان کی فطرت کے مطابق راہنمائی کی اور اس کے بعد تمام حیوانات اپنی جبلی و فطری شعور کے تحت زندگی گزارتے ہیں اور اپنی فطرت سے حیوانات روگردانی نہیں کرتے۔

چونکہ حیوانات شریعت کے مخاطب نہیں، اس لیے شریعت نے ان باتوں کو مقصود بالذات نہیں چھیڑا کہ حیوانات کی خوارک کیا ہوگی؟ کونسا حیوان کیا کھائے گا کیا نہیں کھائے گا؟ بلکہ انسان خصوصاً مسلمان اپنے تمام افعال واقوال میں شرعی احکام کا مکلف ہے اس لیے جہاں کہیں بھی حیوانات کی خوراک کے معاملے میں انسانی عمل

دخل (Involvement) ہوگی یا حیوانات سے حاصل ہونے والی انسانوں کی خوراک میں کوئی مسئلہ پیش آنے کا امکان ہو، وہاں پر شریعت نے راہنمائی کی ہے۔(2)

انسانی جسم کی ساخت اور مختلف حیوانات کی فطرت، گوشت کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعتِ مطہرہ نے انسانوں کے لیے ان کے حلال یا حرام ہونے کا حکم بتایا۔ چناں چہ شریعت نے ان حیوانات کو حرام قرار دیا جن کی خوارک فطری طور پر ایسی چیزیں ہیں جس کے کھانے کے بعد اس حیوان کا گوشت انسان کے استعمال کے لیے محفوظ (Safe for Human Consumption) نہیں رہتا، مثلاً تمام ایسے گوشت خور بری حیوانات (درندے) جو مستقلاً دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھاتے ہیں جیسے شیر، کتا، چیتا، بلی وغیرہ۔

وہ حلال حیوانات، جن کی خوارک میں مکمل یا غالب گندگی، نجس و مضر اشیاء شامل ہوتی ہیں جسے شرعی اصطلاح میں "جلالہ" کہا جاتا ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

چناں چہ اہلِ علم نے مختلف قسم کے جانوروں اور پرندوں کے حرام یا ناجائز ہونے کی وجہ یہی بتائی ہے کہ چونکہ انسان جو کچھ کھاتا ہے اس کا اثر اس کے جسم میں آجاتا ہے، لہٰذا جس قسم کے حیوانات کا گوشت انسان کھائے گا اسی حیوان کا اثر اس کی فطرت وعادت میں ظاہر ہوگا۔ (3)

---

2 البناية شرح الهداية (6/ 20): ثبوت الأحكام بالآدمية

3 تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (5/ 295)
ولأن طبيعة هذه الأشياء مذمومة شرعا فيخشى أن يتولد من لحمها شيء من طباعها فيحرم إكراما لبني آدم وهو نظير ما روي أنه – عليه الصلاة والسلام – قال «لا ترضع لكم الحمقاء فإن اللبن يعدي» (ايضاً: البناية شرح الهداية (11/ 579)، المبسوط للسرخسي (11/ 220)، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (3/ 238)

خلاصہ یہ کہ کون سے حیوانات حلال ہیں، کونسے حرام؟ شریعت نے اس کی پوری تفصیل مکمل وضاحت کے ساتھ بیان کی ہے، کچھ حیوانات کا نام لے کر حکم بتایا اور باقی حیوانات کی حلت و حرمت کے لیے اصول وضوابط بیان کیے۔

دوسرا اصول:

جو چیزیں انسان کے لیے حرام ہیں وہ دیگر حیوانات کے لیے حرام نہیں:

اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کے لیے اس کی پیدائشی ساخت اور جسمانی ضرورت کے حساب سے مناسب غذاء مقرر کی، چوں کہ حیوانات شرعی احکام کے مکلف نہیں، اسی لیے حلال و حرام، نجس و طاہر وغیرہ احکام کا تعلق و تصور انسانوں کے لیے ہے حیوانات کے لیے نہیں؛ لہٰذا حیوانات ایسی چیزیں کھاسکتے ہیں، جو مسلمان کے لیے جائز نہیں۔

کیوں کہ انسان کے لیے جو چیزیں حرام ہیں، ضروری نہیں کہ وہ حیوانات کے لیے بھی ممنوع ہوں، بلکہ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو انسانوں کے لیے انتہائی مضر ہیں لیکن وہی چیز حیوانات کے لیے بہترین غذاء ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ حیوانات کی خوراک کو حلت و حرمت کے ان اسباب کے تناظر میں دیکھنا درست نہیں، جس طرح انسان کی خوراک سے بحث کی جاتی ہے۔ (4)

---

4 عن نافع، أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، أخبره أن الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أرض ثمود، الحجر، فاستقوا من بئرها، واعتجنوا به، فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم «أن يهريقوا ما استقوا من بئرها، وأن يعلفوا الإبل العجين، وأمرهم أن يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة» (صحيح البخاري (4/ 149)

الموسوعة الفقهية الكويتية (3/ 115)

يمنع الانتفاع بماء آبار هذه الأرض بالنسبة للإنسان من طبخ وعجن، ويجوز الانتفاع به لغير الإنسان.

تیسرا اصول:

حیوانات کی خوراک کا خیال رکھنا مسلمانوں پر واجب ہے:

اس بات پر تمام فقہاء کرام متفق ہیں کہ انسانوں کے اوپر حسبِ استطاعت حیوانات کی خوراک، چارہ، پانی، راحت وغیرہ کا خیال رکھنا ضروری ہے، خصوصاً جب کسی حیوان کو انسان نے اپنے پاس قید و بند میں رکھا ہو اور اس کو اپنی مرضی کے مطابق کھانے پینے کی تلاش سے روکے رکھا ہو۔ اگر کسی شخص نے کسی حیوان کو بند رکھا ہے اور اس کے کھانے پینے کا خیال نہیں رکھتا تو اس پر سخت وعید آئی ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت کو اسی وجہ سے عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کے رکھا، اسے نہ خود کھلایا پلایا اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑ کر کھانے پینے کا موقع دیا، جس کی وجہ سے اس عورت کو جہنم میں ڈال دیا گیا۔ (5)

یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی جاندار کو بند کر کے اس کے کھانے پینے کا خیال نہیں رکھتا، یا اسے کھلانے پلانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو بالاتفاق اسے قانوناً مجبور کیا جائے گا کہ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے، اسے آزاد کر دیں یا اسے بیچ دے۔(6)

---

5 صحیح مسلم (4/ 1760)

عن نافع، عن عبد الله، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «عذبت امرأة في هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت فيها النار، لا هي أطعمتها وسقتها، إذ حبستها، ولا هي تركتها تأكل من خشاش الأرض»

6 رد المحتار على الدر المختار 2 / 688 ط إحياء التراث

(دابة مشتركة بين اثنين امتنع أحدهما من الانفاق أجبره القاضي) لئلا يتضرر شريكه.جوهرة. وفيها (يؤمر) إما بالبيع وإما (بالانفاق على بهائمه ديانة ولا قضاء على) ظاهر (المذهب) للنهي عن تعذيب الحيوان وإضاعة المال، وعن الثاني يجبر، ورجحه الطحاوي والكمال، وبه قالت الائمة الثلاثة. ولا يجبر في غير الحيوان .

(مواهب الجليل بشرح مختصر خليل 4 / 206 ط دار الفكر) (فصل إنما تجب نفقة رقيقه ودوابه إن لم يكن مرعى وإلا بيع)

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 197) صرح الفقهاء بوجوب إعانة البهائم بالإنفاق عليها فيما تحتاج إليه من علف وإقامة ورعاية

(حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 4 / 94):(وعليه علف دوابه) (وسقيها) لحرمة الروح ويقوم مقامهما تخليتها لترعى وترد الماء إن ألفت ذلك، (فإن امتنع أجبر في المأكول على بيع أو علف أو ذبح وفي غيره على بيع أو علف) ، صونا لها عن التلف فإن لم يفعل ناب الحاكم عنه في ذلك على ما يراه ويقتضيه الحال. (ولا يحلب) من لبنها (ما ضر ولدها) وإنما يحلب ما يفضل عنه

(المغني لابن قدامة 8 / 257 ط مكتبة القاهرة)

فصل ومن ملك بهيمة، لزمه القيام بها، والإنفاق عليها ما تحتاج إليه، من علفها، أو إقامة من يرعاها؛____ ولنا، أنها نفقة حيوان واجبة عليه، فكان للسلطان إجباره عليها، ----- فإن عجز عن الإنفاق، وامتنع من البيع، بيعت عليه، ------ وإن عطبت البهيمة فلم ينتفع بها، فإن كانت مما يؤكل، خير بين ذبحها والإنفاق عليها، وإن كانت مما لا يؤكل، أجبر على الإنقاق عليها.

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 119):

فإن امتنع أجبر على بيعه أو علفه أو ذبح ما يذبح منه. فإن لم يفعل ناب الحاكم عنه في ذلك على ما يراه. وهذا رأي الشافعية والحنابلة، وهو الرأي الراجح عند الحنفية والمالكية، وهذه المسألة تجري فيها دعوى الحسبة.

ايضاً(24/ 110): وذهب جمهور الفقهاء إلى أن تسييب البهائم بمعنى تخليتها ورفع المالك يده عنها حرام؛ لما فيه من تضييع المال والتشبه بأهل الجاهلية،

(ابن عابدين 2 / 220، وفتح القدير 5 / 422، وأحكام القرآن لابن العربي 2 / 220، والقرطبي 6 / 335، والدسوقي 4 / 417، ونهاية المحتاج 8 / 119، والأم 6 / 189، ومطالب أولي النهى 6 / 354 – 355، وكشاف القناع 6 / 227، والمغني 8 / 563.)

الموسوعة الفقهية الكويتية (22/ 296) من ملك دابة لزمه علفها وسقيها، ويقوم مقام العلف والسقي تخليتها لترعى وترد الماء،،،،،،،،،

نوٹ: شریعتِ مطہرہ میں حیوانات کے حقوق اور ان کی راحت وفلاح (Animal Welfare) کا خیال رکھنے کے بارے میں تفصیل بحث پہلے باب میں آرہی ہے۔

چوتھا اصول:

حیوانات کی خوراک شرعی احکام کے دائرہ کار میں اس وقت آتی ہے جب اس سے انسان کا تعلق پیدا ہوتا ہے:

گذشتہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ حیوانات کی خوراک کی طرف براہِ راست شریعت کے احکام متوجہ نہیں، بلکہ اس سے شرعی احکام اس وقت متعلق ہوتے ہیں جب اس میں انسان کا کوئی عمل دخل شروع ہو جاتا ہے یا حیوانات کی خوراک کے نتیجے میں انسان کے لیے کسی ضرر کا اندیشہ ہو کیوں کہ انسان اپنے افعال کا مکلف ہے اور حیوان کو کوئی چیز کھلانا یا ان کو ضرر سے بچانا، ایسی چیزیں ہیں، جن پر شریعت کے احکام لاگو ہوتے ہیں اور جن کا انسان جواب دہ ہے، اس کی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔(7)

7 الموسوعة الفقهية الكويتية (18/ 77) :ومنها: لو اعتلفت الشاة علفا حراما لم يحرم لبنها ولحمها وإن كان تركه أورع. وغيرها من الأمثلة

(غمز عيون البصائر 1 / 335 الأشباه والنظائر للسيوطي ص 105، التلويح على التوضيح 2 / 107، المجموع المذهب في قواعد المذهب 1 / 605)

پانچواں اصول:
حیوانات کی فطرت کو تبدیل کرنا حرام ہے:

حلال حیوانات ، جیسے چارا خور مویشیوں (herbivores) کو گوشت خور حیوانات (Carnivorous) کی خوراک اتنی مقدار میں کھلانا جس سے ان حیوانات کی فطرت ہی تبدیل ہو جائے، ناجائز اور حرام ہے اس لیے کہ یہ فطرت میں بگاڑ اور تبدیلی کی کوشش ہے اور فطرت میں اس طرح تغیر و تبدیلی کی کوشش ایک غیر شرعی عمل ہے جو از روئے قرآن وحدیث حرام ہے ۔ (8) لہٰذا چارا خور حیوانات

8 {وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا} [النساء: 119]

تفسير الطبري = جامع البيان ت شاكر (9/ 222)

ولأضلنهم ولأمنينهم ولآمرنهم فليبتكن آذان الأنعام ولآمرنهم فليغيرن خلق الله ومن يتخذ الشيطان وليا من دون الله فقد خسر خسرانا مبينا (نساء: 119)

دخل في ذلك فعل كل ما نهى الله عنه: من خصاء ما لا يجوز خصاؤه، ووشم ما نهى عن وشمه ووشره، وغير ذلك من المعاصي= ودخل فيه ترك كل ما أمر الله به. لأن الشيطان لا شك أنه يدعو إلى جميع معاصي الله وينهى عن جميع طاعته. فذلك معنى أمره نصيبه المفروض من عباد الله، بتغيير ما خلق الله من دينه.

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (11/ 223)

خامسها: قوله ولآمرنهم فليغيرن خلق الله وللمفسرين هاهنا: قولان: الأول: أن المراد من تغيير خلق الله تغيير دين الله ...... وفي تقرير هذا القول وجهان: الأول: أن الله تعالى فطر الخلق على الإسلام يوم أخرجهم من ظهر آدم كالذر وأشهدهم على أنفسهم أنه ربهم وآمنوا به، فمن كفر فقد غير فطرة الله التي فطر الناس عليها، وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم: «كل مولود يولد على الفطرة» ولكن أبواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه.

والوجه الثاني: في تقرير هذا القول: أن المراد من تغيير دين الله هو تبديل الحلال حراما/ أو الحرام

(Herbivores) حلال اور گوشت خور حیوانات (Carnivorous) ممنوع ہیں۔ لہٰذا ہر ایسا عمل جس میں حلال کو حرام کرنے کی کوشش ہو، از روئے قرآن وحدیث حرام ہے۔ سورہ نساء کی آیت نمبر 119 کی تفسیر میں امام رازیؒ، امام جصاصؒ، امام طبریؒ سمیت دیگر مفسرین حضرات نے اس موضوع پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔(9)

چھٹا اصول:

شرعی نقطہ نظر سے حلال وحرام اور مکروہ حیوانات کی درجہ بندی:

حرام حیوانات:

حرام حیوانات تین قسم کی ہیں:

1. وہ حیوانات جن کا نام لے کر قرآن وسنت میں ناجائز قرار دیا گیا، مثلاً خنزیر، کتا وغیرہ
2. مردار حیوانات جن کی موت شرعی ذبیحہ کے نتیجے میں واقع نہ ہو۔
3. وہ حیوانات جو شکاری درندے وپرندے ہیں، مثلاً کتا، شیر چیتا وغیرہ

القول الثاني: حمل هذا التغيير على تغيير أحوال كلها تتعلق بالظاهر، وذكروا فيه وجوها الأول: قال الحسن: المراد ما.....(الوشم)..... الثاني: .....الإخصاء وقطع الآذان وفقء العيون.....الثالث: ....التخنث و..... والسحق .....الرابع: .....البحائر والسوائب والوصائل..... هذا جملة كلام المفسرين في هذا الباب [قوله تعالى ولأضلنهم ولأمنينهم إلى قوله فقد خسر خسرانا مبينا] ويخطر ببالي هاهنا وجه آخر في تخريج الآية على سبيل المعنى، وذلك لأن دخول الضرر والمرض في الشيء يكون على ثلاثة أوجه: التشوش، والنقصان، والبطلان.

فادعى الشيطان لعنه الله إلقاء أكثر الخلق في مرض الدين، وضرر الدين هو قوله ولأمنينهم .....على أحد الأوجه الثلاثة ....التشوش والنقصان والبطلان.

9 أحكام القرآن للجصاص ط العلمية (2/ 353)

فيه ثلاثة أوجه: أحدها: ..... دين الله بتحريم الحلال وتحليل الحرام.

4. وہ حیوانات جو زہریلے اور مضر ہیں، مثلاً سانپ بچھو وغیرہ
5. وہ حیوانات جو قرآن وسنت کی رو سے "خبیث" کے زمرے میں آتے ہیں، مثلاً ٹڈی کے علاوہ دوسرے بغیر خون والے بری حیوانات، یا مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری حیوانات۔ علی اختلاف الائمہ
6. وہ حیوانات جن کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ شوافع کے ہاں ایک خاص ضابطہ ہے۔
7. وہ حیوانات جن کو قتل کرنے سے روک دیا گیا ہے، شوافع کے ہاں ایک یہ بھی ایک خاص ضابطہ ہے۔
8. فقہ حنفی میں آخری دو قسمیں نمبر چار اور نمبر پانچ میں داخل ہیں۔ (10)

مکروہ حیوانات:

ایسے حیوانات جو مذکورہ بالا حرام قسم میں شامل نہیں لیکن ان کا کھانا شرعاً جائز نہ ہو، ان میں جمہور کے نزدیک "جلالہ" اور حنفیہ کے نزدیک مچھلی کے علاوہ دیگر بحری حیوانات وغیرہ شامل ہیں، مالکیہ کے راجح قول کے مطابق صریح حرام صرف خنزیر اور مردار ہیں ان کے علاوہ دیگر تمام ممنوعہ حیوانات مکروہ میں داخل ہیں۔ (11)

---

10 (احسن الفتاویٰ : 410/07)

11 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 35)

أما الذي يعيش في البحر فجميع ما في البحر من الحيوان محرم الأكل إلا السمك خاصة فإنه يحل أكله إلا ما طفا منه وهذا قول أصحابنا – رضي الله عنهم –

الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 353)

حلال حیوانات:

تمام وہ حیوانات جو درجِ بالا دو قسموں میں شامل نہیں وہ حلال ہیں۔ (12)

منہجِ بحث اور کتاب کی ترتیب:

بندہ نے اس کتاب میں حیوانات کی خوراک (Animal Feed) سے متعلق شرعی نقطہ نظر سے فقہ مقارن، مطبوعہ فتاویٰ اور مروجہ معیارات خصوصاً پاکستانی معیارات کی روشنی میں بحث کرنے کی کوشش کی ہے، اگرچہ ہمارے نزدیک اصولی طور پر دلیل واستدلال کے اعتبار سے فقہ حنفی کی تشریح راجح ہے، تاہم بندہ نے دیگر فقہاءِ کرام کی آراء و تشریحات بھی نقل کی ہیں، تاکہ بوقتِ ضرورت وہ بھی پیشِ نظر رہے۔ کتاب کی ترتیب حسبِ ذیل ہے:

مقدمہ:

پہلا باب: خوراک سے متعلق حیوانات کے شرعی حقوق اور مختلف شرعی احکام پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات

دوسرا باب: حیوانات کی خوراک کے لیے خام مال (Raw Material) کی وصولی و فراہمی کے شرعی احکام

تیسرا باب: حیوانات کی خوراک تیار کرنے اور اس کے کاروبار کرنے کے شرعی احکام

قال: "ولا يؤكل من حيوان الماء إلا السمك" وقال مالك وجماعة من أهل العلم بإطلاق جميع ما في البحر. واستثنى بعضهم الخنزير والكلب والإنسان. وعن الشافعي أنه أطلق ذاك كله، والخلاف في الأكل والبيع واحد

12 (احسن الفتاویٰ : **410/07**)

چوتھا باب: حیوانات کی خوراک کے استعمال (کھانے کھلانے) کی عملی صورتیں اور ان کی کے شرعی احکام

پانچواں باب: حیوانات کو مردار یا اس کے اجزاء سے تیار کردہ خوراک کھلانے کا شرعی حکم

چھٹا باب: حیوانات کی خوراک اور "جلالہ" سے متعلق شرعی مسائل

ساتواں باب: حیوانات کی خوراک (Animal Feeds) سے متعلق مروجہ معیارات کا شرعی جائزہ

آٹھواں باب: فارمی حیوانات کی خوراک اور ان کے گوشت کے شرعی احکام سے متعلق مطبوعہ فتاویٰ کا خلاصہ

نواں باب: حلال حیوانات کو مختلف قسم کی خوراک (Animal Feed) کھلانے کے بعد ان کے گوشت وغیرہ کے شرعی حکم

دعاء ہے کہ اللہ کریم اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے بندہ کے والدین، عزیز و اقارب اور اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

پہلا باب

خوراک سے متعلق حیوانات کے شرعی حقوق اور مختلف شرعی احکام پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات

Animal welfare (rights) regarding Feed in Islam

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی کسی بھی چیز کو عبث اور فضول پیدا نہیں کیا، تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور کائنات کی ساری چیزیں اس کی خدمت کے لیے مسخر کیں، اسی وجہ سے انسان کے لیے جائز ہے کہ ان چیزوں سے فائدہ اٹھائے اور حسبِ ضرورت شرعی طریقے سے حلال حیوانات کو ذبح کر کے اپنی خوراک بنائے، تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کو مکمل آزادی ہے کہ وہ حیوانات کے ساتھ جس طرح چاہے، سلوک کرے بلکہ اسلام نے حیوانات کو مکمل حقوق دیئے ہیں اور مسلمان کو ان حقوق کی ادائیگی کا پابند بنایا ہے۔

چناں چہ اسلام میں حیوانات کے حقوق (Animal Rights) سے متعلق تفصیلی مباحث موجود ہیں، نیز اسلام میں حیوانات کی خوراک کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے، جن میں نہ صرف حلال یا وہ حیوانات، جن سے انسان براہ راست فائدہ اٹھاتے

ہیں، بلکہ حرام حیوانات اور جنات تک کی خوراک کا بھی خیال رکھا گیا ہے، حالانکہ حرام حیوانات یا جنات سے انسانوں کا عام طور پر براہ راست کوئی مفاد وابستہ نہیں۔

یہاں پر حیوانات کے عمومی حقوق سے متعلق شریعت کی روشنی میں بحث کرنا مقصود نہیں، بلکہ اسلام میں خوراک سے متعلق حیوانات کے شرعی حقوق سے متعلق بطورِ خلاصہ کچھ بنیادی اصول اور بطورِ مثال چند مسائل کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

خوراک سے متعلق حیوانات کے حقوق کے بارے میں چند بنیادی شرعی اصول

اس سلسلے میں چند خصوصی مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے:

بغیر کسی جائز مقصد کے کسی بھی حیوان کو قید کرنا اور اس کو تکلیف دینا حرام ہے:

کسی جائز مقصد کے بغیر کسی بھی حیوان کو قید کرنا اور اس کو تکلیف دینا حرام ہے، ہاں اگر کوئی مضر جانور ہو تو اس کے ضرر سے بچنے کے لیے اسے مارنے کی اجازت ہے، لیکن کسی مضر حیوان کو بھی اضافی تکلیف دینا جائز نہیں کہ اس کو تڑپ تڑپ کر مرنے پر مجبور کیا جائے یا اس کو مثلاً جلا کر تکلف دہ موت دی جائے، بلکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے کسی جاندار کو مارنا بھی ہو تو اچھے اور احسن طریقے سے ماریں۔ (13)

13　صحيح مسلم (3/ 1548)

عن شداد بن أوس، قال: ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: «إن الله كتب الإحسان على كل شيء، فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته»

امام قرافیؒ فرماتے ہیں کہ شریعت نے ہمیں حیوانات پر مسلط ہونے کا کوئی حق نہیں دیا سوائے اس کے کہ ہم حیوانات سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ کرے، اور اس کے لیے ہم سب سے کم تکلیف دہ راستہ اختیار کریں (مثلاً اگر ہمیں حیوانات سے گوشت چاہئے تو) اس کے لیے سب سے مختصر ترین راستہ شرعی طریقہ ذبیحہ ہے۔(14)

جائز مقصد کے لیے کسی حیوان کو بند کرنا جائز ہے:

حیوانات کو جائز مقصد کے لیے قید کرنا، پالنا شرعاً درست ہے، تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ بند کرنے والا حیوانات کی خوراک، پانی کا خیال رکھے، کیوں کہ شریعتِ مطہرہ میں ہر جاندار چیز کا احترام ہے، اگر وہ خود نہیں کھلا سکتا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ حسبِ ضرورت کچھ وقت کے لیے اس کو کھلا چھوڑے تاکہ وہ اپنی خوراک وغیرہ ڈھونڈ سکیں۔ اگر وہ اس کی خوراک کا خیال نہیں رکھتا تو اس کے اوپر اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو صرف اس وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا تھا اور اس کی خوراک پانی کا خیال نہیں کرتی تھی اور نہ ہی اس کو کھلا چھوڑتی تاکہ وہ اپنی خوراک تلاش کر سکتی۔ (15)

---

14 الذخيرة للقرافي (1/ 180)
الشرع لم يسلطنا على الحيوان إلا بشرط انتفاعنا به وأن نسلك أقرب الطرق في ذلك وأقرب الطرق هو الذكاة

15 ابن عابدين 2 / 688، والحطاب 4 / 206، وقليوبي وعميرة 4 / 94، والمغني 7 / 634. إعانة الطالبين البكري الدمياطي (2/ 403)
نقلاً عن الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 119)

حیوانات کی خوراک کا خیال رکھنا مسلمانوں پر واجب ہے:

قرآن و سنت کی واضح ہدایات کی وجہ سے اس بات پر تمام فقہاء کرام متفق ہیں کہ انسان کے اوپر حسبِ استطاعت حیوانات کی خوراک، چارہ، پانی، راحت وغیرہ کا خیال رکھنا واجب اور ضروری ہے، خصوصاً جب کسی حیوان کو انسان نے اپنے ہاں قید کر رکھا ہو اور اس کو اپنی مرضی کے مطابق کھانے پینے کی تلاش سے روکے رکھا ہو۔

لہٰذا اگر کسی شخص نے کسی حیوان کو محبوس رکھا ہے اور اس کے کھانے پینے کا خیال نہیں رکھتا، یا اسے کھلانے پلانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو از روئے شریعت حکومتِ وقت کی طرف سے اسے شرعاً و قانوناً مجبور کیا جائے گا کہ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے یا اسے بیچ دے۔(16)، یا آزاد کر کے چھوڑدیں یا پھر اگر حلال جانور ہے تو حسبِ ضرورت ان کو ذبح کیا جائے۔ (17)

ورنہ اس پر جہنم کے عذاب کی وعید ہے، جس کی تفصیل حدیث شریف کے حوالے سے گزر گئی۔

16 الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 197)

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 119): نقلاً عن (ابن عابدين 2 / 688، والحطاب 4 / 206، وقليوبي وعميرة 4 / 94، والمغني 7 / 634. إعانة الطالبين البكري الدمياطي (2/ 403)

17 الموسوعة الفقهية الكويتية (24/ 110)

الموسوعة الفقهية الكويتية (22/ 296) من ملك دابة لزمه علفها وسقيها، ويقوم مقام العلف والسقي تخليتها لترعى وترد الماء،،،،،،،،،

اسی طرح جانوروں کی راحت، کھانے پینے کا خیال رکھنے اور ان کو تکلیف سے بچانے پر جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ چناں چہ بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی جارہا تھا، راستے میں اسے سخت پیاس لگی، ایک کنواں نظر آیا وہ کنویں میں اترا، پانی پیا اور اوپر آیا۔ اچانک اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان لٹکا کر ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا، اس شخص نے دل میں کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی شدید پیاسا ہے، جتنا میں تھا۔ چناں چہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا، اس کو منہ میں پکڑ کر باہر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کی مغفرت کی اور اس کو جنت میں داخل کیا، یہ سن کر صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا ہمارے لیے جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے پر بھی اجر ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ہر جاندار کے ساتھ نیکی واحسان کرنے میں اجر وثواب ہے۔ (18)

---

18 صحيح البخاري (8/ 9)

(شرح مختصر خليل للخرشي 3/18 ط دار صادر)

(ص) كذكاة ما لا يؤكل إن أيس منه (ش) تشبيه في الجواز أي أنه يجوز بل يستحب ذكاة ما لا يؤكل من الحيوان غير الآدمي إراحة له إن أيس منه لمرض أو عمى بمكان لا علف فيه ولا يرجى أخذ أحد له.

(البجيرمي على الخطيب 4/ 248 ط مصطفى الحلبي)–

فرع: لو اضطر شخص لأكل ما لا يحل أكله فهل يجب عليه ذبحه لأن الذبح يزيل العفونة أو لا لأن ذبحه لا يفيد؟ وقع في ذلك تردد ..... ينبغي أنه أولى لأنه الأسهل لخروج الروح اهـــ.

حرام حیوانات کو بھی تکلیف سے بچانا باعثِ اجر و ثواب ہے:

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی حرام جانور کی زندگی سے مایوسی ہو جائے، مثلاً وہ انتہائی بیمار ہے اور اس کے ٹھیک ہونے کی کوئی امید نہیں تو اس کو تڑپ تڑپ کر مرنے، تکلیف سے بچانے اور راحت پہنچانے کی نیت سے ذبح کرنا اور ایسے حیوان کو آرام دہ طریقے سے مارنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ مستحب ہے اور اس پر ثواب ملے گا کہ اس کو ذبح کیا جائے تاکہ اس کی روح جلدی پرواز کر جائے۔ (19)

بعض اوقات صرف خوراک کی وجہ سے حیوانات کی ملکیت حاصل ہو جاتی ہے:

اگر حیوانات کے مالک ان کی خوراک سے عاجز آکر کھلا چھوڑ دیں تو جو کوئی بھی ایسے آزاد حیوانات کی خوراک کا انتظام کرے گا وہی ان کا شرعاً مالک ہو گا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی

---

19 الموسوعة الفقهية الكويتية (21/ 174)

وصرح المالكية بأن الذكاة لا تعمل في غير المأكول ، لكن يستحب ذكاة ما لا يؤكل إن أيس من حياته بمرض أو عمى بمكان لا علف فيه، ولا يرجى أخذ أحد له، وهذه الذكاة ليست بالمعنى الشرعي لأنها للإراحة لا للتطهير.(الخرشي على خليل بحاشية العدوي 2 / 316)

وصرح الشافعية بتحريم ذبح غير المأكول ولو لإراحة، لكن لو اضطر إنسان لأكله كان ذبحه أولى من سائر أنواع القتل؛ لأنه أسهل لخروج الروح (البجيرمي على الإقناع 4 / 248) .

ایسے جانور کو پایا جس کو اس کے مالک نے کھانے پینے سے عاجز آکر کھلا چھوڑ دیا ہو تو جو بھی اسے پکڑ اکر اس کی خوراک کا انتظام کرے گا وہی اس کا مالک ہو گا۔(20)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے کسی جانور کو بھوک کی وجہ سے (عاجز آکر) چھوڑ دیا تو اسے کسی نے کھلا یا پلا یا تو جو کھلائے گا وہی اس کا مالک ہے، جس نے اس کے کھانے پینے کا انتظام کیا۔(21)

بعض اوقات شریعت خوراک میں حرام حیوان کو حلال حیوان پر ترجیح دیتی ہے:

شریعت حیوانات کی خوراک کے بارے میں کتنی تاکید کرتی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے پاس ایک مفید حرام اور ایک حلال جانور ہو، مثلاً کسی کے پاس پہرہ یا شکار وغیرہ کسی فائدے کا کتا اور ایک بکری ہیں تو فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسی حالت در پیش ہو جائے کہ کتا اور بکری دونوں بھوک کی وجہ سے مرنے کے قریب ہوں، تو اس پر شریعت کی طرف سے لازم ہے کہ اس بکری کو ذبح کرے اور اس کتے کو کھلا کر اس کی جان بچائے، وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر بھوک کی وجہ سے کتا مر گیا تو ایک ذی روح جاندار مر کر ضائع ہو جائے گا اور اگر اس نے بکری شرعی طریقے سے ذبح کی تو وہ ضائع نہیں ہو گی کیونکہ جب اس نے کتے کو اس کا گوشت کھلایا تو

20 سنن أبي داود (5/ 384) (ایضاً مختصر سنن أبي داود للمنذري (2/ 493): أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال: "من وجد دابة قد عجز عنها أهلها أن يعلفوها، فسيبوها، فأخذها، فأحياها، فهي له". [حكم الألباني: حسن]

21 مختصر سنن أبي داود للمنذري (2/ 493)

نہ صرف اس کتے کی جان بچے گی، بلکہ بکری چونکہ حلال ہے اس لیے کتے کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو گوشت وغیرہ بچ جائے گا وہ خود بھی استعمال کر سکتا ہے۔ (22)

بندہ عرض کرتا ہے کہ اس میں ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ کتا اور بکری دونوں مال ہیں اور اس وقت اس کو کتے کی زیادہ ضرورت ہے تو وہ اپنا ایک مال بچانے کے لیے دوسرا مال خرچ کرتا ہے جو "خلق لکم مافی الارض جمیعا" کے تحت جائز ہے۔

بلکہ بعض فقہاء کرام یہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر ایسی حالت میں اس کے پاس اپنی بکری وغیرہ نہ ہو اور اس کا کتا بھوک کی وجہ سے مر رہا ہو، اور قریب میں کسی دوسرے شخص کے پاس اس کی فوری ضرورت سے زائد بکری موجود ہو، تو اس کے لیے گنجائش ہے کہ اس دوسرے شخص سے اس کی ملکیت والی بکری لے لے، اگر وہ نہیں دیتا تو اس سے چھین کر ذبح کر لے اور اپنے کتے کی جان بچائے، اس کے بعد بکری کے مالک کو اس کی قیمت اداء کرے۔ (23)

22 روضة الطالبين وعمدة المفتين (3/ 288) :

كما يجب بذل المال لإبقاء الآدمي المعصوم، يجب بذله لإبقاء البهيمة المحترمة، وإن كان ملكا للغير...... ولو كان لرجل كلب غير عقور جائع وشاة، لزمه ذبح الشاة لإطعام الكلب.

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (6/ 162)، العزيز شرح الوجيز المعروف بالشرح الكبير ط العلمية (12/ 167)، النجم الوهاج في شرح المنهاج (9/ 573)

23 المجموع شرح المهذب (9/ 48)

كما يجب بذل المال لإبقاء الآدمي المعصوم يجب بذله لإبقاء البهيمة المحترمة وإن كانت ملكا للغير ولا يجب البذل للحربي ولا للمرتد والكلب العقور ولو كان لرجل كلب مباح المنفعة جائع وشاة لزمه ذبح الشاة لإطعام الكلب قال البغوي وله أن يأكل من لحمها لأنها ذبحت للأكل قال القاضي حسين ولو كان معه كلب مضطر ومع غيره شاة ليس مضطرا إليها لزمه بذلها فإن امتنع فلصاحب الكلب قهره ومقاتلته لما سبق والله أعلم

دوسری صورت کی بھی وہی وجہ ہے جو پہلی صورت کی ہے، نیز دوسرے کی بکری چھین کر کھلانے میں حکمت یہ نظر آتی ہے کہ اس میں اگرچہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں تصرف ہوا لیکن اس کی گنجائش اس لیے ہے کہ مالک کو اس کی بکری کی قیمت مل سکتی ہے اور دوسری طرف ایک ذی روح مفید جاندار کی جان بچ گئی۔

شریعت کے مختلف احکام پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات:

شریعتِ اسلامیہ نے دین کے ہر باب میں انسانوں کے حقوق کی طرح حیوانات کے حقوق ، بالخصوص ان کی خوراک کا خصوصی خیال رکھا ہے ۔ ذیل میں مختلف عبادات اور تجارتی معاملات و مسائل میں حیوانات کی خوراک سے متعلق بطورِ نمونہ چند مثالیں ذکر کرتے ہیں:

عبادات کے مختلف ابواب میں حیوانات کی خوراک سے متعلق چند اہم مسائل:

نماز کے حکم پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات:

نماز دین کا ستون ہے اور مومن کی معراج ہے، ایمان کے بعد سب سے بڑا حکم نماز کا ہے، نماز کے لیے سب سے بنیادی شرط طہارت یعنی پاکی کا حصول ہے، جو عام حالات میں پانی کے ذریعے وضو یا غسل اور بیماری یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے تیمم کی صورت میں حاصل کی جاتی ہے۔ شریعت مطہرہ میں جن اعذار کی بناء پر وضو و غسل کی جگہ تیمم جائز ہے ان میں ایک عذر یہ بھی ہے کہ نماز کا وقت ہو جائے اور کسی مسلمان کے اوپر اس وقت نماز پڑھنا فرض ہو لیکن اس کے پاس اتنا پانی موجود نہیں کہ وہ اس سے فرض غسل یا وضو کر سکے، مثلاً وہ سفر کی حالت میں ہے اور آس پاس قریب میں

پانی موجود نہیں یا وہ کسی عذر کی وجہ سے فرض غسل یا وضو کے لیے پانی حاصل نہیں کر سکتا مثلاً اس جگہ پانی بہت مہنگا ہے، خریدنے کی طاقت نہیں، تو ایسی صورت میں اگر وہ اپنے پاس موجود تھوڑے سے پانی سے وضو کرتا ہے اور پیاس کی وجہ سے وہ خود، یا اس کی سواری وغیرہ کا جانور یا اس کا پہرے دار کتا مرنے یا ناقابلِ برداشت تکلیف سے دوچار ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں شریعت کی طرف سے اس کے لیے نہ صرف جائز ہے، بلکہ اسے حکم ہے کہ وضو کے بجائے تیمم کرے اور اپنے پاس موجود پانی کھانے پینے کے لیے استعمال کرے، اپنے جانوروں کو پلائے تاکہ ان کی جان بچائی جاسکے۔(24)

24　المحيط البرهاني في الفقه النعماني (1/ 146)

يجوز للمسافر التيمم إذا لم يكن معه ماء، وكذلك إذا كان معه ماء وهو يخاف على نفسه من العطش أو دابته، لأنه عاجز عن استعمال الماء حكما لكونه مستحقا لحاجته الأصلية فيعتبر بما لو كان عاجزا عن استعمال الماء حيقيقة.

العناية شرح الهداية (2/ 160)

(ولنا أنه مشغول بحاجته الأصلية) أي معد لما يدفع الهلاك حقيقة أو تقديرا لأن صاحبه يحتاج إليه لأجل قضاء الدين دفعا للحبس والملازمة عن نفسه، وكل ما هو كذلك اعتبر معدوما كالماء المستحق بالعطش لنفسه أو دابته وثياب المهنة

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (1/ 21)، مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 51)، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 116)، (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص62 ط مصطفى الحلبي)

(مواهب الجليل شرح مختصر خليل 3/ 237 ط دار الفكر)

وقد جاء ذلك مفسرا في الأحاديث فلا اختلاف في أنه لا يجوز قتل كلاب الماشية والصيد والزرع

(كشاف القناع 1 / 164 ط دار الفكر)

حدیث شریف میں جانوروں کی ہڈی اور ان کی لید وغیرہ کے ذریعے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہڈی اور لید کے ذریعے استنجاء نہ کریں کیونکہ یہ آپ کے (جنات) بھائیوں کی غذاء ہے۔ (25)

بیشتر احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ ہڈی جنات کی خوراک ہے جبکہ ہمارے جانوروں کی لید جنات کے جانوروں کی خوراک ہے۔ (26)

(أو) أي: ويصح التيمم ل (عطش يخافه على نفسه ولو) كان العطش (متوقعا) ----- (أو) يخاف العطش على (رفيقه المحترم) ؛ لأن حرمته تقدم على الصلاة ----- (ويلزمه) أي: من معه الماء (بذله له) أي: لعطشان يخشى تلفه.---- (أو) عطش يخافه (على بهيمته أو بهيمة غيره المحترمين) ؛ لأن للروح حرمة، وسقيها واجب ودخل في ذلك كلب الصيد وخرج عنه العقور والخنزير ونحوه؛ لعدم احترامه.

(روضة الطالبين للنووي 3/ 288 ط المكتب الإسلامي)، الموسوعة الفقهية الكويتية (35/ 134)

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 68)

الأمة أجمعت على أن من كان في السفر ومعه ماء يكفيه لوضوئه وهو بحال يخاف على نفسه العطش يباح له التيمم.

25 صحيح مسلم (1/ 332)

" لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه يقع في أيديكم أوفر ما يكون لحما وكل بعرة علف لدوابكم. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «فلا تستنجوا بهما فإنهما طعام إخوانكم»

السنن الكبرى للنسائي (1/ 87)

عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا تستنجوا بالروث، ولا بالعظام فإنها زاد إخوانكم من الجن»

سنن الترمذي : (1/ 29)، صحيح ابن حبان – محققا (4/ 281)

26 سنن الترمذي ت بشار (5/ 235)

عن علقمة، قال: قلت لابن مسعود: هل صحب النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن منكم أحد؟ قال: ما صحبه منا أحد ولكن قد افتقدناه ذات ليلة وهو بمكة، فقلنا اغتيل أو استطير ما فعل به؟ فبتنا بشر ليلة بات بها قوم، حتى إذا أصبحنا أو كان في وجه الصبح، إذا نحن به يجيء من قبل حراء،

مذکورہ احادیث کی وجہ سے تمام فقہاء کرام کے نزدیک جانوروں کی ہڈی اور ان کی لید و مینگنی وغیرہ کے ذریعے استنجاء کرنا منع ہے۔ (27)

اسی طرح جانور کی جان بچانے کی خاطر نماز جیسے اہم شرعی عمل کو توڑنے کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہاہے اور اس کو کسی درندے یا چور کی

قال: فذكروا له الذي كانوا فيه، فقال: أتاني داعي الجن، فأتيتهم فقرأت عليهم قال: فانطلق فأرانا آثارهم وآثار نيرانهم، قال الشعبي، وسألوه الزاد وكانوا من جن الجزيرة، فقال: كل عظم يذكر اسم الله عليه يقع في أيديكم أوفر ما كان لحما، وكل بعرة أو روثة علف لدوابكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فلا تستنجوا بهما فإنهما زاد إخوانكم من الجن. هذا حديث حسن صحيح.

(المجموع شرح المهذب 2 / 114، 115 ط دار الفكر)

(المهذب للشيرازي): فأما غير الماء من المائعات فلا يجوز الإستنجاء به لأنه ينجس بملاقاة النجاسة فيزيد في النجاسة وما ليس بطاهر كالروث والحجر النجس لا يجوز الإستنجاء به لنهيه صلى الله عليه وسلم عن الاستنجاء بالروث ولأنه نجس فلا يستنجي به كالماء النجس فإن استنجى بذلك لزمه بعد ذلك أن يستنجي بالماء لأن الموضع قد صار نجساً بنجاسة نادرة فوجب غسله بالماء -----

(المغني المطبوع مع الشرح الكبير 1 / 148 ط الكتاب العربي)

27 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 18)

ويكره بالروث، وغيره من الأنجاس؛ لأن «النبي – صلى الله عليه وسلم – لما سأل عبد الله بن مسعود عن أحجار الاستنجاء أتاه بحجرين وروثة، فأخذ الحجرين ورمى بالروثة، وعلل بكونها نجسا، فقال: إنها رجس» أو ركس، أي: نجس.

ويكره بالعظم لما روي أن النبي – صلى الله عليه وسلم – «نهى عن الاستنجاء بالروث، والرمة وقال: من استنجى بروث، أو رمة فهو بريء مما أنزل على محمد» .

الموسوعة الفقهية الكويتية (23/ 194)

الاستنجاء بالروث: ذهب الشافعية والحنابلة والمالكية في قول والثوري وإسحاق إلى عدم جواز الاستنجاء بالروث طاهرا كان أو غير طاهر (المجموع 2 / 114 – 115، والمغني 1 / 157، وعمدة القارئ 2 / 301.)

طرف سے اپنے جانور کی ہلاکت وضائع ہونے کا ڈر ہو تو ایسی حالت میں اس کے لیے نماز توڑ کر جانور کو بچانے کا حکم ہے۔(28)

زکوٰۃ کے حکم پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات:

حیوانات کی خوراک کی وجہ سے ان کے مالک پر واجب زکوٰۃ میں نرمی کر دی گئی ہے، چناں چہ اگر مالک پر جانوروں کی خوراک کا بوجھ نہیں اور اس کے جانور سال بھر خود چر کر کھاتے پیتے ہوں تو اس پر زکوٰۃ زیادہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے جانوروں کی خوراک کا بوجھ خود اٹھاتا ہے ان کو چَرائے بغیر تیار چیزیں کھلاتا پلاتا ہے تو اس پر حیوانات کی خوراک کا بوجھ اٹھانے کی وجہ سے زکوٰۃ یا تو سرے سے واجب نہیں ہوتی اور اگر واجب ہوتی بھی ہے تو پہلی صورت کے مقابلے میں زکوٰۃ کی مقدار کم ہوتی ہے جس کی تفصیل زکوٰۃ کے باب میں کتبِ فقہ میں مذکور ہے۔ (29)

---

28 المحيط البرهاني في الفقه النعماني (2/ 61)

ورأى سارقا يسرق شيئا من متاعه أو كان نازلا عن دابته فانقلبت الدابة فخاف عليها الضياع، أو كان راعي غنم فخاف على غنمه من السبع فإن في هذه المواضع كلها له أن يقطع الصلاة، ويسد السفينة ويتبع السارق والدابة والسبع لأن حرمة المال كحرمة النفس، قال النبي عليه السلام: «قاتل دون مالك حتى تقتل أو تقتل، فتكون من شهداء الآخرة» وفي رواية «من شهداء الجنة» وكذلك إذا خاف على نفسه من سبع أو عدو.

29 تحفة الفقهاء (1/ 285)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 276)

(ويبطل حول زكاة التجارة بجعلها للسوم) لأن زكاة السوائم وزكاة التجارة مختلفان قدرا وسببا.....قال الشامي: (قوله: مختلفان قدرا وسببا) لأن القدر في التجارة ربع العشر، وفي السوائم ما يأتي بيانه والسبب فيهما هو المال النامي، لكن بشرط نية التجارة في الأول ونية الإسامة للدر والنسل في الثاني، فالاختلاف في الحقيقة في القدر والشرط، لكن لما كانت السببية لا تتم إلا بشرطها جعله من الاختلاف في السبب فافهم

حج کے حکم پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات:

حج شریعت کا ایک بہت بڑا فریضہ ہے جس کے لیے اتنا مال ہونا شرط ہے کہ حاجی اپنے لیے زادِ راہ اور واپسی تک اپنے زیرِ کفالت لوگوں کے لیے شرعاً واجب خرچے کا انتظام کر سکے، فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی جانور کو بطورِ سواری لے کر حج کے لیے جاتا ہے تو اس کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے زیرِ استعمال سواری کے لیے بھی کھانے پینے کا انتظام کرنے کے قابل ہو۔ اگر کسی کے پاس جانور کے سوا حج پر جانے کے لیے کوئی دوسری سواری نہیں اور اس کے پاس جانور پر خرچ کرنے کے لیے مال نہیں تو اس پر حج واجب نہیں۔ (30)

الموسوعة الفقهية الكويتية (23/ 250)

ثم اختلف القائلون بهذا، فذهب الحنفية والحنابلة إلى أن السائمة هي التي تكتفي بالرعي في أكثر الحول، فلو علفها صاحبها نصف الحول أو أكثر كانت معلوفة ولم تجب زكاتها لأن القليل تابع للكثير؛ ولأن أصحاب السوائم لا يجدون بدا من أن يعلفوا سوائمهم في بعض الأوقات كأيام البرد والثلج .

الموسوعة الفقهية الكويتية (35/ 309) فإن علفها فلا زكاة على صاحبها

30 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 459)

(قوله ذي زاد وراحلة) أفاد أنه لا يجب إلا بملك الزاد وملك أجرة الراحلة.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (2/ 335)

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (3/ 2090)

ويلزمه حمل الزاد والماء وعلف البهائم إن لم يجده في طريقه، فإن وجده في المنازل المعتادة، لم يلزمه حمله؛ لأن هذا يشق عليه ولم تجر العادة به.

حدودِ حرم کے شرعی احکام پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات:

حدودِ حرم میں حرم شریف کے گھاس، پودوں وغیرہ کو کاٹنا منع ہے لیکن سواری والے جانور کے لیے حرم شریف کے گھاس کھانا، چرنا یا چرانے کے لیے جانور کھولنا منع نہیں اور اس پر کوئی جنایت، کوئی صدقہ وغیرہ واجب نہیں۔(31)

---

31 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 569)

(قوله ولا يرعى حشيشه) أي عندهما. وجوزه أبو يوسف للضرورة، فإن منع الدواب عنه متعذر، وتمامه في الهداية. ونقل بعض المحشين عن البرهان تأييد قوله بما حاصله أن الاحتياج للرعي فوق الاحتياج للآخر. وأقرب حد الحرم فوق أربعة أميال؛ ففي خروج الرعاة إليه ثم عودهم قد لا يبقى من النهار وقت تشبع فيه الدواب، وفي قوله – صلى الله عليه وسلم – «لا يختلى خلاها، ولا يعضد شوكها» وسكوته عن نفي الرعي إشارة لجوازه وإلا لبينه، ولا مساواة بينهما ليلحق به دلالة إذ القطع فعل العاقل والرعي فعل العجماء وهو جبار، وعليه عمل الناس؛ وليس في النص دلالة على نفي الرعي ليلزم من اعتبار الضرورة معارضته، بخلاف الاحتشاش اهـ لكن في قوله والرعي فعل العجماء نظر لأنها لو أرتعت بنفسها لا شيء عليه اتفاقا، وإنما الخلاف في إرسالها للرعي وهو مضاف إليه

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (3/ 2334)

والأصح حل أخذ نبات الحرم من حشيش ونحوه لعلف البهائم وللدواء، وللتغذي، للحاجة إليه، ولأن ذلك في معنى الزرع، ولا يضمن في الجديد صيد المدينة مع حرمته.

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (3/ 2399)

رابعاً ــ الفرق بين حرم المدينة وحرم مكة: يختلف حرم المدينة عن حرم مكة في شيئين:

أحدهما ــ أنه يجوز أن يؤخذ من شجر حرم المدينة ما تدعو الحاجة إليه للمساند والوسائد والرحل، ومن حشيشها ما تدعو الحاجة إليه للعلف، لما روى جابر: «أن النبي صلّى الله عليه وسلم لما حرم المدينة، قالوا: يا رسول الله، إنا أصحاب عمل وأصحاب نضح، وإنا لانستطيع أرضاً غير أرضنا، فرخص لنا، فقال: القائمتان والوسادة والعارضة والمسند، فأما غير ذلك فلا يعضد، ولا يخبط منها شيء» فاستثنى ذلك وجعله مباحاً كاستثناءذلك وجعله مباحاً كاستثناء الإذخر بمكة.

جہاد اور مالِ غنیمت کے حکم پر حیوانات کی خوراک کے پڑنے والے اثرات:

جہاد میں جس مجاہد کے پاس ذاتی سواری کے لیے جانور ہو تو اس سواری والے جانور کی وجہ سے اس کا درجہ دوسرے مجاہدین سے نہ صرف ممتاز ہوتا ہے، بلکہ مال غنیمت میں اس کا حصہ پیادہ مجاہدین سے دوگنا بلکہ بعض فقہاء کرام کے نزدیک تین گنا زیادہ ہوتا ہے۔ (32)

جہاد میں فتح کے بعد اسلامی فوج کو تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت سے کوئی چیز لینا جائز نہیں، سوائے انتہائی ضرورت کی چند چیزوں کے، جن میں خوراک وغیرہ شامل ہیں، لہٰذا مالِ غنیمت میں سے جس طرح مجاہدین کو مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اپنا کھانا لینا جائز ہے اسی طرح بغیر اجازت جانوروں کا کھانا لینا بھی جائز ہے۔ گویا کہ خوراک کے معاملے میں شریعت نے اسلامی فوج کے مجاہدین اور اس کے زیرِ استعمال سواریوں کا یکساں خیال رکھا۔ (33)

32　الأصل المعروف بالمبسوط للشيباني (2/ 178)

فيكون للراجل منهم سهم وللفارس سهمان وهذا قول أبي حنيفة وقال أبو يوسف ومحمد للفارس ثلاثة أسهم وللراجل سهم.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 146)

(قوله استحق سهمين) سهم لنفسه وسهم لفرسه، وهذا عنده وعندهما ثلاثة أسهم له سهم ولفرسه سهمان.

33　الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 143)

(الانتفاع فيها) أي في دار الحرب (بعلف وطعام وحطب وسلاح ودهن بلا قسمة) أطلق الكل تبعا للكنز وقيد في الوقاية السلاح بالحاجة

(المغني لابن قدامة 9/ 278ط مكتبة القاهرة)

معاملات کے مختلف ابواب میں حیوانات کی خوراک سے متعلق چند اہم مسائل:

حیوانات کی خوراک کی وجہ سے بعض ناجائز سودے جائز ہو جاتے ہیں:

شریعت میں کسی ایسی چیز کو بیچنا جائز نہیں جس کا ابھی کوئی وجود نہ ہو؛ اسی وجہ سے پھل پیدا ہونے سے پہلے باغات کی خرید وفروخت جائز نہیں، لٰہذا باغات کی خرید وفروخت کے لیے ضروری ہے کہ پھل کی پیدائش ہو چکی ہو، اور وہ انسانوں کی خوراک بن سکے، یہ نہیں تو کم از کم پھل اتنا ظاہر ہو چکا ہو کہ جانوروں کی خوراک تو بن سکے۔ اس لیے اگر پھل اپنے ابتدائی مرحلے میں اس قدر بھی وجود میں آ چکے ہیں کہ وہ

أجمع أهل العلم، إلا من شذ منهم، على أن للغزاة إذا دخلوا أرض الحرب، أن يأكلوا مما وجدوا من الطعام، ويعلفوا دوابهم من أعلافهم؛ منهم سعيد بن المسيب، وعطاء، والحسن، والشعبي، والقاسم، وسالم، والثوري، والأوزاعي، ومالك، والشافعي، وأصحاب الرأي. وقال الزهري: لا يؤخذ إلا بإذن الإمام.

وقال سليمان بن موسى: لا يترك إلا أن ينهى عنه الإمام، فيتقى نهيه. ----- ولأن الحاجة تدعو إلى هذا، وفي المنع منه مضرة بالجيش وبدوابهم، فإنه يعسر عليهم نقل الطعام والعلف من دار الإسلام، ولا يجدون بدار الحرب ما يشترونه، ولو وجدوه لم يجدوا ثمنه، ولا يمكن قسمة ما يأخذه الواحد منهم، ولو قسم لم يحصل للواحد منهم شيء ينتفع به، ولا يدفع به حاجته، فأباح الله تعالى لهم ذلك

الموسوعة الفقهية الكويتية (31/ 276)

الشرح الصغير للدردير مع حاشية الصاوي : 2 / 280 .

(وجاز أخذ محتاج) ----- (ونحوها) كعلف لدابته وإبرة ومخياط وخيط وقصعة ودلو (وإن نعما) يذبحه ليأكله، أو يحمل عليه متاعا ويرد جلده للغنيمة إذا لم يحتج إليه

الموسوعة الفقهية الكويتية (31/ 273،274)

(مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر 1/ 651،652 ط در سعادت)

(و) ينتفع (بالعلف، والحطب، والدهن، والطيب مطلقا) أي سواء وجد الاحتياج، أو لا.

جانوروں کی خوراک بن سکتے ہوں تو اس صورت میں جانوروں کی خوراک کی وجہ سے شریعت نے اس کی خرید وفروخت کی اجازت دی۔

جابر بن عبد اللہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی خرید وفروخت سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو۔ (34)

ایک اور حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کے لیے منع فرمایا ہے۔ (35)

انسانوں کی خوراک کی طرح حیوانات کی خوراک کی بھی ذخیرہ اندوزی حرام ہے:

اسلام میں انسانی ضرورت کی چیزیں اتنی مقدار میں خرید کرنا جائز منافع خوری کی نیت سے ذخیرہ کرنا حرام ہے، جس کی وجہ سے معاشرے کو ضرورت کی چیزوں کے بارے میں مہنگائی، تکلیف اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے، شریعت کے اس حکم میں جس طرح انسانوں کے کھانے پینے کی چیزیں شامل ہیں اسی طرح حیوانات کی خوراک (Animal Feeds) بھی اگر کوئی شخص یا ادارہ اس نیت سے اتنی مقدار میں ذخیرہ کرے کہ اس کی وجہ سے اس کی قیمت بڑھ جائے اور اور اس کی وجہ سے حیوانات کی

34 صحيح البخاري (2/ 127) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، «نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها»

35 صحيح البخاري (3/ 77) عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها، نهى البائع والمبتاع»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 555)

خوراک عام طور پر مارکیٹ میں نہ مل رہی ہو، جبکہ اس کی نیت یہ ہو کہ مہنگا ہو کر بعد میں بیچیں گے، شریعت کی نظر میں یہ بھی حرام اور ناجائز ہے۔ (36)

حدیث شریف میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مال کو مارکیٹ میں لانے والا "مرزوق" ہے یعنی اس کی روزی میں برکت ہوگی اور مال کو روکنے اور ذخیرہ کرنے والا ملعون ہے۔ (37)

ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گناہ گار ہے۔ (38)

ایک اور حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیزیں چالیس دن تک روکے رکھیں اس کو اللہ تعالیٰ بھوک افلاس اور جذام (کوڑھ) کے مرض میں مبتلا کریں گے۔ (39)

---

36 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 398)

(قوله وكره احتكار قوت البشر) ...والتقييد بقوت البشر قول أبي حنيفة ومحمد وعليه الفتوى كذا في الكافي، وعن أبي يوسف كل ما أضر بالعامة حبسه، فهو احتكار وعن محمد الاحتكار في الثياب.

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (4/ 2692)

واتفق الفقهاء أيضاً على أن الاحتكار حرام في كل وقت في الأقوات أو طعام الإنسان، مثل الحنطة والشعير والذرة والأرز، والتين والعنب والتمر والزبيب واللوز ونحوها مما يقوم به البدن، لا العسل والسمن، واللحم والفاكهة. وكذلك يحرم الاحتكار عند الحنفية والشافعية والحنابلة في طعام البهائم كتبن وفصفصة وهي الرطبة من علف الدواب.

37 سنن ابن ماجه (2/ 728) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الجالب مرزوق، والمحتكر ملعون»

38 صحيح مسلم (3/ 1228عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: «لا يحتكر إلا خاطئ»

39 سنن ابن ماجه (2/ 729)

عن عمر بن الخطاب، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: «من احتكر على المسلمين طعامهم، ضربه الله بالجذام والإفلاس»

انسانوں کی خوراک کی طرح حیوانات کی خوراک میں بھی "تلقی جلب" اور "بیع الحاضر للبادی" حرام ہے:

خرید و فروخت کی بعض صورتوں کو شریعت نے ناجائز قرار دیا ہے ان میں مذکورہ دو قسمیں بھی ہیں، جس طرح ذخیرہ اندوزی حرام ہے اسی طرح انسانوں اور حیوانات کی خوراک (Animal Feeds) وغیرہ میں یہ عمل بھی ناجائز ہے کہ جس میں ضرورت کی چیزیں عام لوگوں کے لیے مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی سستا خرید کر شہر میں مہنگے داموں بیچا جائے، اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ دیہات سے کسان جب اپنا مال لے کر منڈی آرہے ہوتے ہیں تو کچھ تیز طرار تاجر راستے میں ان سے مل کر بھاؤ تاؤ کرتے ہیں اور کسان کے ہاتھوں مال مارکیٹ یا منڈی تک نہیں پہنچنے دیتے، تاکہ عام لوگوں کو سستا نہ ملے، اس کو فقہی اصطلاح میں "تلقی جلب" کہتے ہیں۔

اسی طرح بسا اوقات کسان یا سپلائر جب اپنا مال شہر یا مارکیٹ لانا چاہتے ہوں تو شہری تاجر یا شہر کے لوگ ان کو کہتے ہیں کہ بھئی آپ اپنا مال ہمیں دے کر واپس چلے جائیں، ہم مہنگا بیچ کر آپ کو اس کی رقم دے دیں گے، اس کو فقہی اصطلاح میں "بیع الحاضر للبادی" کہتے ہیں، یعنی شہری کا دیہاتی کے لیے مال بیچنا۔

شریعتِ مطہرہ نے اس مسئلے میں انسانوں اور حیوانات کی ضرورت کا برابر کا خیال رکھاہے۔ (40)

---

40 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 399)

(قوله ومثله تلقي الجلب) أي في التفصيل بين كونه يضر أهل البلد أو لا يضر.

حاشيتا قليوبي وعميرة 2 \ 182 والمعنى في النهي عن ذلك ما يؤدي إليه من التضييق على الناس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کا دیہاتی کے لیے مال بیچنے سے منع فرمایا ہے۔(41)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے مال بیچے، چاہے وہ اس کا بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو۔(42)

ان احادیث میں جن سودوں سے منع کیا گیا ہے ان کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

انسانوں کی خوراک کی طرح حیوانات کی خوراک میں بھی حکومت وقت پرائس کنٹرول جارے کرے گی:

مہنگائی سے بچنے کے لیے شریعت نے حکومت وقت کی یہ ذمہ داری لگائی کہ انسانی ضروریات کی چیزوں کے بارے میں تجار اور عوام الناس کی ضروریات و مصالح کو مدِ نظر رکھ کر مارکیٹ کے لیے کنٹرول نرخ نامہ (Price Control) کا نظام وضع کرے اسی طرح حیوانات کی خوراک (Animal Feeds) وغیرہ ضروریات کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کے لیے بھی حسبِ ضرورت پرائس کنٹرول کا نظام وضع کیا جائے تاکہ اس کی وجہ سے حیوانات کو انجام کار تکلیف نہ ہو۔(43)

(حاشية الدسوقي على الشرح الكبير 3/ 69) وذلك لأن النهي لأجل أن يبيعوا للناس برخص (المغني 4 / 280)، (كشاف القناع3/)، الموسوعة الفقهية الكويتية (9/ 83،82)

41 صحيح البخاري (3/ 69) عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد»

42 صحيح مسلم (3/ 1158) عن أنس بن مالك، قال: «نهينا أن يبيع حاضر لباد، وإن كان أخاه أو أباه»

43 (رد المحتار على الدر المختار 5/ 256 , 257 ط إحياء التراث)

(الدر المختار) قلت: وأفاد أن التسعير في القوتين ----- قال في (حاشية ابن عابدين) (قوله وأفاد أن التسعير في القوتين) أي قوت البشر وقوت البهائم، لأنه ذكر التسعير في بحث الاحتكار تأمل

عقدِ مرابحہ اور حیوانات کی خوراک کا مسئلہ:

عقدِ مرابحہ کا مطلب ہے کہ کسی چیز کی قیمتِ خرید یا مارکیٹ قیمت بتا کر اس پر اضافی نفع کمایا جائے، مثلاً بائع خریدار سے کہے کہ یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے اتنا نفع رکھ کر بیچنا چاہتا ہوں، اس میں فقہاء کرام نے تفصیلی مباحث کیے ہیں کہ کون کون سے خرچے اصل قیمت میں اضافہ (Add) کر سکتا ہے کون سے نہیں۔

اس معاملے میں دیگر خرچوں کے علاوہ اگر جانور استعمال ہوا ہے تو اس کی خوراک وغیرہ کا خرچہ بھی شمار کر کے اوپر نفع کمایا جا سکتا ہے، حالانکہ شریعت میں اس عقد کے احکام قیمتِ خرید اور خالص امانت پر مبنی ہیں اور دیگر سودوں سے یہ سودا کافی مختلف ہے۔ اس لیے بیع مرابحہ میں حیوانات کی خوراک کی وجہ سے قیمت میں اضافے کی اجازت دے دی۔ (44)

(روضة الطالبين للنووي 3/ 413 ، 414 ط المكتب الإسلامي)

وحيث جوزنا التسعير، فذلك في الأطعمة، ويلحق بها علف الدواب على الأصح. وإذا سعر الإمام عليه، فخالف، استحق التعزير.

(أسنى المطالب شرح روض الطالب 2 / 38 ط دار الكتاب الإسلامي): إن ذلك لا يختص بالأطعمة وعلف الدواب وهو ظاهر

(رد المحتار على الدر المختار 5/ 257 ط إحياء التراث)

الموسوعة الفقهية الكويتية (11/ 308)

44 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 135) ويضم علف الدواب

(بدائع الصنائع 5/ 223 ط المكتبة العلمية ــ بيروت)

(شرح فتح القدير على الهداية 6/ 498 ط الفكر) ويضم علف الدواب

الموسوعة الفقهية الكويتية (36/ 324)

عقدِ اجارہ (کرایہ داری) اور حیوانات کی خوراک کا مسئلہ:

جانور کرایہ پر دینے کی صورت میں شریعت نے اس کے کھانے پینے کا مکمل تفصیلات کے ساتھ انتظام کیا۔ چناں چہ اس بات کو بالکل واضح کیا ہے کہ جانور کو کرایہ پر دینے کی صورت میں اس کا کھانا پینا اس کے مالک کے ذمے ہے، بلکہ اگر جانور کرایہ پر دیا اور اس جانور کے کھانے پینے کا معاملہ نظر انداز کیا گیا یا اس کو مکمل واضح نہیں کیا گیا تو اس صورت میں کرایہ داری کا یہ معاملہ سرے سے جائز ہی نہیں، مثلاً جانور کرایہ پر دیا اور اس کا عوض یہ طے کیا کہ کرایہ کے عوض میں اس جانور کو کھلاؤ تو یہ معاملہ مجہول ہونے کی وجہ سے فاسد اور ناجائز ہے، کیونکہ یہ واضح نہیں ہوتا کہ ایک جانور کتنا کھانا کھائے گا بعد میں جھگڑا ہوگا مالک زیادہ کا مطالبہ کرے گا جانور کی ضرورت زیادہ ہوگی جبکہ کرایہ دار اس کو کم دینے کی کوشش کرے گا۔ (45)

---

45 الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (1/ 260)

وعلف الدابة المستأجرة وسقيها على المؤجر؛ لأنها ملكه فإن علفها المستأجر بغير إذنه فهو متطوع لا يرجع به على المؤجر

(الفتاوى الهندية 4\455 ط دار الفكر)

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (7/ 492) علف الدابة المستأجرة على الآجر

(شرح منح الجليل 3 / 799 ط دار صادر)

(فصل) وكراء الدابة كذلك، وجاز على أن عليك علفها، أو طعام ربها، أو عليه طعامك

(المهذب للشيرازي 1/ 401 ط عيسى الحلبي): فصل: وعلى المكري علف الظهر وسقيه لأن ذلك من مقتضى التمكين فكان عليه،

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (7/ 298)

روضة الطالبين وعمدة المفتين (5/ 175) أو الدابة بعلفها ----- لم يصح.

عقدِ مضاربہ اور حیوانات کی خوراک کا مسئلہ:

عقدِ مضاربہ کا مطلب ہے کہ ایک فریق سرمایہ کاری جبکہ دوسرا فریق محنت کرے، اس عقد کی بنیاد امانت پر ہوتی ہے، سرمایہ کار کو فقہی اصطلاح میں "رب المال" جبکہ محنت کرنے والے کو "مضارب" کہتے ہیں، مضارب کے پاس کاروباری سرمایہ امانت ہوتا ہے اور اس میں وہ ضروری خرچوں کے علاوہ اور کوئی خرچ نہیں کر سکتا، ان خرچوں میں شریعت نے انسانی خوراک اور دیگر ضروری خرچوں کی طرح حیوانات کی خوراک کو بھی شامل کیا ہے جو مضارب (Working Partner) کے زیرِ استعمال ہوتے ہیں۔(46)

المغني لابن قدامة (5/ 366)

ولو استأجر دابة بعلفها، أو بأجر مسمى وعلفها، لم يجز؛ لأنه مجهول، ولا عرف له يرجع إليه، ولا نعلم أحدا قال بجوازه، إلا أن يشترطه موصوفا، فيجوز.

الشرح الكبير على متن المقنع (6/ 12)

الإقناع في فقه الإمام أحمد بن حنبل (2/ 287): ولا يصح استئجار دابة بعلفها أو بأجر معين وعلفها إلا أن يشترطه موصوفا

شرح منتهى الإرادات = دقائق أولي النهى لشرح المنتهى (2/ 245)

حاشية الخلوتي على منتهى الإرادات (3/ 284) لا استئجار دابة بعلفها

الشرح الكبير على المقنع ت التركي (14/ 280)

ولو استأجر دابة بعلفها، أو بأجر مسمى وعلفها، لم يجز؛ لأنه مجهول، ولا عرف له يرجع إليه، ولا نعلم أحدا قال بجوازه، إلا أن يشترطه موصوفا، فيجوز.

الموسوعة الفقهية الكويتية (36/ 19،17،16)

46 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (6/ 106)

عقدِ رہن اور حیوانات کی خوراک کا مسئلہ:

تجارتی وکاروباری معاملات میں رہن یعنی گروی رکھنا ایک مشہور مسئلہ ہے ، فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی معاملے میں جانور کو گروی رکھا گیا تو سب سے پہلے اس کی خوراک کا مسئلہ طے کیا جائے کہ وہ کس کے ذمہ ہو گا، راہن یعنی گروی رکھوانے والے پر یا مرتہن یعنی گروی اپنے پاس رکھنے والے پر؟ اصولی طور پر "راہن" چونکہ گروی چیز کا مالک ہوتا ہے اس لیے گروی میں رکھے گئے جانور کی خوراک بھی اس کے ذمے ہے لیکن اگر کسی وجہ سے وہ کھانے پینے کا انتظام نہیں کر سکتا تو مرتہن اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے گا اور اس کا خرچہ اس کے مالک کے ذمے شمار ہو گا۔ (47)

(وأما) تفسير النفقة التي في مال المضاربة فالكسوة والطعام والإدام، والشراب وأجر الأجير، وفراش ينام عليه، وعلف دابته التي يركبها في سفره، ويتصرف عليها في حوائجه

الموسوعة الفقهية الكويتية (38/ 71)

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (5/ 3958)

47 (كشاف القناع 3/ 339 ط دار الفكر)

فصل:– ومؤنة الرهن من طعامه وكسوته ومسكنه وحفظه وكفنه وبقية تجهيزه أن مات وأجرة مخزنه إن كان مخزونا وسقيه وتلقيحه وزباره وجذاذه ورعي ماشية ورده من إباقه ومداواته لمرض أو جرح وختانه – على الراهن.

(نهاية المحتاج 4 / 279 ط مصطفى الحلبي الأخيرة)

(ومؤنة المرهون) التي بها بقاؤه من نفقة رقيق وكسوته وعلف دابة وأجرة سقي أشجار وجذاذ ثمار وتجفيفها ورد آبق ونحو ذلك (على الراهن) المالك إجماعا

(حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 2 / 275 ط عيسى الحلبي)

(حاشية الدسوقي على الشرح الكبير 3/ 251 ط دار الفكر)

چناں چہ یہ مشہور مسئلہ ہے کہ مرتہن کے لیے گروی یعنی رہن کی چیز سے فائدہ اٹھانا سود کے حکم میں ہے لیکن اگر دودھ والے جانور کو گروی رکھا گیا ہے اور اس کے کھانے پینے کا انتظام مرتہن کرتا ہے تو اس صورت میں شریعت نے اس کے چارہ دانے کے بقدر مرتہن کے لیے اس جانور کے دودھ وغیرہ کی اجازت دی ہے۔ (48)

عقدِ ودیعہ (امانت) اور حیوانات کی خوراک کا مسئلہ:

عقدِ ودیعہ کا مطلب ہے امانت، یعنی کسی کے پاس امانت رکھنا، چناں چہ اگر کسی شخص نے کسی کا کوئی حیوان بطورِ امانت اپنے پاس رکھ لیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس حیوان کے کھانے پینے کا خیال رکھے، اگر اس نے اس کے کھانے پینے پر دھیان نہیں دیا اور اس حیوان کو کوئی نقصان پہنچا تو یہ خیانت کے حکم میں ہے اور امانت رکھنے والا شخص نہ صرف گناہ گار ہو گا، بلکہ اس کے اوپر اس حیوان کے نقصان کی ذمہ داری بھی ہو گی۔ حیوانات کی خوراک کا مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اگر اس امانت کا مالک اس کو منع بھی کر دے کہ امانت کے اس جانور پر کوئی خرچہ نہیں کرنا، پھر بھی اس پر اس کی

(ورجع مرتهنه) على الراهن (بنفقته) التي أنفقها عليه حيث احتاج لنفقة كالحيوان وكعقار احتاج لحرمة ولو زادت النفقة على قيمة الرهن؛ لأن غلته له ومن له الغلة عليه النفقة (في الذمة) أي ذمة الراهن لا في عين الرهن (ولو لم يأذن) له الراهن في الإنفاق؛ لأنه قام عنه بواجب

(حاشية الدسوقي) ----- (قوله لأنه قام عنه بواجب) أما في الحيوان فظاهر، وأما في العقار فلتعلق حق المرتهن به فاندفع ما يقال إن التعليل بقوله؛ لأنه قام عنه بواجب يقتضي قصر الرهن على الحيوان دون العقار؛ لأن الإنسان يجب عليه الإنفاق على دابته وعلى رقيقه، فإن امتنع أجبر على بيعهما.

48 الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (6/ 4293)

«لا ينتفع المرتهن من الرهن بشيء، إلا ما كان مركوبا أو محلوبا، فيركب ويحلب بقدر العلف».

خوراک لازم ہے ، ورنہ وہ امانت نہ رکھے اور اگر وہ اس حیوان کے کھانے پینے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس پر لازم ہے کہ وہ مالک کو اس کی امانت واپس کرے۔ (49)

---

49 (الأم للشافعي 4/ 60 ط بولاق)

وإذا استودع الرجل الرجل الدابة فلم يأمره بسقيها، ولا علفها، ولم ينهه فحبسها المستودع مدة إذا أتت على مثلها، ولم تأكل، ولم تشرب تلفت فتلفت فهو ضامن

(تحفة المحتاج بشرح المنهاج 7 / 113 ط إحياء التراث العربي)

(أسنى المطالب شرح روض الطالب 3 / 78 ط دار الكتاب الإسلامي)

(شرح منتهى الإرادات 2 / 451 ط دار الفكر)(وإن لم يعلف) وديع (بهيمة) أو يسقها (حتى ماتت) جوعا أو عطشا (ضمنها) ; لأن علفها وسقيها من كمال الحفظ الذي التزمه بالاستيداع بل هو الحفظ بعينه، إذ الحيوان لا يبقى عادة بدونهما ويلزمانه.

(كشاف القناع 4 / 170 ط دار الفكر)

وإن أودعه بهيمة ولم يأمره ربها بعلفها ولا سقيها لزمه علفها وسقيها؛ لأنه من كمال حفظها، بل هو الحفظ بعينه؛ لأن العرف يقتدي علفها وسقيها، فإن لم يعلفها الوديع أو لم يسقها حتى ماتت جوعا أو عطشا ضمنها بالتفريط في حفظها وتعديه به بترك ما أمر به عرفا أو نطقا إلا أن نهى الوديع مالك الوديعة عن علفها وسقيها فتركها حتى ماتت فلا يضمن الوديع؛ لأن مالكها أذن في إتلافها فامتثل، كما لو أمره بقتلها فقتلها.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 675)

ولو أنفق عليها بلا أمر قاض فهو متبرع. قل ابن عابدین : (قوله: ولو أنفق إلخ) ولو لم يتفق عليها المودع بالفتح حتى هلكت يضمن، لكن نفقتها على المودع بالكسر منلا على حاوي الزاهدي.

الموسوعة الفقهية الكويتية (43/ 69،70)

ترك تعهد الوديعة: نص المالكية والشافعية والحنابلة على أن من استودع دابة، فلم يأمره صاحبها بسقيها ولا علفها ولم ينهه، فتركها دون ذلك حتى ماتت، فإنه يضمنها.

دوسرا باب

حیوانات کی خوراک کے لیے

خام مال کی وصولی وفراہمی

Supply & Handling of Raw Material for Animal Feeds

اس باب میں دو فصل ہیں پہلی فصل میں حیوانات کی خوراک کے لیے بطورِ خام مال مختلف اشیاء کی خرید وفروخت اور وصولی وفراہمی کے بارے میں عمومی شرعی ضابطوں کا ذکر ہے، جبکہ دوسرے حصے میں حیوانات کی خوراک کے لیے مختلف قسم کی چیزیں فراہم کرنے کی عملی صورتیں اور ان کا شرعی حکم مذکور ہے۔

پہلی فصل

حیوانات کے لیے مختلف قسم کی خوراک (Animal Feed) خام مال کی وصولی وفراہمی سے متعلق شرعی ضابطے

(Sharia Critical Control Points for Animal Feeds Processing & Supply)

1 = **ضابطہ :** کسی چیز کے کاروبار سے متعلق شریعت کے بہت سارے احکام ہیں، جو اس وقت موضوعِ بحث نہیں، اور نہ ہی یہاں اس کی ضرورت ہے۔ حلال فوڈ سے متعلق اس وقت ہمارا موضوعِ بحث حیوانات کی خوراک کے مختلف پہلو ہیں۔

2 = **ضابطہ :** کوئی بھی چیز جس کا لین دین، خرید وفروخت اور کاروبار ہوتا ہے، اس کی ذات سے متعلق شریعت نے دو بنیادی شرطیں لگائی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ چیز مال ہو (مالیت)، دوسرے یہ کہ اس چیز کا استعمال شریعت کی رو سے کسی نہ کسی مرحلے پر جائز ہو۔ (تقوم) ان دونوں شرطوں کو فقہی اصطلاح میں مختصراً مالِ متقوم (Valuable & Valid in Sharia) کہا جاتا ہے۔ (50)

---

[50] الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 307) جواز البيع والتضمين مرتبان على المالية والتقوم
البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (5/ 277)
وفي الكشف الكبير المال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة والمالية إنما ثبت بتمول الناس كافة أو بتقوم البعض والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع له شرعا فما يكون مباح الانتفاع بدون

3 = **ضابطہ :** مالیت کا مطلب ہے کسی چیز کا قابلِ قدر یا قابلِ قیمت (Valuable) ہونا۔ کسی چیز کی مالیت عرف اور قانون کی روشنی میں طے ہوتی ہے۔

4 = **ضابطہ :** تقوم کا مطلب ہے، کسی چیز کا استعمال شریعت کی رو سے جائز ہونا۔ یعنی اس چیز کا کوئی بھی ایسا ممکنہ استعمال ہو جو شریعت کی رو سے جائز ہو ، تقوم شریعت کی روشنی میں طے ہوتی ہے۔ (51)

5 = **ضابطہ :** مذکورہ بالا ضابطوں کی رو سے کسی بھی ایسی چیز کا کاروبار جائز نہیں جو یا تو سرے سے مال ہی نہ ہو، یا عرف و قانون کی نظر میں تو شاید مال ہو، لیکن شریعت میں اس کا کوئی بھی ممکنہ جائز استعمال نہ ہو، مثلاً شراب، خنزیر، خون وغیرہ۔ (52)

تمول الناس لا يكون مالا كحبة حنطة وما يكون مالا بين الناس ولا يكون مباح الانتفاع لا يكون متقوما كالخمر، وإذا عدم الأمر إن لم يثبت واحد منهما كالدم. اهـــ.

البحر الرائق (6/ 75) ومنها عدم المالية أو التقوم

51 درر الحكام شرح غرر الأحكام (2/ 168)

صفة المالية للشيء تثبت بتمول كل الناس أو بعضهم إياه والتقوم إنما يثبت بإباحة الانتفاع به شرعا

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 501)

مطلب في تعريف المال والملك والمتقوم (قوله: مالا أو لا) إلخ، المراد بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم، والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعا؛

52 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 501)

فما يباح بلا تمول لا يكون مالا كحبة حنطة وما يتمول بلا إباحة انتفاع لا يكون متقوما كالخمر، وإذا عدم الأمران لم يثبت واحد منهما كالدم بحر ملخصا عن الكشف الكبير.

6 = **ضابطہ :** ہر حرام چیز کے لیے ضروری نہیں کہ اس کا کاروبار بھی حرام ہو بشرطیکہ اس کا کوئی جائز محلِ استعمال ہو۔ (53)

7 = **ضابطہ :** حیوانات کی خوراک کے خام مال کے کاروبار کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ مالِ متقوم ہو۔

8 = **ضابطہ :** گوشت کے علاوہ تمام چیزیں اصلاً حلال ہیں اور تمام حلال چیزیں مالِ متقوم ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ (54)

---

[53] المبسوط للسرخسي (24/ 15)

ليس من ضرورة حرمة التناول حرمة البيع، فإن الدهن النجس لا يحل تناوله، ويجوز بيعه، وكذلك بيع السرقين جائز، وإن كان تناوله حراما، والسرقين محرم العين، ومع ذلك كان بيعه جائزا

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (6/ 187)

وإنما امتنع بيع الخمر لنص خاص في منع بيعها وهو الحديث أن «الذي حرم شربها حرم بيعها» .

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 51): جواز البيع يدور مع حل الانتفاع، وأنه يجوز بيع العلق للحاجة مع أنه من الهوام

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (2/ 546) :

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (4/ 51) بطلان البيع دائر مع حرمة الانتفاع وهي عدم المالية فإن بيع السرقين جائز وهو نجس العين للانتفاع به

[54] الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 105)

مطلب المختار أن الأصل في الأشياء الإباحة: أقول: وصرح في التحرير بأن المختار أن الأصل الإباحة عند الجمهور من الحنفية والشافعية اهــ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 168) الحل هو الأصل في الأشياء

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (6/ 135)

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (2/ 568)

إنما تثبت الحرمة بعارض نص مطلق أو خبر مروي فما لم يوجد شيء من الدلائل المحرمة فهي على الإباحة

9 = **ضابطہ :** *تمام چیزیں اصلاً پاک ہیں اور تمام پاک چیزیں مالِ متقوم ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔* (55)

10 = **ضابطہ :** *تمام نباتات (Plants) مالِ متقوم ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔* (56)

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (5/ 361) الأصل في الأشياء الطهارة

البحر الرائق (1/ 17):الأصل بالأشياء الإباحة

55 مسند أحمد ط الرسالة (4/ 482):

قال السندي: يدل على أنه لا عبرة بظن لا يستند إلى دليل، وأنه لا يترك به ما هو الأصل في الأشياء من الطهارة والحِل.

الجامع الصحيح للسنن والمسانيد (22/ 416): الأصل في الأشياء الطهارة.

الموافقات (3/ 528) ,المحيط البرهاني (5/ 361) ,مواهب الجليل (1/ 87):

حاشية الصاوي على الشرح الصغير = بلغة السالك لأقرب المسالك (1/ 43):

الأصل في الأشياء الطهارة. فجميع أجزاء الأرض وما تولد منها طاهر، والنجاسة عارضة.

فقه العبادات على المذهب المالكي (ص: 36): الأصل في الأشياء الطهارة ما لم تثبت نجاستها

فقه العبادات على المذهب المالكي (ص: 137): "الأصل في الأشياء الطهارة" لكن إن تعارض الأصل مع الغالب قدم الغالب.

ضوء الشموع شرح المجموع (1/ 143)، تحفة المحتاج (1/ 297)،الشرح الممتع (1/ 441)

الفقه الميسر (1/ 36):الأصل في الأعيان الطهارة، ولا يجوز تنجيس شيء ولا تحريمه إلا بدليل شرعي

فقه العبادات على المذهب الحنبلي (ص: 43)

إرشاد أولى البصائر والألباب لنيل الفقه بأقرب الطرق وأيسر الأسباب (ص: 24):

منهج السالكين وتوضيح الفقه في الدين (ص: 34)، موسوعة الفقه الإسلامي (2/ 281)

56 كشاف القناع 6 / 188 ط دار الفكر

(فيباح كل طعام طاهر لا مضرة فيه من الحبوب والثمار وغيرها) كالنباتات غير المضرة (حتى المسك والفاكهة المسوسة والمدودة ويباح أكلها) أي الفاكهة (بدودها) فيؤكل تبعا لها لا استقلالا (و) يباح

11 = **ضابطہ :** تمام جمادات ومعدنیات (Minerals) مالِ متقوم ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

12 = **ضابطہ :** احناف اور مالکیہ کے نزدیک خنزیر کے علاوہ تمام زندہ بری حیوانات (Live Land Animal's) مالِ متقوم ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ (57)

13 = **ضابطہ :** خنزیر نجس العین یعنی خالص نجاست ہے اس لیے یہ مالِ متقوم نہیں، لہٰذا زندہ یا مردہ اس کے کسی بھی جزء کا کاروبار کرنا جائز نہیں۔ (58)

أكل (باقلا بذبابه و) أكل (خيار وقثاء وحبوب وخل بما فيه) من نحو دود (تبعا) لها و (لا) يباح (أكل دودها ونحوها) كسوسها (أصلا) استقلالا.

57 آزاد انسان مال نہیں اس کا کاروبار بھی ناجائز ہے، آج کل پوری دنیا میں اسلامی وغیر مسلم ممالک اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی انسان کو غلام نہیں بنایا جائے گا؛ لہٰذا شرعاً مسلمان بھی اسی معاہدے کے پابند ہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 69):ويجوز بيع سائر الحيوانات سوى الخنزير وهو المختار اهـ و فيه : (5/ 71): (قوله لنجاسة عينه) أي عين الخنزير أي بجميع أجزائه

الهداية (3/ 43):بيع الميتة والدم والحر باطل لأنها ليست أموالا فلا تكون محلا للبيع.

58 صحيح البخاري (3/ 84)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه: سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة والخنزير والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنها يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس؟ فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود إن الله لما حرم شحومها جملوه، ثم باعوه، فأكلوا ثمنه»

(الشرح الكبير على المقنع بهامش المغني 4 / 13 ط الكتاب العربي)

لا يجوز بيع الميتة ولا الخنزير ولا الدم قال ابن المنذر : أجمع أهل العلم على القول به.

14 = **ضابطہ :** شوافع اور حنابلہ کے نزدیک خنزیر کے علاوہ کتا بھی نجس العین یعنی خالص نجاست ہے اس لیے یہ مالِ متقوم نہیں، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا اصولی طور پر جائز نہیں۔

15 = **ضابطہ :** مالکیہ کے نزدیک کتا طاہر العین یعنی بالکل پاک ہے اس لیے یہ مالِ متقوم ہے، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا ان کے نزدیک بالکل جائز ہے۔

16 = **ضابطہ :** احناف کے نزدیک کتا نجس العین یعنی خالص نجاست نہیں اس لیے یہ مالِ متقوم ہے، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا اصولی طور پر جائز ہے۔(59)

الموسوعة الفقهية الكويتية (9/ 147)

(الشرح الكبير في ذيل المغني 4 / 13، وانظر أيضا الشرح الكبير للدردير 3 / 10، وشرح المحلي على المنهاج 2 / 570)

59 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 227):

والحاصل: أن المتون على جواز بيع ما سوى الخنزير مطلقا وصحح السرخسي التقييد بالمعلم منها

المبسوط للسرخسي (11/ 235)

(وعن) عثمان – رضي الله تعالى عنه – أنه قضي على رجل أتلف كلبا لامرأة بعشرين بعيرا، والحديث له قصة معروفة، وإذا ثبت أنه مال متقوم، وهو منتفع به شرعا جاز بيعه كسائر الأموال، وبيان كونه منتفعا به أنه يحل الانتفاع به في حالة الاختيار، ...... ، وبهذا يتبين أنه ليس بنجس العين، فإن الانتفاع بما هو نجس العين لا يحل في حالة الاختيار كالخمر، ولا يجوز تمليكه قصدا بالهبة والوصية، ثم الصحيح من المذهب أن المعلم وغير المعلم إذا كان بحيث يقبل التعليم سواء في حكم البيع

العناية شرح الهداية (1/ 93)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 403)

17 = **ضابطہ :** خنزیر کے علاوہ باقی حرام جانوروں کو اگر شرعی طریقے پر ذبح کیا گیا تو احناف کے نزدیک اس کے خون کے علاوہ باقی تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں، اس لیے یہ مالِ متقوم (Valuable & Valid in Sharia) ہیں، لہٰذا جائز مقاصد کے لیے ان کا کاروبار کرنے کی گنجائش ہے۔(60)

أقول: والظاهر أن مسألة الكلب مبنية على أرجح التصحيحين، من أنه ليس بنجس العين، بل هو طاهر الظاهر كغيره من الحيوانات سوى الخنزير فلا ينجس إلا بالموت ونجاسة باطنه في معدنها فلا يظهر حكمها كنجاسة باطن المصلي

تحفة الفقهاء (1/ 53)

الأم للشافعي 1/ 8 ط بولاق

(قال الشافعي) : فيتوضأ في جلود الميتة كلها إذا دبغت وجلود ما لا يؤكل لحمه من السباع قياسا عليها إلا جلد الكلب، والخنزير فإنه لا يطهر بالدباغ؛ لأن النجاسة فيهما وهما حيان قائمة، وإنما يطهر بالدباغ ما لم يكن نجسا حيا.

حاشيتا قليوبي وعميرة علي شرح المحلي 1 \ 96 ط عيسى الحلبي

(قال فی شرح المحلي) (وكلب وخنزير وفرعهما) أي فرع كل منهما مع الآخر أو مع غيره من الحيوانات الطاهرة تغليبا للنجس.

المغني لابن قدامة 1/ 39 ط مكتبة القاهرة

مسألة قال: (وكل إناء حلت فيه نجاسة؛ من ولوغ كلب، أو بول، أو غيره، فإنه يغسل سبع مرات إحداهن بالتراب) النجاسة تنقسم قسمين: أحدهما؛ نجاسة الكلب والخنزير والمتولد منهما، فهذا لا يختلف المذهب في أنه يجب غسلها سبعا، إحداهن بالتراب، وهو قول الشافعي.

الموسوعة الفقهية الكويتية (35/ 127-129)

60 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 73)

(قوله وجلد ميتة) قيد بها؛ لأنها لو كانت مذبوحة فباع لحمها أو جلدها جاز؛ لأنه يطهر بالذكاة إلا الخنزير

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 308)

18 = **ضابطہ :** جمہور فقہاء کرام کے نزدیک صرف پہرے دار اور شکاری کتے کا کاروبار جائز ہے۔

19 = **ضابطہ :** احناف کے نزدیک پہرے دار اور شکاری کتے سمیت ہر قسم کے کتے کا کاروبار مباح مقصد کے لیے جائز ہے۔ (61)

(قوله وذبح ما لا يؤكل) يعني ذكاته لما في الدرر وبالصيد يطهر لحم غير نجس العين لأنه ذكاة حكما (قوله يطهر لحمه وشحمه وجلده) حتى لو وقع في الماء القليل لا يفسده، وهل يجوز الانتفاع به في غير الأكل؟ لا يجوز اعتبارا بالأكل، وقيل لا يجوز كالزيت إذا خالطه ودك الميتة والزيت غالب لا يؤكل وينتفع به في غير الأكل هداية

الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار (ص: 642)

(وذبح ما لا يؤكل يطهر لحمه وشحمه وجلده) تقدم في الطهارة ترجيح خلافه (إلا الآدمي والخنزير) كما مر.

تحفة الفقهاء (1/ 72)

وأما عندنا فقد ذكر الكرخي أن كل حيوان يطهر جلده بالدباغ يطهر جلده بالذكاة فهذا يدل على أن جميع أجزائه تطهر وقال بعض مشايخنا وبعض مشايخ بلخ إن كل حيوان يطهر جلده بالدباغ يطهر جلده بالذكاة فأما اللحم والشحم ونحوهما فلا يطهر بالذكاة، والصحيح هو الأول لأن الذكاة أقيمت مقام زوال الدم المسفوح كله ونجاسة الحيوان لأجل الدم والرطوبات التي لا تخلو أجزاؤه عنها

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (8/ 196)

ولنا أن الذكاة مؤثرة في إزالة الرطوبات النجسة فإذا زالت طهرت كما في الدباغ وهذا الحكم مقصود في الجلد كالتناول في اللحم.

[61] الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 77)

قال: "ويجوز بيع الكلب والفهد والسباع، المعلم وغير المعلم في ذلك سواء" وعن أبي يوسف أنه لا يجوز بيع الكلب العقور لأنه غير منتفع به. وقال الشافعي: لا يجوز بيع الكلب، لقوله عليه الصلاة والسلام: "إن من السحت مهر البغي وثمن الكلب" ولأنه نجس العين والنجاسة تشعر بهوان المحل وجواز البيع يشعر بإعزازه فكان منتفيا. ولنا "أنه عليه الصلاة والسلام نهى عن بيع الكلب إلا كلب

20 = ضابطہ : تمام بحری زندہ حیوانات (Aquatic Animal's) پاک اور مالِ متقوم (Valuable & Valid in Sharia) ہیں، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے، جیسے مچھلی، کیکڑا وغیرہ (62)

21 = ضابطہ : تمام مردہ بحری حیوانات کبھی پاک اور مالِ متقوم ہے، لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔(63)

صيد أو ماشية" ولأنه منتفع به حراسة واصطيادا فكان ما لا يجوز بيعه، .....والحديث محمول على الابتداء قلعا لهم عن الاقتناء ولا نسلم نجاسة العين، ولو سلم فيحرم التناول دون البيع.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (**5/ 143**)، النتف في الفتاوى للسغدي (**1/ 491**)

[62] الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**5/ 51**)

[تنبيه] لم يذكروا حكم دودة القرمز: أما إذا كانت حية فينبغي جريان الخلاف الآتي في دود القز وبزره وبيضه وأما إذا كانت ميتة وهو الغالب فإنها على ما بلغنا تخنق في الكلس أو الخل فمقتضى ما مر بطلان بيعها بالدراهم؛ لأنها ميتة. وقد ذكر سيدي عبد الغني النابلسي في رسالة أن بيعها باطل، وأنه لا يضمن متلفها؛ لأنها غير مال قلت: وفيه أنها من أعز الأموال اليوم، ويصدق عليها تعريف المال المتقدم ويحتاج إليها الناس كثيرا في الصباغ وغيره، فينبغي جواز بيعها كبيع السرقين والعذرة المختلطة بالتراب كما يأتي مع أن هذه الدودة إن لم يكن لها نفس سائلة تكون ميتتها طاهرة كالذباب والبعوض وإن لم يجز أكلها، وسيأتي أن جواز البيع يدور مع حل الانتفاع، وأنه يجوز بيع العلق للحاجة مع أنه من الهوام، وبيعها باطل. وكذا بيع الحيات للتداوي: وفي القنية: وبيع غير السمك من دواب البحر لو له ثمن كالسقنقور وجلود الخز ونحوها يجوز وإلا فلا وجمل الماء قيل يجوز حيا لا ميتا.

[63] الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**5/ 51**)

المبسوط للسرخسي (**1/ 57**)

قال (، وموت الضفدع، والسمك، والسرطان في الماء لا يفسده) لوجهين.: أحدهما أن الماء معدنه، والشيء إذا مات في معدنه لا يعطى له حكم النجاسة كمن صلى، وفي كمه بيضة مذرة حال محها دما تجوز صلاته، وهذا؛ لأن التحرز عن موته في الماء غير ممكن والثاني أنه ليس لهذه الحيوانات دم سائل فإن ما يسيل منها إذا شمس ابيض، والدم إذا شمس اسود، وهذا الحرف أصح

22 = **ضابطہ :** تمام برمائی زندہ حیوانات (Amphibians) مالِ متقوم ہیں، لہٰذا جائز مقاصد کے لیے ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ جیسے کچھوا، مگرمچھ، مینڈک وغیرہ (64)

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (1/ 15)

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 92)

(قوله: وموت ما لا دم فيه كالبق والذباب والزنبور والعقرب والسمك والضفدع والسرطان لا ينجسه) أي موت حيوان ليس له دم سائل في الماء القليل لا ينجسه .

مواهب الجليل في شرح مختصر خليل (1/ 83)

وقوله بري احترز به من البحري فإنه إذا مات في الماء ولم يغيره لم يستحب النزح وقوله ذو نفس سائلة احترز به من الحيوان الذي ليست له نفس سائلة والمراد بالنفس السائلة الدم الجاري

التوضيح في شرح مختصر ابن الحاجب (1/ 20)

المغني لابن قدامة (1/ 32)

مسألة قال: (وإذا مات في الماء اليسير ما ليس له نفس سائلة مثل الذباب والعقرب والخنفساء وما أشبه ذلك، فلا ينجسه) النفس هاهنا: الدم يعني: ما ليس له دم سائل

المغني لابن قدامة (1/ 34،33)

وقد روي أن النبي – صلى الله عليه وسلم – «قال لسلمان: يا سلمان، أيما طعام أو شراب ماتت فيه دابة ليست لها نفس سائلة، فهو الحلال: أكله، وشربه، ووضوءه» . وهذا صريح. أخرجه الترمذي، والد ارقطني..... ولأنه لا نفس له سائلة، لم يتولد من النجاسة، فأشبه دود الخل إذا مات فيه، فإنهم سلموا ذلك ونحوه، أنه لا ينجس المائع الذي تولد منه.....وإذا ثبت أنه لا ينجس، لزم أن لا يكون نجسا؛ لأنه لو كان نجسا لنجس كسائر النجاسات.

الشرح الكبير على متن المقنع (1/ 306)

(أحدهما) ميتة طاهرة وهو السمك وسائر حيوان البحر الذي لا يعيش إلا في الماء فهو طاهر حياً وميتاً لأنه لو كان نجساً لم يبح أكله . (ايضا شرح الزركشي على مختصر الخرقي (1/ 135)

64 تحفة الفقهاء (1/ 63)

23 = **ضابطہ :** بہنے والے خون (Flowing Blood) کا ہر قسم کا مردار جانور مالِ متقوم نہیں، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا جائز نہیں۔ (65)

ثم الحد الفاصل بين المائي والبري أن المائي هو الذي لا يعيش إلا في الماء والبري هو الذي لا يعيش إلا في البر فأما الذي يعيش فيهما جميعا كالبط والأوز ونحو ذلك فقد أجمعوا على أنه إذا مات في غير الماء يوجب التنجيس وإن مات في الماء فقد روى الحسن عن أبي حنيفة رضي الله عنه أنه يفسد الماء هذا الذي ذكرنا حكم وقوع النجس في المائع

65 صحيح البخاري (3/ 84)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه: سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة والخنزير والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنها يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس؟ فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود إن الله لما حرم شحومها جملوه، ثم باعوه، فأكلوا ثمنه»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 50) بيع الميتة والدم والحر باطل، وكذا البيع به

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (6/ 76)

(قوله لم يجز بيع الميتة والدم) لانعدام المالية التي هي ركن البيع فإنهما لا يعدان مالا عند أحد، وهو من قسم الباطل

الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 43)

الموسوعة الفقهية (9/ 147) قال ابن المنذر: أجمع أهل العلم على عدم جواز بيع الميتة أو شيء منها (الشرح الكبير في ذيل المغني 4 / 13، وانظر أيضا الشرح الكبير للدردير 3 / 10، وشرح المحلي على المنهاج 2 / 570)

ودليل التحريم حديث: {إن الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام} (أخرجه البخاري) ويحرم ولا ينعقد بيع الدم المسفوح، لقوله تعالى: {أو دما مسفوحا} والتقييد بالمسفوحية مخرج ما سواه، فإنه يجوز بيعه،

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 142)

24 = **ضابطہ :** شریعت کی نظر میں نجس مردار جانور وہ ہے، جس میں بہنے والا خون (Flowing Blood) موجود ہو اور جس کی موت شرعی ذبیحہ کے نتیجے میں واقع نہ ہو۔(66)

25 = **ضابطہ :** شرعی شرائط کے ساتھ ذبح کیے گئے حلال جانور کے ناجائز سات اجزاء میں سے صرف بہتا ہوا خون نجس ہے اس لیے یہ مالِ متقوم نہیں، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا جائز نہیں۔ (67)

26 = **ضابطہ :** شرعی شرائط کے ساتھ ذبح کیے گئے حلال جانور کے بہتے ہوئے خون کے علاوہ باقی ناجائز اجزاء نجس نہیں، اس لیے مالِ متقوم ہیں؛ لہٰذا ان کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ (68)

ولا بيع لحم السبع؛ لأنه لا يباح الانتفاع به شرعا فلم يكن مالا وروي عن أبي حنيفة – رضي الله عنه – أنه يجوز بيعه إذا ذبح؛ لأنه صار طاهرا بالذبح.

66 أحكام القرآن للجصاص ط العلمية (1/ 130)

الميتة في الشرع اسم للحيوان الميت غير المذكى، وقد يكون ميتة بأن يموت حتف أنفه من غير سبب لآدمي فيه، وقد يكون ميتة لسبب فعل آدمي إذا لم يكن فعله فيه على وجه الذكاة المبيحة له.

67 الدر المختار (5/ 50) : بيع الميتة والدم والحر باطل، وكذا البيع به

68 لقوله عز وجل – {حرمت عليكم الميتة والدم} [المائدة: 3]

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 749)

(قوله كره تحريما) لما روى الأوزاعي عن واصل بن أبي جميلة عن مجاهد قال: «كره رسول الله – صلى الله عليه وسلم – من الشاة الذكر والأنثيين والقبل والغدة والمرارة والمثانة والدم» ، قال أبو حنيفة: الدم حرام وأكره الستة، وذلك لقوله عز وجل {حرمت عليكم الميتة والدم} [المائدة: 3] الآية فلما تناوله النص قطع بتحريمه وكره ما سواه، لأنه مما تستخبثه الأنفس، وتكرهه وهذا المعنى سبب الكراهية – لقوله تعالى – {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157]– زيلعي.

27 = **ضابطہ :** جو چیز شرعی طور پر بذاتِ خود ناپاک ہو، اسے شرعی اصطلاح میں "نجس العین" کہتے ہیں۔ جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، مردار، خنزیر، شراب، منی وغیرہ (69)

28 = **ضابطہ :** نجس العین یعنی خالص نجاست مالِ متقوم (شرعاً قابل قدر چیز) نہیں، لہٰذا عام حالات میں اس سے انتفاع اور اس کا کاروبار کرنا اصولی طور پر جائز نہیں۔(70)

---

[69] المبسوط للسرخسي (1/ 203) أما الخنزير فهو نجس العين عظمه وعصبه في النجاسة كلحمه
المبسوط للسرخسي (10/ 198) نجس العين كالخمر
البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 108)
وقد قالوا إن حرمة الشيء إذا لم تكن للكرامة كحرمة الآدمي ولا لفساد الغذاء كالذباب والتراب ولا للخبث طبعا كالضفدع والسلحفاة ولا للمجاورة كالماء النجس كانت علامة النجاسة
شرح مختصر خليل للخرشي (1/ 221) نجس العين كالبول

[70] المبسوط للسرخسي (11/ 235) الانتفاع بما هو نجس العين لا يحل في حالة الاختيار كالخمر
بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 74) نجس العين ليس محلا للبيع، ولا مضمونا بالإتلاف كالخنزير
الفواكه الدواني على رسالة ابن أبي زيد القيرواني (1/ 387)
يشترط في صحة البيع عندنا طهارة المعقود عليه ثمنا أو مثمنا، وكما لا يجوز بيعه لا تجوز إجارته، ولا دفعه قيمة الشيء.
الحاوي الكبير (5/ 383) فأما ما كان نجس العين كالخمر والميتة والدم والأرواث والأبوال فلا يجوز بيع شيء منها.
الحاوي الكبير (15/ 159)، نهاية المطلب في دراية المذهب (5/ 497)، المجموع (9/ 36)
قال أصحابنا يحرم أكل نجس العين كالميتة ولبن الأتان والبول وغير ذلك وكذا يحرم أكل المتنجس كاللبن والخل والدبس والطبيخ والدهن وغيرها إذا تنجست وهذا لا خلاف فيه

29 = **ضابطہ :** نجاست کا استعمال جب استہلاک (Dispose) کے ذریعے ہو تو ایسا استعمال جائز ہے، بعض حضرات کے نزدیک اسی وجہ سے فقہاء احناف نے خالص گوبر کے استعمال کی اجازت دی ہے۔(71)

30 = **ضابطہ :** جن نجس چیزوں کے استعمال کے ناجائز ہونے کے بارے میں نص وارد ہو اس پر نجاست کے استہلاک والا قاعدہ لاگو نہیں ہو گا، بلکہ وہاں پر نص کو ترجیح ہو گی، لہذا شراب، مردار اس کی چربی، خنزیر، خون وغیرہ کا استعمال وکاروبار اصولاً جائز نہیں۔(72)

31 = **ضابطہ :** فقہاء احناف کے نزدیک اگر نجس العین یعنی خالص نجاست کا بھی شرعی طور پر کوئی جائز محلِ استعمال (Valid end use) ہو تو اس کا کاروبار کرنا

شرح الزركشي على مختصر الخرقي (6/ 704) أما الدهن النجس العين، كدهن الميتة، فلا يجوز الانتفاع به باستصباح ولا غيره.

المبدع في شرح المقنع (4/ 14)نجس العين كالخنزير، وظاهره، ولو كان معلما، صرح به الخرقي،

الإرشاد إلى سبيل الرشاد (ص: 529)

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 173)، (9/ 149)، (15/ 253)

71 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 107)

وما أورد من أنه لا يلزم من الانتفاع به طهارة عينه، فإن السرقين ينتفع به إيقادا وتقوية للزارعة مع نجاسة عينه أجاب عنه في النهاية وغيرها بأن هذا الانتفاع بالاستهلاك، وهو جائز في نجس العين كالاقتراب من الخمر للإراقة

72 {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ} [المائدة: 3]

{ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: 90]، (ايضاً صحيح البخاري (3/ 84))

جائز ہے، مثلاً خالص گوبر نجس العین ہے، لیکن فصل کی زرخیزی کے لیے اس کا ایک جائز محلِ استعمال ہے اس لیے فقہاء احناف نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ اسی طرح بائیو گیس کے حصول کے لیے اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔(73)

---

73 الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 375)

قال: "ولا بأس ببيع السرقين، ويكره بيع العذرة" وقال الشافعي: لا يجوز بيع السرقين أيضا؛ لأنه نجس العين فشابه العذرة وجلد الميتة قبل الدباغ. ولنا أنه منتفع به؛ لأنه يلقى في الأراضي لاستكثار الريع فكان مالا، والمال محل للبيع. بخلاف العذرة؛ لأنه لا ينتفع بها إلا مخلوطا. ويجوز بيع المخلوط هو المروي عن محمد وهو الصحيح. وكذا يجوز الانتفاع بالمخلوط لا بغير المخلوط في الصحيح، والمخلوط بمنزلة زيت خالطته النجاسة.

بداية المجتهد ونهاية المقتصد (3/ 145)

أما بيع النجاسات فالأصل في تحريمها حديث جابر، ثبت في الصحيحين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:«إن الله ورسوله حرما بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، فقيل: يا رسول الله أرأيت شحوم الميتة فإنه يطلى بها السفن ويستصبح بها؟ فقال: " لعن الله اليهود حرمت الشحوم عليهم فباعوها وأكلوا أثمانها» ، وقال في الخمر: «إن الذي حرم شربها حرم بيعها» .

والنجاسات على ضربين: ضرب اتفق المسلمون على تحريم بيعها وهي الخمر وأنها نجسة، إلا خلافا شاذا في الخمر (أعني: في كونها نجسة) ، والميتة بجميع أجزائها التي تقبل الحياة، وكذلك الخنزير بجميع أجزائه التي تقبل الحياة. واختلف في الانتفاع بشعره، فأجازه ابن القاسم ومنعه أصبغ.

وأما القسم الثاني (وهي النجاسات التي تدعو الضرورة إلى استعمالها كالرجيع، والزبل الذي يتخذ في البساتين) ، فاختلف في بيعها في المذهب، فقيل بمنعها مطلقا، وقيل بإجازتها مطلقا، وقيل بالفرق بين العذرة والزبل (أعني: إباحة الزبل ومنع العذرة) .

واختلفوا فيما يتخذ من أنياب الفيل لاختلافهم هل هو نجس أم لا؟ فمن رأى أنه ناب جعله ميتة، ومن رأى أنه قرن معكوس جعل حكمه حكم القرن، والخلاف فيه في المذهب.

32 = **ضابطہ :** جن نجس چیزوں کے استعمال کے ناجائز ہونے کے بارے میں نص (قرآن وسنت کا واضح حکم) موجود ہو ان پر شرعاً جائز محلِ استعمال (Valid end use)والا قاعدہ لاگو نہیں ہوگا، بلکہ وہاں پر نص کو ترجیح ہوگی۔ لہٰذا خون، شراب، مردار اس کی چربی، خنزیر وغیرہ کے استعمال وکاروبار اصولاً جائز نہیں۔(74)

33 = **ضابطہ :** خالص نجس العین کی بعض قسمیں ، مثلاً گوبر کے کاروبار کے بارے میں فقہاءاحناف کی طرف سے جواز کا قول عام اختیاری حالات کے بارے میں ہے ، اضطراری حالات کے احکام الگ ہوتے ہیں، البتہ دیگر فقہاء کرام اختیاری واضطراری دونوں حالتوں میں اس کی اجازت نہیں دیتے۔

34 = **ضابطہ :** جو چیز خود پاک ہو لیکن کسی ناپاک چیز کے ساتھ اختلاط (Contamination) کی وجہ سے ناپاک ہو جائے،اسے شرعی اصطلاح میں "متنجس" کہتے ہیں۔ جیسے ناپاک بدن، ناپاک کپڑے، جگہ، یا کھانے پینے کی کوئی چیز وغیرہ

---

74 {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ} [المائدة: 3]

{ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: 90]

صحيح البخاري (3/ 84): عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه: سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة والخنزير والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنها يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس؟ فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود إن الله لما حرم شحومها جملوه، ثم باعوه، فأكلوا ثمنه«

35 = **ضابطہ :** متنجس چیز شرعاً مالِ متقوم (Valuable & Valid in Sharia) ہے، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ (75)

36 = **ضابطہ :** متنجس چیز اگر ایسی ہے کہ اس کو دوبارہ شرعاً پاک کیا جاسکتا ہے تو اس کا کاروبار کرنا ہر حالت میں جائز ہے، چاہے اس میں نجاست کی مقدار زیادہ اور غالب ہی کیوں نہ ہو، مثلاً ناپاک کپڑے، گندم وغیرہ۔(76)

37 = **ضابطہ :** متنجس چیز اگر بالفرض ایسی ہے کہ اس کو دوبارہ شرعاً پاک نہیں کیا جاسکتا، تو اس کا کاروبار کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ اس کا شرعی طور پر کوئی جائز محلِ استعمال ہو، چاہے اس میں نجاست کی مقدار زیادہ اور غالب ہی کیوں نہ ہو، مثلاً کسی حلال مرغی کو شرعی طریقے پر ذبح کرنے کے بعد آلائشیں نکالنے سے پہلے اتنے گرم پانی میں ڈالا گیا کہ اس کے اندر کی آلائشیں پھٹ گئیں تو ایسی پوری مرغی اپ ناپاک ہوگئی جس کے بعد پاک کرنے کا کوئی شرعی طریقہ نہیں۔(77)

---

75 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 66) والانتفاع بما ليس بنجس العين مباح في الجملة ..... أكل النجس لا يجوز فأما الانتفاع بما ليس بنجس العين فمباح كالثوب النجس وأمر النبي – صلى الله عليه وسلم – بإلقاء ما حولها في الجامد، وإراقة الذائب في حديث أبي موسى لبيان حرمة الأكل؛ لأن معظم الانتفاع بالسمن هو الأكل

76 المبسوط للسرخسي (10/ 198)

النجاسة للجار لا لعين الزيت فهو كالثوب النجس يجوز بيعه وإن كان لا تجوز الصلاة فيه وهذا لأن إلى العباد إحداث المجاورة بين الأشياء لا تقليب الأعيان، وإن كان التنجس يحصل بفعل العباد عرفنا أن عين الطاهر لا يصير نجسا

77 حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 160)

38 = **ضابطہ :** جس چیز میں پاک اجزاء کم اور مغلوب ہوں اور ناپاک اجزاء زیادہ اور غالب ہوں، تو ایسی چیز شرعاً خالص نجاست کے حکم میں ہے۔(78)

39 = **ضابطہ :** جس چیز میں پاک اجزاء کم اور مغلوب ہوں اور ناپاک اجزاء زیادہ اور غالب ہوں، تو ایسی چیز کا داخلی استعمال یعنی کھانا پینا جائز نہیں۔(79)

واللحم المطبوخ بنجس حتى نضج لا يطهر وقيل يغلي ثلاثا بالماء الطاهر ومرقته تصب لا خير فيها وعلى هذا الدجاج المغلي قبل إخراج أمعائها

قوله: "حتى نضج لا يطهر" أي أبدا قوله: "وقيل يغلى ثلاثا" هو قول أبي يوسف والفتوى على أنه لا يطهر أبدا وهو قول أبي حنيفة ذكره الشرح فيما إذا طبخت الحنطة بخمر

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 251)

وأما الأول أعني ما يتداخله أجزاء النجاسة فلا يطهر عند محمد أبدا ويطهر عند أبي يوسف كالخزفة الجديدة والخشبة الجديدة والبردي والجلد دبغ بنجس والحنطة انتفخت من النجاسة فعند أبي حنيفة وأبي يوسف تغسل ثلاثا وتجفف في كل مرة على ما ذكرنا

78 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (2/ 268(

ومنها مسائل المساليخ المختلطة بالميتة ففي حالة الاضطرار للأكل يجوز التحري في الفصول كلها، وفي حالة الاختيار لا يجوز التحري إلا إذا كان الحلال غالبا، ومنها مسألة الزيت إذا اختلط بودك الميتة فإن كان المحرم غالبا أو مساويا فإنه لا يجوز الانتفاع به أصلا للأكل، ولا غيره، وإن كان الحلال غالبا ففي حالة الاضطرار يجوز الأكل والانتفاع به، وفي حالة الاختيار يحرم الأكل وتناوله ويجوز الانتفاع به من حيث الاستصباح ودبغ الجلود

79 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 736)

وكذا الزيت لو اختلط مع ودك الميتة أو الخنزير لا ينتفع به على كل حال إلا إذا غلب الزيت، لكن لا يحل أكله بل يستصبح به أو يبيعه مع بيان عيبه أو يدبغ به الجلود ويغسلها لأن المغلوب تبع للغالب ولا حكم للتبع

40 = **ضابطہ :** عمومی طور پر اگر کسی متنجس چیز میں پاک اجزاء زیادہ اور غالب ہوں اور ناپاک اجزاء کم اور مغلوب ہوں، تو اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔(80)

41 = **ضابطہ :** متنجس چیز میں پاک اجزاء زیادہ اور غالب ہوں اور ناپاک اجزاء کم اور مغلوب ہوں، تو ایسی چیز خرید وفروخت کی حد تک پاک چیز کے حکم میں ہے۔(81)

---

80 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 736)

)قوله تحرى وأكل) لأن للغالب حكم الكل، وكذا الزيت لو اختلط مع ودك الميتة أو الخنزير لا ينتفع به على كل حال إلا إذا غلب الزيت، لكن لا يحل أكله بل يستصبح به أو يبيعه مع بيان عيبه أو يدبغ به الجلود ويغسلها لأن المغلوب تبع للغالب ولا حكم للتبع

81 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 736)

(غنم مذبوحة وميتة، فإن كانت المذبوحة أكثر تحرى وأكل وإلا) بأن كانت الميتة أكثر أو استويا (لا) يتحرى لو في حالة الاختيار بأن يجد ذكية وإلا تحرى وأكل مطلقا ومر في الحظر.

[رد المحتار]

(قوله تحرى وأكل) لأن للغالب حكم الكل، وكذا الزيت لو اختلط مع ودك الميتة أو الخنزير لا ينتفع به على كل حال إلا إذا غلب الزيت، لكن لا يحل أكله بل يستصبح به أو يبيعه مع بيان عيبه أو يدبغ به الجلود ويغسلها لأن المغلوب تبع للغالب ولا حكم للتبع لو كان معه ثياب مختلطة، ------

أقول: والمراد من اختلاط الزيت مع الودك اختلاط أجزائهما لا اختلاط أوانيهما ولذا لم يحل الأكل فتنبه

المبسوط للسرخسي (24/ 35)

ولو عجن دواء بخمر، ولته، أو جعلها أحد أخلاط الدواء، ثم شربها، والدواء هو الغالب، فلا حد عليه، وإن كانت الخمر هي الغالبة، فإنه يحد؛ لأن المغلوب يصير مستهلكا بالغالب إذا كان من خلاف جنسه، والحكم للغالب، والله أعلم بالصواب.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 71): العبرة للغالب.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (1/ 220): المغلوب ساقط الاعتبار شرعا بمقابلة الغالب

42 = **ضابطہ :** پانی (یا دیگر سیال / مائع چیزوں) میں نجاست کے غالب اور مغلوب ہونے کا اعتبار پانی (یا دیگر سیال / مائع چیزوں) کے بنیادی اوصاف رنگ، بو، مزہ (Color, Taste, Smell) کے تبدیل ہونے یا نہ ہونے سے کیا جائے گا، کہ اگر نجاست کی وجہ سے مذکورہ اوصاف (Properties) بدل گئے تو نجاست کو غالب سمجھا جائے گا اور اگر نہیں بدلے تو نجاست کو مغلوب سمجھا جائے گا۔(82)

43 = **ضابطہ :** ناپاک پانی جس میں نجاست مغلوب ہو، انسانی بدن اور مسجد کے علاوہ دیگر چیزوں میں اس کا خارجی استعمال جائز ہے، البتہ مکروہ ہے، اگر پانی کی قلت ہے یا کوئی اور ضرورت ہے تو ناپاک پانی کا خارجی استعمال مکروہ نہیں۔(83)

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 37)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 58)

وبول (ورجيع آدمي لم يغلب عليه التراب) فلو مغلوبا به جاز كسرقين وبعر، واكتفى في البحر بمجرد خلطه بتراب.

فتح القدير للكمال ابن الهمام (3/ 452):المغلوب غير موجود حكما حتى لا يظهر في مقابلة الغالب

المبسوط للسرخسي (23/ 14): المغلوب في حكم المستهلك

82 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 101)

وأما الماء إذا وقعت فيه نجاسة فإن تغير وصف الماء لم يجز الانتفاع به بحال، وإن لم يتغير الماء جاز الانتفاع به كبل الطين وسقي الدواب اهـ.

83 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 101)

44 = ضابطہ : ناپاک پانی کے علاوہ دیگر ناپاک (متنجس) چیزوں کا انسانی بدن اور مسجد کے علاوہ دیگر چیزوں میں خارجی استعمال بلا کراہت جائز ہے۔(84)

45 = ضابطہ : ہر نجس یا متنجس چیز کے لیے ضروری نہیں کہ اس کا کاروبار بھی ہر وقت حرام ہو۔ (85)

وأما الماء إذا وقعت فيه نجاسة فإن تغير وصف الماء لم يجز الانتفاع به بحال، وإن لم يتغير الماء جاز الانتفاع به كبل الطين وسقي الدواب اهـ.

فتح القدير للكمال ابن الهمام (1/ 201)

إذا نزح الماء النجس من بئر كره أن يبل به الطين ليطين به المسجد أو أرضه لأن الطين يصير نجسا

84 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 228)

(ويجوز بيع دهن نجس) أي متنجس كما قدمناه في البيع الفاسد (وينتفع به للاستصباح) في غير مسجد

(قوله أي متنجس) احترز به عن دهن الميتة والخنزير اهـ ح (قوله وينتفع به للاستصباح) عطف علة على معلول ط، لأن الانتفاع به علة جواز البيع (قوله كما مر) أي في باب الأنجاس لكن عبارته هناك، ولا يضر أثر دهن إلا دهن ودك ميتة لأنه عين النجاسة، حتى لا يدبغ به جلد بل يستصبح به في غير مسجد اهـ وقدمنا هناك تأييد ما هنا بالحديث الصحيح، وقدمنا ذلك أيضا في البيع الفاسد

85 صحيح مسلم (3/ 1206) «إن الذي حرم شربها حرم بيعها»

سنن النسائي (7/ 175): عن عبد الله بن عكيم، قال: قرئ علينا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأنا غلام شاب: «أن لا تنتفعوا من الميتة بإهاب، ولا عصب» [حكم الألباني] صحيح

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 69)

والحاصل أن جواز البيع يدور مع حل الانتفاع مجتبى، واعتمده المصنف وسيجيء في المتفرقات. (قوله والحاصل إلخ) ويرد عليه شعر الخنزير فإنه يحل الانتفاع به، ولا يجوز بيعه كما يأتي. وقد يجاب بأن حل الانتفاع به للضرورة، والكلام عند عدمها. **ايضاً** البحر الرائق : (6/ 187)

شرح فتح القدير والعناية على الهداية 5/ 357 ط الأميرية – بولاق

حاشية الدسوقي على الشرح الكبير 1/ 60 ط دار الفكر

46 = ضابطہ : پاک چیز کتنی ہی گل سڑھ جائے، ناپاک نہیں ہوتی،(86) البتہ ضرر کی وجہ سے اس کا کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ (87)

(وينتفع) جوازا (بمتنجس) من الطعام والشراب واللباس ...(لا نجس) فلا ينتفع به إلا جلد الميتة المدبوغ على ما مر أو ميتة تطرح لكلاب أو شحم ميتة لدهن ...دعت ضرورة كإساغة غصة بخمر عند عدم غيره وكأكل ميتة لمضطر أو جعل عذرة بماء لسقي الزرع فيجوز (في غير مسجد) ...(و) في غير (آدمي) فلا يأكله ولا يشربه ولا يدهن به إلا أن الادهان به مكروه على الراجح إن علم أن عنده ما يزيل به النجاسة ومراده بغيرهما أن يستصبح بالزيت المتنجس ويعمل به صابون ثم تغسل الثياب بالمطلق بعد الغسل به ويدهن به حبل وعجلة وساقية ويسقى به ويطعم للدواب

مغني المحتاج شرح منهاج الطالبين 2/ 11 ط دار الفكر

قال في (منهاج الطالبين): وللمبيع شروط طهارة عينه فلا يصح بيع الكلب والخمر والمتنجس الذي لا يمكن تطهيره كالخل واللبن وكذا الدهن في الأصح.

المغني المطبوع مع الشرح الكبير 11/ 86–87ط الكتاب العربي

مسألة؛ قال: (وإذا وقعت النجاسة في مائع، كالدهن وما أشبهه، نجس، واستصبح به إن أحب، ولم يحل أكله ولا ثمنه) ظاهر هذا أن النجاسة إذا وقعت في مائع غير الماء، نجسته وإن كثر. وهذا ظاهر المذهب.

الموسوعة الفقهية الكويتية (40/ 103–101)

86 حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 39)

تنبيه قال في النهاية الاستحالة إلى فساد لا توجب نجاسة فإن سائر الأطعمة تفسد بطول المكث ولا تنجس اهـ لكن يحرم الأكل في هذه الحالة للإيذاء لا للنجاسة كاللحم إذا أنتن يحرم أكله ولا يصير نجسا بخلاف السمن واللبن والدهن والزيت إذا أنتن لا يحرم وكذا الأشربة لا تحرم بالتغير كذا في البحر ويتفرع على حرمة أكل اللحم إذا أنتن للإيذاء لا للنجاسة حرمة أكل الفسيخ المعروف في الديار المصرية لما ذكر ولم أره صريحا وفي تذكرة الحكيم داود عند ذكره السمك قال والمقدد الشهير بالفسيخ رديء يولد السدد والقولنج والحصا والبلغم الجصى وربما أوقع في الحميات الربعية والسل ويهزل اهـ قوله: "على الأصح" الخلاف في غير السمك أما هو فلا يفسد المائع إجماعا.

87 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 119)

47 = **ضابطہ:** انگور اور کھجور سے بنی پکی اور کچھی چار قسم کی شرابیں شرعاً مالِ متقوم نہیں، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا جائز نہیں۔ (88)

ثم الاستحالة إلى فساد لا توجب النجاسة لا محالة، فإن سائر الأطعمة إذا فسدت لا تنجس به؛ لأن التغير إلى الفساد لا يوجب النجاسة اهـ. وبهذا يعلم ضعف ما ذكره في الخزانة من أن الطعام إذا تغير واشتد تغيره تنجس، وإن حمل ما في النهاية على ما إذا لم يشتد تغيره ليجمع بينهما فهو بعيد والظاهر ما في النهاية؛ لأنه لا موجب لتنجيسه، وإنما حرم أكله في هذه الحالة للإيذاء كاللحم إذا أنتن قالوا يحرم أكله ولم يقولوا تنجس بخلاف السمن واللبن والدهن والزيت إذا أنتن لا يحرم والأشربة لا تحرم بالتغير كذا في الخزانة

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 39)

ويتفرع على حرمة أكل اللحم إذا أنتن للإيذاء لا للنجاسة حرمة أكل الفسيخ المعروف في الديار المصرية لما ذكر ولم أره صريحا

المجموع شرح المهذب (9/ 114)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (إذا رميت سهمك فغاب ثلاث ليال فأدركته فكل ما لم ينتن) رواه مسلم قال أصحابنا النهي عن أكله إذا أنتن للتنزيه لا للتحريم

المغني لابن قدامة (9/ 394) فإذا أنتن طفا، فكرهه لنتنه، لا لتحريمه.

الموسوعة الفقهية الكويتية (8/ 267)

إذا استحالت البيضة دما صارت نجسة عند الحنفية والمالكية والحنابلة في الصحيح من مذهبهم، وفي الأصح عند الشافعية، ومقابله أنها طاهرة، وإذا تغيرت بالتعفن فقط فهي طاهرة عند الحنفية والشافعية والحنابلة، كاللحم المنتن، وهي نجسة عند المالكية.

88 صحيح مسلم (3/ 1206)

عن زيد بن أسلم، عن عبد الرحمن بن وعلة السبإي، من أهل مصر، أنه سأل عبد الله بن عباس، عما يعصر من العنب، فقال ابن عباس: إن رجلا أهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم راوية خمر، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: «هل علمت أن الله قد حرمها؟» قال: لا، فسار إنسانا، فقال له

48 = **ضابطہ :** الکوحل جو انگور اور کھجور کے علاوہ کسی اور ذریعے سے حاصل شدہ ہو ، وہ احناف کے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک شرعاً مالِ متقوم ہے، لہٰذا اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ پاکستان حلال اسٹینڈرڈ PS-3733 – Clause – 4.1.5 بھی شیخین کی رائے کے مطابق ہے۔

دوسری فصل

حیوانات کی خوراک کے لیے مختلف قسم کی چیزیں فراہم کرنے کی عملی صورتیں اور ان کا شرعی حکم

خرید وفروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے، درجِ ذیل اقسام کی نباتات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال (Raw Material)، ہر حالت میں، اصلی (Raw Form) ہو یا کسی بھی حد تک تیار شدہ (Processed Form) ہو، خالص ہو یا مخلوط (Mix) ہر حالت میں اس کی وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز اور حلال ہے:

رسول الله صلى الله عليه وسلم: «بم سارّرته؟»، فقال: أمرته ببيعها، فقال: «إن الذي حرم شربها حرم بيعها»، قال: ففتح المزادة حتى ذهب ما فيها۔

پہلی قسم: خالص نباتات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی و فراہمی۔(89)

Supply of Plant based Raw Material for Animal Feeds

---

89 سنن ابن ماجه (2/ 826)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " المسلمون شركاء في ثلاث: في الماء، والكلإ، والنار، وثمنه حرام " قال أبو سعيد: «يعني الماء الجاري» [حكم الألباني] صحيح دون وثمنه حرام

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 440)

(وحكم الكلإ كحكم الماء فيقال للمالك إما أن تقطع وتدفع إليه وإلا تتركه ليأخذ قدر ما يريد) زيلعي.........

(قوله المسلمون شركاء في ثلاث) أي شركة إباحة لا شركة ملك، فمن سبق إلى شيء من ذلك في وعاء أو غيره وأحرزه فهو أحق به وهو ملك له دون من سواه يجوز له تمليكه بجميع وجوه التمليك.

رد المحتار على الدر المختار 5 / 283 ط،2 / 216 ط إحياء التراث

شرح فتح القدير على الهداية 4/ 226 ط الأميرية– بولاق

حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 3 / 95 ط عيسى الحلبي "بل هو مشترك بين الناس كالماء الجاري والكلأ، والحطب"

أسنى المطالب شرح روض الطالب 4/ 141 ط دار الكتاب الإسلامي

(ويقطع بحطب) أي بسرقة حطب (وحشيش) ونحوهما كصيد لعموم الأدلة ولا أثر لكونها مباحة الأصل

المغني المطبوع مع الشرح الكبير 6 / 184 ط الكتاب العربي

ولأن هذا عين مباحة، فلا يفتقر تملكها إلى إذن الإمام، كأخذ الحشيش والحطب، ----- وكل مباح مثل الحشيش والحطب.

المقنع لابن قدامة المقدسي 2/ 149ط السلفية

ويجوز التوكيل آدمي من العقود ----- وتملك المباحات من الصيد والحشيش ونحوه.

حاشية الدسوقي على الشرح الكبير4/ 334 ط دار الفكر

دوسری قسم: خالص معدنیات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی(90)

Supply of Mineral based Raw Material for Animal Feeds

وحطب أي لأنه متمول ويجوز بيعه وسواء كان ذلك المحقر مباحا للناس وحازه شخص في حوزه الخاص به كالماء والحطب أو لم يكن مباحا كالتبن وسواء كان يسرع له التغير والفساد بإبقائه كالأشياء الرطبة المأكولة كالفاكهة أم لا خلافا لأبي حنيفة فيهما وخلافا للشافعي في الأول.

المغني لابن قدامة (5/ 441): فإن هذا مباح، فمن سبق إليه كان أحق الناس به، كالحشيش والحطب والصيود والثمار المباحة في الجبال.

الموسوعة الفقهية الكويتية (2/ 76)

اتفقت المذاهب في الجملة على إباحة الاحتشاش، رطبا كان الكلأ أو جافا، في غير الحرم، ما دام غير مملوك لأحد. أما إذا كان مملوكا فلا يجوز احتشاشه إلا بإذن مالكه (ابن عابدين 5 / 283 ط الأول، والقليوبي وعميرة 3 / 95، والمغني 6 / 184 ط المنار.)

الموسوعة الفقهية الكويتية (2/ 82)

90 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 433)

(و) اعلم أنه (ليس للإمام أن يقطع ما لا غنى للمسلمين عنه) من المعادن الظاهرة وهي ما كان جوهرها الذي أودعه الله في جواهر الأرض بارزا (ك) معادن (الملح) والكحل والقار والنفط. (والآبار التي يستقي منها الناس) زيلعي يعني التي لم تملك بالاستنباط والسعي، فلو أقطع هذه المعادن الظاهرة لم يكن لإقطاعها حكم بل المقطع وغيره سواء، فلو منعهم المقطع كان بمنعه متعديا وكان لما أخذه مالكا لأنه متعد بالمنع لا بالأخذ وكف عن المنع وصرف عن مداومة العمل لئلا يشتبه إقطاعه بالصحة أو يصير معه في حكم الأملاك المستقرة ذكره العلامة قاسم في رسالته أحكام إجارة إقطاع الجندي.

التاج والإكليل لمختصر خليل (3/ 207)

النوع الخامس زكاة المعادن وخمس الركاز وفيه فصلان. (وإنما يزكى معدن عين) من المدونة قال مالك: معادن الرصاص والزرنيخ وشبه ذلك لا زكاة فيها.

مختصر المزني (8/ 231)

(قال الشافعي) : – رحمه الله – وفي إقطاع المعادن قولان. أحدهما: أنه يخالف إقطاع الأرض؛ لأن من أقطع أرضا فيها معادن أو عملها وليست لأحد سواء كانت ذهبا أو فضة أو نحاسا أو ما لا يخلص إلا بمؤنة؛ لأنه باطن مستكن بين ظهراني تراب أو حجارة كانت هذه كالموات في أن له أن يقطعه إياها،

متن أبي شجاع المسمى الغاية والتقريب (ص: 18)

"فصل" وتقوم عروض التجارة عند آخر الحول بما اشتريت به ويخرج من ذلك ربع العشر وما استخرج من معادن الذهب والفضة بخرج منه ربع العشر في الحال وما يوجد من الركاز ففيه الخمس.

المغني لابن قدامة (4/ 60)

فصل: فإن كان في الأرض معادن جامدة، كمعادن الذهب، والفضة، والحديد، والنحاس، والرصاص، ونحوها، دخلت في البيع، وملكت بملك الأرض التي هي فيها؛ لأنها من أجزائها، فهي كترابها وأحجارها.

فقه العبادات على المذهب الحنبلي (ص: 368) ويجوز بيع تراب معادن الذهب والفضة بغير جنسه، وزكاته تكون على البائع.

الأحكام السلطانية للماوردي ص 247–248 ط دار الكتب العلمية

فصل: وأما إقطاع المعادن، وهي البقاع التي أودعها الله تعالى جواهر الأرض، فهي ضربان: ظاهرة وباطنة ، أما الظاهرة: فهي ما كان جوهرها المستودع فيها بارزا –كمعادن الكحل، والملح، والقار، والنفط، وهو كالماء الذي لا يجوز إقطاعه، والناس فيه سواء، يأخذه من ورد إليه

حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 3/ 94–95 ط عيسى الحلبي

فصل: المعدن الظاهر وهو ما خرج بلا علاج وإنما العلاج في تفصيله. (كنفط) بكسر النون أفصح من فتحها (وكبريت) بكسر أوله (وقار) وهو الزفت (وموميا) ----- (وبرام) بكسر أوله حجر يعمل منه القدور. (وأحجار رحى لا يملك بإحياء ولا يثبت فيه اختصاص بتحجر ولا إقطاع) بالرفع أي من السلطان بل هو مشترك بين الناس، كالماء الجاري والكلأ والحطب ولو بنى عليه دارا لم يملك البقعة وقيل يملكها به

شرح مختصر خليل للخرشي 2 \ 208 ط دار صادر

وإنما يزكى من المعادن معدن عين دون معادن النحاس والحديد والرصاص.

الموسوعة الفقهية الكويتية (6/ 84)

تیسری قسم: نباتات و معدنیات سے حاصل شدہ مخلوط خام مال کی وصولی وفراہمی۔(91)

Supply of Plant & Mineral Mix Raw Material for Animal Feeds

چوتھی قسم: حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی

Supply of Animal based Raw Material for Animal Feeds

اس کی مختلف ذیلی قسمیں بنتی ہیں، جن کا شرعی حکم حیوانات کی مختلف انواع و اجزاء کے اعتبار سے درجِ ذیل ہے:

پہلی نوع: بحری حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی

Supply of Aquatic Animal's Raw Material for Animal Feeds

تمام بحری حیوانات (Aquatic Animals) شرعاً پاک ہے، لہٰذا ہر قسم کی بحری حیوانات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال (Raw Material)، ہر حالت میں ، اصلی (Raw Form) ہو یا کسی بھی حد تک تیار شدہ (Processed Form) ہو، خالص ہو یا مخلوط (Mix) ، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی

الموسوعة الفقهية الكويتية (18/ 290)

الحيازة كسبب من أسباب الملكية: تكون الحيازة مفيدة للملكية إذا كان موضوعها المال المباح الذي ليس في ملك أحد وقت وضع اليد عليه، ولم يوجد مانع شرعي يمنع من تملكه ويشمل أنواعا أربعة:

أ – إحياء الموات (ر: إحياء الموات، وأرض) .　ب – الاصطياد (ر. صيد) .

ج – أخذ الكلأ ونحوه (ر: احتشاش، وكلأ) .　د – أخذ ما يوجد في باطن الأرض (ر. معادن، ركاز)

[91] حوالہ جاتِ سابقہ

وفراہمی (Supply & Handling)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک جائز اور حلال ہے۔ جس کی بطورِ نمونہ درجِ ذیل یا ان کے علاوہ قسمیں ہو سکتی ہیں:

حیوانات کی خوراک کے لیے مچھلی سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی:

Fish & Fish by_ products Supply for Animal Feeds

(1) ہر قسم کی مچھلی سالم (Full) ، اس کے تمام اجزاء اور ہر قسم کی مچھلی کی ذیلی مصنوعات (Fish By-Products) سے حاصل شدہ خام مال۔

(2) **ہر قسم کی مردار اور سڑی ہوئی مچھلی** ،اس کے تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات (By-Products) سے حاصل شدہ خام مال (Raw Material)

(3) **ہر قسم کی مچھلی کے خون، ہڈیوں، چربی، چھلکے اور جلد سمیت تمام اجزاء** اور ان کی ذیلی مصنوعات (Fish By-Products) سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال (Raw Material)۔ (92)

---

92 الأصل للشيباني ط قطر (5/ 415)

قلت: أفتكره ما كان في البحر من الصيد سوى السمك؟ قال: نعم. قلت: أفتجيز بيع ما باعه؟ قال: لا. قلت: ولم وقد أجزت بيع السباع؟ قال: لأن السباع لها ثمن، وما ذكر من صيد البحر سوى السمك فليس له ثمن.

المبسوط للسرخسي (2/ 212)

(قال): وليس في السمك واللؤلؤ والعنبر يستخرج من البحر شيء في قول أبي حنيفة – رحمه الله تعالى –، وقال أبو يوسف في العنبر الخمس، وكذلك في اللؤلؤ عنده ذكره في الجامع الصغير. أما

حیوانات کی خوراک کے لیے مچھلی کے علاوہ دیگر بحری حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی و فراہمی:

Other than Fish Aquatic Animals & It's by_ products Supply for Animal Feeds

(4) مچھلی کے علاوہ تمام بحری حیوانات، ان کے تمام اجزاء اور تمام بحری حیوانات کی ذیلی مصنوعات (By–Products)(93) سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال۔ (94)

السمك فهو من الصيود، وليس في صيد البر شيء على من أخذه فكذلك في صيد البحر. وأما العنبر واللؤلؤ فقد احتج أبو يوسف – رحمه الله تعالى – بما روي أن يعلى بن أمية كتب إلى عمر بن الخطاب – رضي الله عنه – يسأله عن عنبر وجد على الساحل فكتب إليه في جوابه أنه مال الله يؤتيه من يشاء وفيه الخمس، ولأن نفيس ما يوجد في البحر معتبر بنفيس ما يوجد في البر وهو الذهب والفضة فيجب فيه الخمس. وأبو حنيفة ومحمد استدلا بما روي عن ابن عباس – رضي الله عنه – أنه قال في العنبر: إنه شيء دسره البحر فلا شيء فيه، وحديث عمر محمول على الجيش دخلوا أرض الحرب فيصيبون العنبر في الساحل، وعندنا في هذا الخمس؛ لأنه غنيمة،

المبسوط للسرخسي (**4/ 94**)

93 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**5/ 68**)

قال في الحاوي: ولا يجوز بيع الهوام كالحية والفأر والوزغة والضب والسلحفاة والقنفذ وكل ما لا ينتفع به ولا بجلده وبيع غير السمك من دواب البحر، إن كان له ثمن كالسقنقور وجلود الخز ونحوها يجوز، وإلا فلا كالضفدع والسرطان،

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (**5/ 61**)

94 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (**6/ 187**)

وفي القنية وبيع غير السمك من دواب البحر إن كان له ثمن كالسقنقور وجلود الخز ونحوها يجوز وإلا فلا، وجمل الماء قيل يجوز حيا لا ميتا والحسن أطلق الجواز

(5) مچھلی کے علاوہ تمام مردار اور سڑے ہوئے بحری حیوانات(95)، ان کے تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال (96)

الأصل للشيباني ط قطر (5/ 393)

قلت: أرأيت إن باع إنسان شيئا مما في البحر سوى السمك، السرطان وأشباه ذلك، هل تجيز بيع شيء من ذلك؟ قال: لا. قلت: وكذلك جمل الماء لو باعه رجل؟ قال: نعم، لا يجوز بيع شيء من ذلك إلا أن يكون من السمك. قلت: ولم؟ قال: لأن هذا ليس له ثمن. قلت: أرأيت ما كان له من ذلك ثمن من نحو السفن وجلود الخز وأشباه ذلك هل يجوز بيعه وهو مما يكون في البحر؟ قال؛ نعم. قلت: ولم؟ قال: لأن هذا يباع وينتفع به الناس، وأما الضفدع والسرطان وأشباه ذلك مما في البحر فليس له ثمن ولا يجوز بيعه.

الأصل للشيباني ط قطر (5/ 415)

قلت: أفتكره ما كان في البحر من الصيد سوى السمك؟ قال: نعم. قلت: أفتجيز بيع ما باعه؟ قال: لا. قلت: ولم وقد أجزت بيع السباع؟ قال: لأن السباع لها ثمن، وما ذكر من صيد البحر سوى السمك فليس له ثمن.

النتف في الفتاوى للسغدي (1/ 232)

95 المعونة على مذهب عالم المدينة (ص: 180)

وأما دواب الماء التي لا تعيش إلا فيه كالسمك والسرطان والسلحفاة، وغير ذلك فإنه طاهر في عينه لا ينجس إذا مات، ولا ينجس ما مات فيه تغير أو لم يتغير إلا أنه إن غير الماء منع الوضوء به من جهة الإضافة فقط ، والأصل في هذه الجملة قوله صلى الله عليه وسلم في البحر: "هو الطهور ماؤه الحل ميتته" ، ولأنه لا يحتاج إلى ذكاة فلم تلحقه نجاسة كسائر الطعام والشراب.

حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء (1/ 241) والميتة سوى السمك والجراد نجسة ، وقال مالك ما ليس له نفس سائلة لا ينجس بالموت وهو قول أبي حنيفة وداود

96 المبسوط للسرخسي (11/ 248)

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (6/ 77) وأراد بالميتة ما سوى السمك والجراد،

(6) تمام بحری حیوانات کے خون، ہڈیوں، چربی، چھلکے، جلد سمیت تمام اجزاء اور ان کی ذیلی مصنوعات (Fish By-Products) سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال (Raw Material)۔ (97)

الأم للشافعي (7/ 154)

(قال الشافعي) : – رضي الله تعالى عنه – ولا بأس بأن يصيد المحرم جميع ما كان معاشه في الماء من السمك وغيره قال الله عز وجل {أحل لكم صيد البحر وطعامه متاعا لكم وللسيارة وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما} [المائدة: 96] فقال بعض أهل العلم بالتفسير: طعامه كل ما كان فيه وهو شبه ما قال والله تعالى أعلم.

المدونة (1/ 452)

قال مالك: ولا بأس بصيد البحر كله للمحرم-------.

قال: وقال مالك: يؤكل كل ما في البحر الطافي وغير الطافي من صيد البحر كله ويصيده المحرم.

قال: وقال مالك: الضفادع من صيد البحر.

قال: وقال مالك: ترس الماء من صيد البحر. وسئل مالك عن ترس الماء إذا مات ولم يذبح أيؤكل؟ فقال: إني لأراه عظيما أن يترك ترس الماء فلا يؤكل إلا بزكاة.

قال: وقال مالك: في جرة فيها صيد وما أشبهه. وجد فيها ضفادع ميتة، فقال لا بأس بذلك لأنها من صيد الماء، قلت: فما يقول مالك في ترس الماء هذه السلحفاة التي في البراري؟

قال: ما سألت مالكا عنها، وما أشك أنها إذا كانت في البراري أنها ليست من صيد البحر وأنها من صيد البر، فإذا ذكيت أكلت ولا تحل إلا بذكاة ولا يصيدها المحرم.

[97] الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 561)

واحترز به عن البحري، وهو ما يكون توالده في الماء ولو كان مثواه في البر لأن التوالد أصل والكينونة بعده عارض، فكلب الماء والضفدع المائي كما قيده في الفتح قال ومثله السرطان والتمساح والسلحفاة البحري يحل اصطياده للمحرم بنص الآية وعمومها متناول لغير المأكول منه وهو الصحيح.

دوسری نوع: برمائی حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی وفراہمی

Supply & Handling of Amphibians Animals based Raw Material for Animal Feeds

برمائی حیوانات (Amphibians) کی ذیلی قسمیں:

حلال برمائی حیوانات (Amphibians):

حرام / مکروہ برمائی حیوانات (Amphibians):

ہر ایک سے بننے والی خوراک کی تفصیلی قسمیں:

(7) **وہ برمائی حیوانات (Amphibians) جو حلال ہیں**، مثلاً بطخ وغیرہ، ان کے اجزاء سے حیوانات کی خوارک (Animal Feeds) کے بارے میں ان کا حکم وہی ہے جو حلال بری حیوانات کا ہے، جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

(8) **وہ برمائی حیوانات (Amphibians) جو حلال نہیں، اور جن میں بہتا ہوا خون موجود ہوتا ہے**، مثلاً کچھوا وغیرہ، ان کے اجزاء سے حیوانات کی خوارک (Animal Feeds) کے بارے میں ان کا حکم وہی ہے جو حلال بری حیوانات کے علاوہ دیگر **ناجائز بری حیوانات (Land Animals)** کا ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ (98)

---

98 شرح الزرقاني على مختصر خليل وحاشية البناني (**1/ 40**) وأما البري من ضفدع وسلحفاة وسرطان ونحوها فميتته نجسة وفي الثعالبي أن السلحفاة البرية لا تألف الماء أصلًا

المغني لابن قدامة (**3/ 316**)

وصيد البحر: الحيوان الذي يعيش في الماء، ويبيض فيه، ويفرخ فيه، كالسمك والسلحفاة والسرطان، ونحو ذلك. وحكي عن عطاء فيما يعيش في البر، مثل السلحفاة والسرطان، فأشبه طير الماء.

(9) وہ برمائی حیوانات (Amphibians) جو حلال نہیں، اور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، مثلاً مینڈک وغیرہ، ان کے اجزاء سے حیوانات کی خوارک (Animal Feeds) کے بارے میں ان کا حکم وہی ہے جو حلال بحری حیوانات کے علاوہ دیگر ان ناجائز بحری حیوانات (Aquatic Animals) کا ہے، جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ (99)

(10) تمام برمائی حیوانات (Amphibians) جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا شرعاً پاک ہیں، اس لیے ان کے تمام اجزاء یا ان کی **ذیلی مصنوعات** (100) سے حاصل

المجموع شرح المهذب (1/ 238)

والثاني أن العاج هو الذبل بفتح الذال المعجمة وإسكان الباء الموحدة وهو عظم ظهر السلحفاة البحرية كذا قاله الأصمعي وابن قتيبة وغيرهما من أهل اللغة: وقال أبو علي البغدادي العرب تسمي كل عظم عاجا:

المجموع شرح المهذب (9/ 33)

(قلت) الصحيح المعتمد أن جميع ما في البحر تحل ميتته إلا الضفدع ويحمل ما ذكره الأصحاب أو بعضهم من السلحفاة والحية والنسناس على ما يكون في ماء غير البحر والله تعالى أعلم

99 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 68)

قال في الحاوي: ولا يجوز بيع الهوام كالحية والفأر والوزغة والضب والسلحفاة والقنفذ وكل ما لا ينتفع به ولا بجلده وبيع غير السمك من دواب البحر، إن كان له ثمن كالسقنقور وجلود الخز ونحوها يجوز، وإلا فلا كالضفدع والسرطان،

100 حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 167)

وقال الجوهري هو عظم الفيل الواحدة عاجة اهـ وهو ما جرى عليه المؤلف ويطلق العاج على الذيل وهو ظهر السلحفاة البحرية قاله الأصمعي ونقله صاحب المصباح وحمل عليه الشافعية ما ورد أنه كان لفاطمة رضي الله عنها سوار من عاج قوله: "لأنه ليس نجس العين في الصحيح وعليه الفتوى

شدہ، ہر قسم کا خام مال (Raw Material)، ہر حالت میں، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک جائز اور حلال ہے۔(101)

(11) تمام مردار اور سڑے ہوئے وہ برمائی حیوانات (Amphibians) جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا سے حاصل شدہ، ہر قسم کے خام مال (Raw Material) کا بھی یہی حکم ہے۔ (102)

كما في البحر عن الوهبانية لأن ظاهر كل حيوان طاهر لا ينجس إلا بالموت ونجاسة باطنه في معدته فلا يظهر حكمها كنجاسة باطن المصلي فمر عن المحيط

101 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**5/ 68**)

روضة الطالبين وعمدة المفتين (**3/ 275**)

الضرب الثاني: ما يعيش في الماء وفي البر أيضا، فمنه طير الماء، كالبط والأوز ونحوهما، وهي حلال كما سبق، ولا تحل ميتتها قطعا. وعد الشيخ أبو حامد والإمام، وصاحب «التهذيب» من هذا الضرب الضفدع والسرطان، وهما محرمان على المشهور. وذوات السموم حرام قطعا. ويحرم التمساح على الصحيح، والسلحفاة على الأصح.

102 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**1/ 204**)

وأما في الفيل فكذلك كما هو قولهما، وهو الأصح خلافا لمحمد، فقد روى البيهقي " أنه – صلى الله عليه وسلم – كان يمتشط بمشط من عاج " وفسره الجوهري وغيره بعظم الفيل. قال في الحلية: وخطئ الخطابي في تفسيره له بالذبل. اهـ. والذبل بالذال المعجمة: جلد السلحفاة البحرية أو البرية أو عظام ظهر دابة بحرية قاموس. وفي الفتح: هذا الحديث يبطل قول محمد بنجاسة عين الفيل.

تیسری نوع: بری حیوانات سے حاصل شدہ خام مال کی وصولی و فراہمی

Supply & Handling of Land Animals based Raw Material for Animal Feeds

شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال بری حیوانات سے حاصل شدہ، درجِ ذیل قسم کا خام مال (Raw Material)، ہر حالت میں، اصلی (Raw Form) ہو یا کسی بھی حد تک تیار شدہ (Processed Form) ہو، خالص ہو یا مخلوط (Mix)، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک جائز اور حلال ہے:

حیوانات کی خوراک کے لیے حلال گوشت وغیرہ کی سپلائی جائز ہے:

Halaal Meat etc. Supply for Animal Feeds

(12) **شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال بری حیوانات** کے سات ناجائز اجزاء کے علاوہ گوشت، چربی، ہڈیاں، کھال وغیرہ سمیت باقی تمام اجزاء، یا ان سے حاصل شدہ، ہر قسم کے خام مال (Raw Material) کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، کاروبار (Business) اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز اور حلال ہے۔ (103)

---

103 تحفة الفقهاء (3/ 69):وعن مجاهد أنه قال كره رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة من الشاة المذبوحة الذكر والأنثيين والقبل والغدد والمثانة والمرارة والدم

حیوانات کی خوراک کے لیے شرعی حلال ذبیحہ کے خون کے علاوہ باقی چھ ناجائز اجزاء کی وصولی و فراہمی جائز ہے:

Animal Haraam Parts Supply for Animal Feeds

(13) شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کے سات ناجائز اجزاء میں خون کے علاوہ باقی چھ اجزاء یا ان سے حاصل شدہ، ہر قسم کے خام مال (Raw Material) کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، کاروبار (Business) اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز اور حلال ہے۔ (104)

---

104 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 61)

[فصل في بيان ما يحرم أكله من أجزاء الحيوان المأكول]

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 749)

(قوله كره تحريما) لما روى الأوزاعي عن واصل بن أبي جميلة عن مجاهد قال: «كره رسول الله – صلى الله عليه وسلم – من الشاة الذكر والأنثيين والقبل والغدة والمرارة والمثانة والدم» ، قال أبو حنيفة: الدم حرام وأكره الستة، وذلك لقوله عز وجل– {حرمت عليكم الميتة والدم} [المائدة: 3]– الآية فلما تناوله النص قطع بتحريمه وكره ما سواه، لأنه مما تستخبثه الأنفس، وتكرهه وهذا المعنى سبب الكراهية – لقوله تعالى – {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157]– زيلعي. وقال في البدائع آخر كتاب الذبائح: وما روي عن مجاهد فالمراد منه كراهة التحريم بدليل أنه جمع بين الستة وبين الدم في الكراهة

التاج والإكليل لمختصر خليل (4/ 341)

ورأيت لابن الجماعة: اختلف في شق القلب والكبد والطحال والمرة والكلوة والأنبولة والدوارة والمبعر والكرش والرئة قال: والظاهر أنها لا تمنع الذكاة، ومن نوازل البرزلي قال ابن غلاب: تكره الذبيحة بثمان: شق القلب والكبد والطحال والكلوة والأنبولة والمنحر والدوارة والمرة، فما كثر شقه كراهته تحريم وإلا فتنزيه، ومن كتب الطب قال بقراط: من انخرقت كبده مات (وفري ودج)

حیوانات کی خوراک کے لیے حرام خون کی وصولی وفراہمی جائز نہیں:

Blood Supply for Animal Feeds

(14) تمام بری وبرمائی جانوروں (حلال ہوں یا حرام، شرعی طریقہ پر ذبح شدہ ہوں یا غیر شرعی طریقہ پر) کی رگوں سے نکلنے والا بہتا ہوا خون بالاجماع ناپاک اور حرام ہے، لہٰذا خالص خون کی بیع ناجائز ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ (105)

(15) تمام جانوروں کی رگوں سے نکلنے والا بہتا ہوا خالص خون کی بطورِ خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز نہیں۔ (106)

(16) تمام جانوروں کی رگوں سے نکلنے والا بہتا ہوا خالص خون اگر کسی پاک چیز کے ساتھ خود مخلوط (Mix) ہو جائے۔ (107) یا بہتا ہوا خالص خون اگر سپلائی سے پہلے کسی

---

105 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 749)
والدم المسفوح محرم ، ایضاً حوالہ جاتِ سابقہ

106 البناية شرح الهداية (9/ 226) : كل عقد لا يجوز للموكل أن يباشره بنفسه لا يجوز للموكل أن يباشره له كما وكله ببيع الدم والميتة.
الكافي في فقه الإمام أحمد (2/ 6): ولا يجوز بيع الدم، ولا السرجين النجس، لأنه مجمع على تحريمه، ونجاسته، أشبه الميتة. ولا يجوز بيع شحم الميتة، لأنه منها.

107 المبسوط للسرخسي (10/ 198)

پاک چیز کے ساتھ قصداً ملایا گیا، تو اس طرح خون کا ملانا ایک ناجائز عمل ہے جس کا گناہ ہو گا،(108) البتہ اگر اس میں مخلوط چیز میں پاک چیز غالب ہو اور خون مغلوب ہو تو ایسا مخلوط خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید و فروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال کی حد تک جائز اور حلال ہے۔(109)

فأما إذا كان الغالب هو الزيت فليس له أن يتناول شيئا منه في حالة الاختيار لأن ودك الميتة وإن كان مغلوبا مستهلكا حكما فهو موجود في هذا المحل حقيقة، وقد تعذر تمييز الحلال من الحرام، ولا يمكنه أن يتناول جزءا من الحلال إلا بتناول جزء من الحرام وهو ممنوع شرعا من تناول الحرام، ويجوز له أن ينتفع بها من حيث الاستصباح ودبغ الجلود بها فإن الغالب هو الحلال فالانتفاع إنما يلاقي الحلال مقصودا

108 فتح القدير للكمال ابن الهمام (10/ 96)

الانتفاع بالنجس حرام

فتح القدير للكمال ابن الهمام (10/ 113)

الخنزير مخصوص من النص المذكور بالعقل؛ لأنه نجس العين، والعقل يدل على عدم جواز الانتفاع بالنجس، وقد عرف في علم الأصول أن النص الذي خص منه شيء بالعقل لا يصير ظنيا بل يكون قطعيا لكونه في حكم الاستثناء، وقد أشار إليه المصنف بقوله فيما بعد: والخنزير مستثنى؛ لأنه نجس العين ولا يجوز الانتفاع به

109 المحيط البرهاني في الفقه النعماني (5/ 420)

(17) شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کی رگوں سے نکلنے والے بہتے ہوئے خون کے علاوہ باقی خون ضرورت اور حرج کی وجہ سے پاک ہے، جیسے حلال گوشت کے اندر بھی کچھ نہ کچھ خون باقی رہتا ہے، لہٰذا ایسا خون کسی پاک چیز کے تابع ہو کر بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے کمائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (110)

والزيت إذا اختلط به ودك الميتة إن كانت الغلبة للحرام أو كانا على السواء لا يجوز الانتفاع به بوجه من الوجوه، وإن كانت الغلبة للزيت لا يحل الأكل، ويحل ما عداه من الاستعمال، ودبغ الجلد به والبيع شرط أن يبين عنده.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 736)

(قوله تحرى وأكل) لأن للغالب حكم الكل، وكذا الزيت لو اختلط مع ودك الميتة أو الخنزير لا ينتفع به على كل حال إلا إذا غلب الزيت، لكن لا يحل أكله بل يستصبح به أو يبيعه مع بيان عيبه أو يدبغ به الجلود ويغسلها لأن المغلوب تبع للغالب ولا حكم للتبع

110 درر الحكام شرح غرر الأحكام (1/ 15)

(وما ليس بحدث) من قيء ونحوه (ليس بنجس) أما القيء فلما عرفت أن قليله يخرج من أعلى المعدة وهو ليس بمحل النجاسة وأما الدم فلأن قليله غير مسفوح فلا يكون محرما للآية فلا يكون نجسا وأما حرمة غير المسفوح في الآدمي بناء على حرمة لحمه فلا يوجب نجاسة إذ هذه الحرمة للكرامة لا للنجاسة فغير المسفوح في الآدمي يكون على طهارته الأصلية مع كونه محرما.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 121)

{أو دما مسفوحا} [الأنعام: 145] فغير المسفوح لا يكون محرما فلا يكون نجسا والدم الذي لم يسل عن رأس الجرح دم غير مسفوح فلا يكون نجسا فإن قيل هذا فيما يؤكل لحمه أما فيما لا يؤكل كالآدمي فغير المسفوح حرام أيضا فلا يمكن الاستدلال بحله على طهارته قلت لما حكم بحرمة المسفوح بقي غير المسفوح على أصله، وهو الحل ويلزم منه الطهارة سواء كان فيما يؤكل لحمه أو لا

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 154)

والحاصل كما في الحلبي أن في نجاسة غير المسفوح اختلافا والذي مشى عليه قاضيخان وكثير أنه طاهر وليس فيه رواية صريحة عن الأئمة الثلاثة بل قد تؤخذ الطهارة من عدم نقض الوضوء بالدم غير السائل وأن ما ليس بحدث ليس بنجس وأمر الاحتياط بعد ذلك غير خفي اهـ

بداية المجتهد ونهاية المقتصد (3/ 19)

والسفح المشترط في حرمية الدم إنما هو دم الحيوان المذكى، أعني أنه الذي يسيل عند التذكية من الحيوان الحلال الأكل. وأما أكل دم يسيل من الحيوان الحي فقليله وكثيره حرام، وكذلك الدم من الحيوان المحرم الأكل، وإن ذكي فقليله وكثيره حرام، ولا خلاف في هذا.

الذخيرة للقرافي (1/ 185)

والدم المسفوح نجس إجماعا وغير المسفوح طاهر على الأصح بقوله تعالى {أو دما مسفوحا} فمفهومه أن ما ليس بمسفوح مباح الأكل فيكون طاهرا

مواهب الجليل في شرح مختصر خليل (1/ 96)

(الثاني) : الدم الذي يخرج من قلب الشاة إذا شق هل هو مسفوح، أو غير مسفوح لم أر فيه نصا والذي يفهم من كلام البرزلي واللخمي أنه من غير المسفوح فتأمله.

الشرح الكبير للشيخ الدردير وحاشية الدسوقي (1/ 52): ومن ثمرات طهارة غير المسفوح أنه إذا أصاب الثوب منه أكثر من درهم لا يؤمر بغسله وتجوز الصلاة به

حاشية الصاوي على الشرح الصغير = بلغة السالك لأقرب المسالك (1/ 48)

ومن الطاهر: الدم غير المسفوح، أي الجاري من المذكى، وهو الباقي بالعروق، أو في قلب الحيوان أو ما يرشح من اللحم لأنه كجزء المذكى.

الموسوعة الفقهية الكويتية (9/ 147)

ولا ينعقد بيع الدم المسفوح، لقوله تعالى: {أو دما مسفوحا} والتقييد بالمسفوحية مخرج ما سواه، فإنه يجوز بيعه، كالكبد والطحال ، وقد استثنيا من تحريم الدم، بحديث {أحلت لنا ميتتان ودمان} .

. . " الآنف الذكر، ولا خلاف في ذلك، وصرح ابن المنذر والشوكاني بإجماع أهل العلم على تحريم بيعه.

وعلة تحريم بيع الميتة والدم ونحوهما عند الحنفية انتفاء المالية، وعند الآخرين نجاسة العين .

(18) شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کے سات ناجائز اجزاء کے علاوہ باقی آلائشیں مثلاً آنتیں اور اوجھڑی وغیرہ حلال ہے، ایسی آلائشیں کو اگر نجاست سے پاک یا کم از کم خالی کیا جائے تو ایسی آلائشیں ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے بطورِ خام مال (Raw Material) وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز ہے۔ (111)

---

111 كنز الدقائق (ص: **334**) الكبد والكرش لحم

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (**4/ 91**)

(قوله والزائد بالسقط) قال الكمال والمراد بالسقط ما لا يطلق عليه اسم اللحم كالكرش والمعلاق والجلد والأكارع اهـ

العناية شرح الهداية (**7/ 27**)، البناية شرح الهداية (**9/ 269**)، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (**6/ 31**)، المحيط البرهاني في الفقه النعماني (**1/ 481**)، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (**3/ 58**)

الدر المختار شرح تنوير الأبصار (ص: **33**) (وكل إهاب) ومثله المثانة والكرش.

المدونة (**3/ 156**)

قلت: فالكرش والكبد والقلب والرئة والطحال والكليتان والحلقوم والشحم أهذا كله عندك بمنزلة اللحم لا يصلح منه واحد باثنين باللحم؟ قال: نعم. قلت: وهذا قول مالك؟ قال: نعم.

أسنى المطالب في شرح روض الطالب (**4/ 265**)

والظاهر أن الكرش والكبد والرئة والقلب والمخ والدماغ ونحوها من أجزائها في حكم اللحم هنا

الكافي في فقه الإمام أحمد (**2/ 34**) واللحم والشحم والكبد والطحال والرئة والكلية والقلب والكرش أجناس، لأنها مختلفة في الاسم والخلقة.

الشرح الكبير على متن المقنع (**11/ 229**)

(القسم الثاني الأسماء الحقيقية، فإذا حلف لا يأكل اللحم فأكل الشحم أو المخ أو الكبد أو الطحال أو القلب أو الكرش أو المصران أو الألية أو الدماغ أو القانصة لم يحنث) وجملة ذلك أن الحالف على

(19) شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کے سات ناجائز اجزاء کے علاوہ باقی آلائشیں مثلاً آنتیں، اوجھڑی وغیرہ بغیر صاف کیے اگر دوسری پاک چیزوں کے ساتھ مخلوط (Mix) ہو جائے اور ان میں پاک چیزیں غالب ہوں اور نجاست مغلوب ہو تو حیوانات کی خوراک میں اس کا استعمال جائز ہے۔

(20) خنزیر کے علاوہ شرعی طریقے پر ذبح شدہ دیگر حرام حیوانات کے ناپاک اجزاء کے علاوہ باقی تمام اجزاء احناف کے نزدیک پاک ہو جاتے ہیں لہٰذا حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی و فراہمی ، کاروبار اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جائز ہے۔ (112)

أكل اللحم لا يحنث بأكل ما ليس بلحم من الشحم والمخ وهو الذي في العظام والدماغ وهو الذي في الرأس في قحفه ولا الكبد والطحال والرئة والقلب والكرش والمصران والقانصة ونحوها،
بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (3/ 58)

112 كنز الدقائق (ص: 601) وذبح ما لا يؤكل لحمه يطهر لحمه وجلده إلا الآدمي والخنزير
البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (8/ 196) (وذبح ما لا يؤكل لحمه يطهر لحمه وجلده إلا الآدمي والخنزير)
حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء (1/ 101)
فإن ذبح ما لا يؤكل لحمه نجس بذبحه كما ينجس بموته وقال أبو حنيفة ومالك يطهر بالذبح إلا الخنزير والآدمي
المغني لابن قدامة (1/ 52)
(81) فصل: وإذا ذبح ما لا يؤكل لحمه كان جلده نجسا. وهذا قول الشافعي. وقال أبو حنيفة، ومالك: يطهر؛ لقول النبي – صلى الله عليه وسلم –: «دباغ الأديم ذكاته.» أي: كذكاته، فشبه الدبغ بالذكاة، والمشبه به أقوى من المشبه، فإذا طهر الدبغ مع ضعفه فالذكاة أولى؛ ولأن الدبغ يرفع العلة بعد وجودها، والذكاة تمنعها، والمنع أقوى من الرفع. ولنا أن النبي – صلى الله عليه وسلم –

(21) شرعی طریقے پر ذبح شدہ "جلالہ" حیوانات کے ناپاک اجزاء(خون) کے علاوہ باقی تمام اجزاء احناف ومالکیہ کے نزدیک حیوانات کی خوراک کے لیے استعمال جائز ہے۔

(22) مردار جلالہ کا وہی حکم ہے جو دیگر مردار جانوروں کا ہے۔

حیوانات کی خوراک کے لیے خنزیر یا اس کے اجزاء کی وصولی وفراہمی:

Pork Supply for Animal Feeds

(23) خنزیر اور اس کے تمام اجزاء کسی بھی حالت میں بالاجماع ناپاک اور حرام ہیں ، لہٰذا خالص خنزیر اور اس کے کسی بھی جزء کی خرید وفروخت اور اس کی کمائی حرام ہے۔ (113)

«نهى عن افتراش جلود السباع، وركوب النمور» وهو عام في المذكى وغيره؛ ولأنه ذبح لا يطهر اللحم، فلم يطهر الجلد، كذبح المجوسي. أو ذبح غير مشروع، فأشبه الأصل،

113 صحيح البخاري (3/ 84)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه: سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة والخنزير والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنها يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس؟ فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود إن الله لما حرم شحومها جملوه، ثم باعوه، فأكلوا ثمنه»

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 143)، (5/ 305)

ولا ينعقد بيع الخنزير من المسلم؛ لأنه ليس بمال في حق المسلمين فأما أهل الذمة فلا يمنعون من بيع الخمر، والخنزير

الكافي في فقه أهل المدينة (2/ 675) بيع الخنزير حرام وثمنه حرام

(24) خنزیر اور اس کے تمام اجزاء کسی بھی حالت میں بطورِ خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) حرام ہے۔(114)

(25) ناپاک چیزیں انقلابِ ماہیت کے بعد احناف کے نزدیک پاک ہو جاتی ہیں لہٰذا ایسی حالت میں ان کا بطورِ خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید و فروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) درست ہے۔ (115)

المجموع شرح المهذب (14/ 283)

المغني لابن قدامة (4/ 192)فصل: ولا يجوز بيع الخنزير، ولا الميتة، ولا الدم

الشرح الممتع على زاد المستقنع (12/ 276)

الموسوعة الفقهية الكويتية (20/ 35)أجمع الفقهاء على عدم صحة بيع الخنزير وشرائه

114 ایضاً حواله باله

115 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 315)(قوله: وقلب العين) كانقلاب الخنزير ملحا كما سيأتي متنا

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 316)

ذكر هذه المسألة العلامة قاسم في فتاواه، وكذا ما سيأتي متنا وشرحها من مسائل التطهير بانقلاب العين، وذكر الأدلة على ذلك بما لا مزيد عليه، وحقق ودقق كما هو دأبه – رحمه الله تعالى –، فليراجع.

ثم هذه المسألة قد فرعوها على قول محمد بالطهارة بانقلاب العين الذي عليه الفتوى واختاره أكثر المشايخ خلافا لأبي يوسف كما في شرح المنية والفتح وغيرهما. وعبارة المجتبى: جعل الدهن النجس في صابون يفتى بطهارته؛ لأنه تغير والتغير يطهر عند محمد ويفتى به للبلوى. اهـ. وظاهره أن دهن

الميتة كذلك لتعبيره بالنجس دون المتنجس إلا أن يقال هو خاص بالنجس؛ لأن العادة في الصابون وضع الزيت دون بقية الأدهان تأمل، ثم رأيت في شرح المنية ما يؤيد الأول حيث قال: وعليه يتفرع ما لو وقع إنسان أو كلب في قدر الصابون فصار صابونا يكون طاهرا لتبدل الحقيقة. اهــ.

ثم اعلم أن العلة عند محمد هي التغير وانقلاب الحقيقة وأنه يفتى به للبلوى كما علم مما مر، ومقتضاه عدم اختصاص ذلك الحكم بالصابون، فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى عامة، فيقال: كذلك في الدبس المطبوخ إذا كان زبيبه متنجسا ولا سيما أن الفأر يدخله فيبول ويبعر فيه وقد يموت فيه، وقد بحث كذلك بعض شيوخ مشايخنا فقال: وعلى هذا إذا تنجس السمسم ثم صار طحينة يطهر، خصوصا وقد عمت به البلوى وقاسه على ما إذا وقع عصفور في بئر حتى صار طينا لا يلزم إخراجه لاستحالته.

قلت: لكن قد يقال: إن الدبس ليس فيه انقلاب حقيقة؛ لأنه عصير جمد بالطبخ؛ وكذا السمسم إذا درس واختلط دهنه بأجزائه ففيه تغير وصف فقط؛ كلبن صار جبنا، وبر صار طحينا، وطحين صار خبزا؛ بخلاف نحو خمر صار خلا وحمار وقع في مملحة فصار ملحا، وكذا دردي خمر صار طرطيرا وعذرة صارت رمادا أو حمأة، فإن ذلك كله انقلاب حقيقة إلى حقيقة أخرى لا مجرد انقلاب وصف كما سيأتي – والله أعلم –

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 327)

وهذا قول محمد، وذكر معه في الذخيرة والمحيط أبا حنيفة حلية. قال في الفتح: وكثير من المشايخ اختاروه، وهو المختار؛ لأن الشرع رتب وصف النجاسة على تلك الحقيقة وتنتفي الحقيقة بانتفاء بعض أجزاء مفهومها فكيف بالكل؟ فإن الملح غير العظم واللحم، فإذا صار ملحا ترتب حكم الملح. ونظيره في الشرع النطفة نجسة وتصير علقة وهي نجسة وتصير مضغة فتطهر، والعصير طاهر فيصير خمرا فينجس ويصير خلا فيطهر، فعرفنا أن استحالة العين تستتبع زوال الوصف المرتب عليها. اهــ.

[تنبيه] يجوز أكل ذلك الملح والصلاة على ذلك الرماد كما في المنية وغيرها، وما فيها من أنه لو وقع ذلك الرماد في الماء فالصحيح أنه ينجس فليس بصحيح إلا على قول أبي يوسف .

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 735)

(قوله والحرق كالغسل) لأن النار تأكل ما فيه من النجاسة حتى لا يبقى فيه شيء، أو تحيله فيصير الدم رمادا فيطهر بالاستحالة، ولهذا لو أحرقت العذرة وصارت رمادا طهرت للاستحالة، كالخمر

حیوانات کی خوراک کے لیے ہڈیوں کی وصولی و فراہمی:

Bones Supply for Animal Feeds

(26) شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کی ہڈیاں پاک ہیں، لہٰذا ایسی تمام ہڈیاں یا ان سے حاصل شدہ، ہر قسم کا خام مال (Raw Material)، ہر حالت میں، اصلی (Raw Form) ہو یا کسی بھی حد تک تیار شدہ (Processed Form) ہو، خالص ہو یا مخلوط (Mix)، ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک جائز اور حلال ہے۔

(27) احناف کے نزدیک خنزیر کے علاوہ شرعی طریقے پر ذبح شدہ دیگر حرام حیوانات کی ہڈیاں بھی پاک ہیں، لہٰذا حیوانات کی خوراک کے لیے ان کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی جائز ہے۔

نوٹ: مردار کی ہڈیوں کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

إذا تخللت، وكالخنزير إذا وقع في المملحة وصار ملحا. وعلى هذا قالوا: إذا تنجس التنور يطهر بالنار حتى لا يتنجس الخبز.

نوٹ: مذکورہ بالا مختلف صورتوں میں جہاں ناپاک کے ساتھ پاک چیز ملانے کا ذکر ہے اس میں پاک چیز سے مراد ایسی چیز ہے جس کی مارکیٹ میں کوئی قدروقیمت (Value) ہو، محض حیلہ کرنا جائز نہیں۔

حیوانات کی خوراک کے لیے مردار کی مختلف اجزاء کی وصولی وفراہمی:

Carrion Supply for Animal Feeds

(28) اصطلاحِ شریعت میں بالاجماع لغوی اور اصطلاحی حقیقت کے اعتبار سے "میتۃ "یعنی مردار اس جانور کو کہتے ہیں جو اپنی موت خود مر جائے یا کوئی اس کو ذبح تو کرے مگر ذبح کا یہ عمل شرعی شرائط پر پورا نہ اترتا ہو۔ (116)

(29) مردار بالاتفاق ناپاک اور حرام ہے، خواہ مردار جانور حلال ہوں یا حرام، لہٰذا مردار کی بیع ناجائز ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے۔

(30) مردار کے وہ اجزاء جن میں حیات کے اثرات وعلامات نہیں پائی جاتیں، احناف کے نزدیک پاک ہیں، مثلاً ہڈیاں، بال، سینگ وغیرہ (117)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 206) وفي القهستاني: الميتة ما زالت روحه بلا تذكية

[117] الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار (ص: 33)

(وشعر الميتة) غير الخنزير على المذهب (وعظمها وعصبها) على المشهور (وحافرها وقرنها) الخالية عن الدسومة، وكذا كل ما لا تحله الحياة حتى الانفحة واللبن على الراجح

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 206)

(قوله وشعر الميتة إلخ) مع ما عطف عليه خبره قوله الآتي طاهر لما مر من حديث الصحيحين، من قوله – عليه الصلاة والسلام – في شاة ميمونة «إنما حرم أكلها» وفي رواية «لحمها» فدل على أن ما عدا اللحم لا يحرم فدخلت الأجزاء المذكورة، وفيها أحاديث أخر صريحة في البحر وغيره، ولأن

(31) مردار کے ان اجزاء کے علاوہ، جن میں حیات کے اثرات وعلامات نہیں پائی جاتیں، باقی اجزاء کی بطورِ خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید و فروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) ناجائز ہے۔(118)

(32) مردار کے ناپاک اجزاء اگر کسی پاک چیز کے ساتھ از خود مخلوط (Mix) ہو جائے،(119) یا مردار کے ناپاک اجزاء اگر سپلائی سے پہلے کسی پاک چیز کے ساتھ

المعهود فيها قبل الموت الطهارة فكذا بعده؛ لأنه لا يحلها. وأما قوله تعالى {من يحيي العظام} [يس: 78] الآية، فجوابه مع تعريف الموت بأنه وجودي أو عدمي. أطال فيه صاحب البحر فراجعه، وذكر ذلك في بحث المياه لإفادة أنه إذا وقع فيها لا ينجسها. وفي القهستاني: الميتة ما زالت روحه بلا تذكية -----(قوله الخالية عن الدسومة) قيد للجميع كما في القهستاني، فخرج الشعر المنتوف وما بعده إذا كان فيه دسومة (قوله وكذا كل ما لا تحله الحياة) وهو ما لا يتألم الحيوان بقطعه كالريش والمنقار والظلف

البحر الرائق (1/ 112)، تبيين الحقائق (1/ 26)

118 صحيح البخاري (3/ 84)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه: سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة والخنزير والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنها يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس؟ فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود إن الله لما حرم شحومها جملوه، ثم باعوه، فأكلوا ثمنه»

119 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 736)

(قوله تحرى وأكل) لأن للغالب حكم الكل، وكذا الزيت لو اختلط مع ودك الميتة أو الخنزير لا ينتفع به على كل حال إلا إذا غلب الزيت، لكن لا يحل أكله بل يستصبح به أو يبيعه مع بيان عيبه أو يدبغ به الجلود ويغسلها لأن المغلوب تبع للغالب ولا حكم للتبع

قصداً ملائے گئے، تو اس طرح کا مردار کے ناپاک اجزاء کا ملانا ایک ناجائز عمل ہے جس کا گناہ ہو گا، البتہ اگر اس میں مخلوط چیز میں پاک چیز غالب ہو اور مردار کے ناپاک اجزاء مغلوب ہوں، تو ایسا مخلوط خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی و فراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید و فروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) خرید و فروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال (Raw Material) کی حد تک جائز ہے۔(120)

(33) مردار کے ناپاک اجزاء اگر کسی پاک چیز کے ساتھ مخلوط (Mix) ہو جائے اور اس میں مردار کے ناپاک اجزاء غالب ہوں اور پاک چیز مغلوب ہو تو حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی ترسیل، استعمال، اس کی خرید و فروخت اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) ناجائز ہے۔(121)

نوٹ: نجس و متنجس کی تفصیل اور مردار کے بارے میں فقہی عبارات پہلے ذکر کی جاچکی ہے۔

---

120 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ **308**)
الزيت إذا خالطه ودك الميتة والزيت غالب لا يؤكل وينتفع به في غير الأكل

121 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ **736**) (قوله تحرى وأكل) لأن للغالب حكم الكل، وكذا الزيت لو اختلط مع ودك الميتة أو الخنزير لا ينتفع به على كل حال إلا إذا غلب الزيت

حیوانات کی خوراک کے لیے مردار سے حاصل شدہ پنیر مایہ کی وصولی وفراہمی:

Carrion Rennet Supply for Animal Feeds

(34) فقہ مالکی اور فقہ شافعی کے جمہور فقہاء کرام اور فقہ حنبلی کے ظاہر مذہب کے مطابق مردار سے حاصل شدہ انفحۃ (rennet) نجس ہے، اور اس سے حاصل شدہ پنیر (Chees) نجس ہے، اور اس کا کھانا حلال نہیں۔ لہٰذا ان حضرات کے نزدیک مردار سے حاصل شدہ انفحۃ کا خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز نہیں۔

(35) امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کی رائے کے مطابق حلال غیر مذبوحہ جانور سے حاصل شدہ انفحۃ (rennet) اگر مائع حالت میں ہے تو نجس ہے، اور اس سے حاصل شدہ پنیر (Chees) بھی نجس اور حرام ہے، اور اس کا کھانا حلال نہیں۔ لہٰذا ان حضرات کے نزدیک مردار سے حاصل شدہ مائع حالت میں انفحۃ کا خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز نہیں۔

(36) صاحبین کے نزدیک حلال غیر مذبوحہ جانور سے ٹھوس (Solid) حالت میں حاصل شدہ انفحہ (rennet) کا ظاہری حصہ دھونے کے بعد پاک اور حلال ہے۔ لہٰذا حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی ترسیل، کاروبار اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز ہے۔

(37) امام ابو حنیفہ کے موقف نیز امام احمد بن حنبل کی ایک روایت کے مطابق جس کو علامہ ابنِ تیمیہؒ نے راجح قرار دیا ہے، کے مطابق حلال غیر مذبوحہ جانور سے حاصل شدہ انفحہ (rennet) مائع اور ٹھوس دونوں حالتوں میں پاک اور حلال ہے، لہٰذا ان حضرات کے نزدیک مردار سے حاصل شدہ انفحہ کا خام مال (Raw Material) ہر قسم کی حیوانات کی خوراک کے لیے اس کی ترسیل (Supply)، کاروبار (Business) اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز ہے۔ (122)

---

[122] بدائع الصنائع 1/ 63 ط المكتبة العلمية ــ بيروت

(وأما) الذي له دم سائل فلا خلاف في الأجزاء التي فيها دم من اللحم والشحم والجلد ونحوها أنها نجسة؛ لاحتباس الدم النجس فيها، وهو الدم المسفوح. (وأما) الأجزاء التي لا دم فيها فإن كانت صلبة كالقرن والعظم والسن والحافر، والخف والظلف والشعر والصوف، والعصب والإنفحة الصلبة، فليست بنجسة عند أصحابنا.

بدائع الصنائع 5/ 43 ط المكتبة العلمية ــ بيروت

ولو ماتت شاة وخرج من ضرعها لبن يؤكل عند أبي حنيفة، وعند أبي يوسف ومحمد لا يؤكل وهو قول الشافعي – رحمهم الله – جميعا إلا أن عند الشافعي لا يؤكل لكونه ميتة وعندهما لا يؤكل لنجاسة الوعاء ولأبي حنيفة عليه الرحمة قوله تبارك وتعالى {وإن لكم في الأنعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه من بين فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربين} [النحل: 66] والاستدلال بالآية من وجوه: أحدها: أنه وصفه بكونه خالصا فيقتضي أن لا يشوبه شيء من النجاسة، والثاني: أنه سبحانه وتعالى

وصفه بكونه سائغا للشاربين والحرام لا يسوغ للمسلم، والثالث: أنه سبحانه وتعالى من علينا بذلك إذ الآية خرجت مخرج المنة، والمنة بالحلال لا بالحرام وعلى هذا الخلاف الإنفحة إذا كانت مائعة وإن كانت صلبة فعند أبي حنيفة – رحمه الله –: تؤكل وتستعمل في الأدوية كلها وعندهما يغسل ظاهرها وتؤكل، وعند الشافعي لا تؤكل أصلا.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (1/ 26) ، ط دار الكتاب الإسلامي

أحكام القرآن للجصاص 1/ 168 ط دار الفكر

باب منفحة الميتة ولبنها:قال أبو حنيفة: لبن الميتة وإنفحتها طاهران لا يلحقهما حكم النجاسة. وقال أبو يوسف ومحمد والثوري: يكره اللبن لأنه في وعاء نجس، وكذلك الإنفحة إذا كانت مائعة، فإن كانت جامدة فلا بأس. وقالوا جميعا في البيضة إذا كانت من دجاجة ميتة: فلا بأس بها. وقال مالك وعبد الله بن الحسن والشافعي: لا يحل اللبن في ضروع الميتة. وقال الليث بن سعد: لا تؤكل البيضة التي تخرج من دجاجة ميتة. وقال عبد الله بن الحسن: أكره أن أرخص فيها.

نهاية المحتاج 1 / 227 ط مصطفى الحلبي 1357هـ

والإنفحة طاهرة وهي لبن في جوف نحو سخلة في جلدة تسمى إنفحة أيضا إن كانت من مذكاة لم تطعم غير اللبن، ----- نعم يعفى عن الجبن المعمول بالإنفحة من حيوان تغذى بغير اللبن لعموم البلوى به في هذا الزمان كما أفتى به الوالد – رحمه الله تعالى –، إذ من القواعد أن المشقة تجلب التيسير وأن الأمر إذا ضاق اتسع، وقد قال تعالى {وما جعل عليكم في الدين من حرج} [الحج: 78] .

المغني لإبن قدامة 1/ 54، 55 ط مكتبة القاهرة

فصل: ولبن الميتة وإنفحتها نجس في ظاهر المذهب. وهو قول مالك، والشافعي، وروي أنها طاهرة، وهو قول أبي حنيفة، وداود؛ لأن الصحابة – رضي الله عنهم – أكلوا الجبن لما دخلوا المدائن، وهو يعمل بالإنفحة، وهي تؤخذ من صغار المعز، فهو بمنزلة اللبن، وذبائحهم ميتة.

مجموع فتاوى ابن تيمية 21 / 531ط الرياض

وسئل شيخ الإسلام رحمه الله : عن الجبن الإفرنجي والجوخ هل هما مكروهان أو قال أحد من الأئمة ممن يعتمد قوله إنهما نجسان وأن الجبن يدهن بدهن الخنزير وكذلك الجوخ

فأجاب الحمد لله أما الجبن المجلوب من بلاد الإفرنج فالذين كرهوه ذكروا لذلك سببين أحدهما أنه يوضع بينه شحم الخنزير إذا حمل في السفن والثاني أنهم لا يذكون ما تصنع منه الأنفحة بل يضربون

قولِ راجح: کسی بھی حلال مذبوحہ جانور سے حاصل شدہ انفحہ (rennet) اور اس سے بننے والا پنیر حلال ہے اس کے علاوہ کسی حرام، مردار یا غیر شرعی مذبوحہ جانور سے حاصل شدہ انفحہ (rennet) کا ستعمال درست نہیں۔(123)

رأس البقر ولا يذكونه فأما الوجه الأول فغايته أن ينجس ظاهر الجبن فمتى كشط الجبن أو غسل طهر ----- وأما الوجه الثاني فقد علم أنه ليس كل ما يعقرونه من الأنعام يتركون ذكاته بل قد قيل إنهم إنما يفعلون هذا بالبقر وقيل أنهم يفعلون ذلك حتى يسقط ثم يذكونه ومثل هذا لا يوجب تحريم ذبائحهم بل إذا اختلط الحرام بالحلال في عدد لا ينحصر كاختلاط أخته بأهل بلد واختلاط الميتة والمغصوب بأهل بلدة لم يوجب ذلك تحريم ما في البلد كما إذا اختلطت الأخت بالأجنبية والمذكى بالميت فهذا القدر المذكور لا يوجب تحريم ذبائحهم المجهولة الحال وبتقدير أن يكون الجبن مصنوعا من أنفحة ميتة فهذه المسألة فيها قولان مشهوران للعلماء أحدهما أن ذلك مباح طاهر كما هو قول أبي حنيفة وأحمد في إحدى الروايتين

والثاني أنه حرام نجس كقول مالك والشافعي وأحمد في الرواية الأخرى والخلاف مشهور في لبن الميتة وأنفحتها هل هو طاهر أم نجس .

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 388)

123 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 206)

(وشعر الميتة) غير الخنزير على المذهب (وعظمها وعصبها) على المشهور (وحافرها وقرنها)الخالية عن الدسومة وكذا كل ما لا تحله الحياة حتى الإنفحة واللبن على الراجح.

(قوله حتى الإنفحة) ..... يستخرج من بطن الجدي الراضع أصفر فيعصر في صوفة فيغلظ كالجبن، فإذا أكل الجدي فهو كرش.....(قوله على الراجح) أي الذي هو قول الإمام، ولم أر من صرح بترجيحه، ولعله أخذه من تقديم صاحب الملتقى له وتأخيره قولهما كما هو عادته فيما يرجحه. وعبارته مع الشرح: وإنفحة الميتة ولو مائعة ولبنها طاهر كالمذكاة خلافا لهما لتنجسهما بنجاسة المحل. قلنا نجاسته لا تؤثر في حال الحياة إذ اللبن الخارج من بين فرث ودم طاهر فكذا بعد الموت. اهـ...... وقوله لتنجسها إلخ صريح في أن جلدها نجسة، وبه صرح في الحلية حيث قال بعد التعليل المار: وقد عرف من هذا أن نفس الوعاء نجس بالاتفاق. اهـ. ولدفع هذا الوهم غير العبارة في

حیوانات کی خوراک کے لیے حلال جانور کے مردار سے حاصل شدہ دودھ کی ترسیل، کاروبار اور اس کی آمدنی کا شرعی حکم:

Carrion Milk Supply for Animal Feeds

(38) امام ابوحنیفہ کے موقف اور امام احمد بن حنبل کی ایک روایت کے مطابق جائز ہے۔

(39) فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی کے فقہاء کرام نیز امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کی رائے کے مطابق جائز نہیں، اور یہی قول راجح ہے۔ (124)

مواهب الرحمن فقال: وكذا لبن الميتة وإنفحتها ونجساها وهو الأظهر إلا أن تكون جامدة فتطهر بالغسل. اهـــ.

وأفاد ترجيح قولهما وأنه لا خلاف في اللبن على خلاف ما في الملتقى والشرح فافهم.

آسان فقہی مسائل: صفحہ: 478-479

مؤلف: حضرت مولانا عمر فاروق صاحب، ناشر: دار الاشاعت اردو بازار کراچی پاکستان

احسن الفتاویٰ: 8/ 115-118، سن طباعت۔ 1418ھ، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک کراچی

[124] بدائع الصنائع 5/ 43 ط المكتبة العلمية ـــ بيروت

ولو ماتت شاة وخرج من ضرعها لبن يؤكل عند أبي حنيفة، وعند أبي يوسف ومحمد لا يؤكل وهو قول الشافعي – رحمهم الله – جميعا إلا أن عند الشافعي لا يؤكل لكونه ميتة وعندهما لا يؤكل لنجاسة الوعاء ولأبي حنيفة عليه الرحمة قوله تبارك وتعالى {وإن لكم في الأنعام لعبرة نسقيكم مما في بطونه من بين فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربين} [النحل: 66]

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (1/ 26) ط دار الكتاب الإسلامي

أحكام القرآن للجصاص 1 / 168 ط دار الفكر

مجموع فتاوى ابن تيمية 21 / 102 ط الرياض

فَصْلٌ وَأَمَّا لَبَنُ الْمَيْتَةِ وَإِنْفَحَتِهَا فَفِيهِ قَوْلانِ مَشْهُورَانِ لِلْعُلَمَاءِ : أَحَدُهُمَا : أَنَّ ذَلِكَ طَاهِرٌ . كَقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَغَيْرِهِ وَهُوَ إحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ أَحْمَد . وَالثَّانِي : أَنَّهُ نَجسٌ . كَقَوْلِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالرِّوَايَةِ الأُخْرَى عَنْ أَحْمَد . وَعَلَى هَذَا النِّزَاعِ انْبَنَى نِزَاعُهُمْ فِي جُبْنِ الْمَجُوسِ فَإِنَّ ذَبَائِحَ الْمَجُوسِ حَرَامٌ عِنْدَ جَمَاهِيرِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ وَقَدْ قِيلَ : إنَّ ذَلِكَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ فَإِذَا صَنَعُوا جُبْنًا – وَالْجُبْنُ يُصْنَعُ بِالإِنْفَحَةِ – كَانَ فِيهِ هَذَانِ الْقَوْلانِ . وَالأَظْهَرُ أَنَّ جُبْنَهُمْ حَلالٌ وَأَنَّ إنْفَحَةَ الْمَيْتَةِ وَلَبَنَهَا طَاهِرٌ وَذَلِكَ لأَنَّ الصَّحَابَةَ لَمَّا فَتَحُوا بِلادَ الْعِرَاقِ أَكَلُوا جُبْنَ الْمَجُوسِ وَكَانَ هَذَا ظَاهِرًا شَائِعًا بَيْنَهُمْ وَمَا يُنْقَلُ عَنْ بَعْضِهِمْ مِنْ كَرَاهَةِ ذَلِكَ فَفِيهِ نَظَرٌ فَإِنَّهُ مِنْ نَقْلِ بَعْضِ الْحِجَازِيِّينَ وَفِيهِ نَظَرٌ . وَأَهْلُ الْعِرَاقِ كَانُوا أَعْلَمَ بِهَذَا فَإِنَّ الْمَجُوسَ كَانُوا بِبِلادِهِمْ وَلَمْ يَكُونُوا بِأَرْضِ الْحِجَازِ . وَيَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ كَانَ هُوَ نَائِبَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى الْمَدَائِنِ وَكَانَ يَدْعُو الْفُرْسَ إلَى الإِسْلامِ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ ؟ فَقَالَ : الْحَلالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عفى عَنْهُ . وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو داود مَرْفُوعًا إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَمَعْلُومٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ السُّؤَالُ عَنْ جُبْنِ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ بَيِّنٌ وَإِنَّمَا كَانَ السُّؤَالُ عَنْ جُبْنِ الْمَجُوسِ : فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يُفْتِي بِحِلِّهَا وَإِذَا كَانَ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَطَعَ النِّزَاعُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَأَيْضًا فَاللَّبَنُ وَالإِنْفَحَةُ لَمْ يَمُوتَا وَإِنَّمَا نَجَّسَهُمَا مَنْ نَجَّسَهُمَا لِكَوْنِهِمَا فِي وِعَاءٍ نَجِسٍ فَيَكُونُ مَائِعًا فِي وِعَاءٍ نَجِسٍ فَالتَّنْجِيسُ مَبْنِيٌّ عَلَى مُقَدِّمَتَيْنِ عَلَى أَنَّ الْمَائِعَ لاقَى وِعَاءً نَجِسًا وَعَلَى أَنَّهُ إذَا كَانَ كَذَلِكَ صَارَ نَجِسًا . فَيُقَالُ أَوَّلا : لا نُسَلِّمُ أَنَّ الْمَائِعَ يَنْجُسُ بِمُلاقَاةِ النَّجَاسَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ السُّنَّةَ دَلَّتْ عَلَى طَهَارَتِهِ لا عَلَى نَجَاسَتِهِ . وَيُقَالُ ثَانِيًا : إنَّ الْمُلاقَاةَ فِي الْبَاطِنِ لا حُكْمَ لَهَا كَمَا قَالَ تَعَالَى : { فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ } وَلِهَذَا يَجُوزُ حَمْلُ الصَّبِيِّ الصَّغِيرِ فِي الصَّلاةِ مَعَ مَا فِي بَطْنِهِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 389)

حیوانات کی خوراک کے لیے حلال پرندے وغیرہ کے مردار سے حاصل شدہ انڈوں کی وصولی وفراہمی، کاروبار اور آمدنی کا شرعی حکم:

Carrion Eggs Supply for Animal Feeds

(40) حنابلہ، شوافع کے مطابق حلال پرندے وغیرہ کے مردار کے پیٹ سے نکلے ہوئے انڈے کا چھلکا اگر سخت ہو، تو جائز ہے، نرم ہو تو ناجائز ہے۔

(41) فقہاء احناف کے نزدیک حلال پرندے وغیرہ کے مردار کے پیٹ سے نکلے ہوئے انڈے کا چھلکا سخت ہو چکا ہو یا نرم، جائز ہے۔

(42) فقہاء مالکیہ اور امام لیث ابن سعد کے مطابق حلال پرندے وغیرہ کے مردار سے نکلے ہوئے انڈے کا چھلکا سخت ہو چکا ہو یا نرم، جائز نہیں۔ (125)

---

125 المجموع شرح المهذب **1/ 244** ط دار الفكر

(وأما اللبن في ضرع الشاة الميتة فهو نجس لانه ملاق للنجاسة فهو كاللبن في اناء نجس وأما البيض في جوف الدجاجة الميتة فان لم يتصلب قشره فهو كاللبن وان تصلب قشره لم ينجس كما لو وقعت بيضة في شئ نجس).

المغني لابن قدامة **1\55** ط مكتبة القاهرة فصل: وإن ماتت الدجاجة، وفي بطنها بيضة قد صلب قشرها، فهي طاهرة.

أحكام القرآن للجصاص **1 / 168** ط دار الفكر

قال أبو حنيفة: لبن الميتة وإنفحتها طاهران لا يلحقهما حكم النجاسة. وقال أبو يوسف ومحمد والثوري: يكره اللبن لأنه في وعاء نجس، وكذلك الإنفحة إذا كانت مائعة، فإن كانت جامدة فلا بأس. وقالوا جميعا في البيضة إذا كانت من دجاجة ميتة: فلا بأس بها. وقال مالك وعبد الله بن الحسن والشافعي: لا يحل اللبن في ضروع الميتة. وقال الليث بن سعد: لا تؤكل البيضة التي تخرج من دجاجة ميتة. وقال عبد الله بن الحسن: أكره أن أرخص فيها.

حیوانات کی خوراک کے لیے مردار کی کھال کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی کا شرعی حکم:

Carrion Skin Supply for Animal Feeds

(43) مردار کی کھال دباغت (Tanning) سے پہلے بالاتفاق نجس ہے؛ لہٰذا جائز نہیں۔

بدائع الصنائع 5/ 43 ط المكتبة العلمية ـــ بيروت

وإذا خرجت من الدجاجة الميتة بيضة تؤكل عندنا سواء اشتد قشرها أو لم يشتد وعند الشافعي – رحمه الله – إن اشتد قشرها تؤكل وإلا فلا.(وجه) قوله أنه إذا لم يشتد قشرها فهي من أجزاء الميتة فتحرم بتحريم الميتة وإذا اشتد قشرها فقد صار شيئا آخر وهو منفصل عن الدجاجة فيحل. (ولنا) أنه شيء طاهر في نفسه مودع في الطير منفصل عنه ليس من أجزائه فتحريمها لا يكون تحريما له كما إذا اشتد قشرها.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (1/ 26) ، ط دار الكتاب الإسلامي

المجموع شرح المهذب 1/ 244 ط دار الفكر

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 389)

الكافي لابن عبد البر ص188 ط دارالكتب العلمية

ولا تؤكل بيضة أخرجت من دجاجة ميتة وكذلك لبن الميتة لأنه في ظروف نجس لأنه يموت بموت الشاة وإذا سلق بيض فوجد في بعضها فرخ لم يؤكل منه شئ لأنه نجس كله وإذا وجد في البيضة دم حرم أكلها.

المغني لابن قدامة 1\55 ط مكتبة القاهرة

وإن ماتت الدجاجة، وفي بطنها بيضة قد صلب قشرها، فهي طاهرة. وهذا قول أبي حنيفة وبعض الشافعية وابن المنذر. وكرهها علي بن أبي طالب، وابن عمر، وربيعة، ومالك، والليث، وبعض الشافعية؛ لأنها جزء من الدجاجة.

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 390)

(44) احناف کے نزدیک خنزیر (Pork) کے علاوہ دیگر تمام ایسے جانور جن کی کھالوں کی دباغت ممکن ہو، ان کی دباغت شرعاً جائز ہے؛ لہٰذا دباغت کے بعد حیوانات کی خوراک کے لیے ایسی کھال کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی احناف کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول زیادہ راجح ہے۔

(45) شوافع کے نزدیک خنزیر (Pork) اور کتے (Dog) کے علاوہ دیگر تمام ایسے جانور جن کی کھالوں کی دباغت ممکن ہو، ان کی دباغت شرعاً جائز ہے؛ لہٰذا دباغت کے بعد حیوانات کی خوراک کے لیے ایسی کھال کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی احناف کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول زیادہ راجح ہے۔ (126)

---

126 أحكام القرآن للجصاص 1 / 162 ط دار الفكر

وقد اختلف الفقهاء في حكم جلد الميتة بعد الدباغ، فقال أبو حنيفة وأصحابه والحسن بن صالح وسفيان الثوري وعبيد الله بن الحسن العنبري والأوزاعي والشافعي: يجوز بيعه بعد الدباغ والانتفاع به قال الشافعي: إلا جلد الكلب والخنزير. وأصحابنا لم يفرقوا بين جلد الكلب وغيره، وجعلوه طاهرا بالدباغ إلا جلد الخنزير خاصة. وقال مالك: ينتفع بجلود الميتة في الجلوس عليها ويغربل عليها ولا تباع ولا يصلى عليها. وقال الليث بن سعد: لا بأس ببيع جلود الميتة قبل الدباغ إذا بينت أنها ميتة.

بدائع الصنائع 1/ 85 ط المكتبة العلمية ــ بيروت (ومنها) الدباغ للجلود النجسة، فالدباغ تطهير للجلود كلها إلا جلد الإنسان والخنزير، كذا ذكر الكرخي،

المجموع شرح المهذب 1/ 217 ط دار الفكر

(كل حيوان نجس بالموت طهر جلده بالدباغ وهو ما عدا الكلب والخنزير لقوله صلى الله عليه وسلم أيما إهاب دبغ فقد طهر ولأن الدباغ يحفظ الصحة على الجلد ويصلحه للانتفاع به كالحياة ثم الحياة تدفع النجاسة عن الجلد فكذلك الدباغ: وأما الكلب والخنزير وما تولد منهما أو من أحدهما فلا يطهر جلدهما بالدباغ لأن الدباغ كالحياة ثم الحياة لا تدفع النجاسة عن الكلب والخنزير فكذلك الدباغ)

مغني المحتاج شرح منهاج الطالبين 1/ 81ط دار الفكر

(46) مالکیہ کے نزدیک کسی بھی مردار جانور کی کھال دباغت (Tanning) سے پاک نہیں ہوتی۔ حنابلہ کا مشہور موقف بھی یہی ہے۔ لہٰذا دباغت سے پہلے ہو یا دباغت کے بعد، مردار کی کھال کی دباغت، کاروبار اور آمدنی جائز نہیں۔ (127)

ولا يطهر نجس العين إلا خمر تخللت وكذا إن نقلت من شمس إلى ظل وعكسه في الأصح فإن خللت بطرح شيء فلا وجلد نجس بالموت فيطهر بدبغه ظاهره وكذا باطنه على المشهور والدبغ نزع فضوله بحريف لا شمس وتراب ولا يجب الماء في أثنائه في الأصح والمدبوغ كثوب نجس

الذخيرة للقرافي **1 / 166** ط دار الغرب الإسلامي

الفصل الأول : في الجلود ، وفي الجواهر ، ولا بد في استعمالها من طهارتها ، ولطهارتها سببان : السبب الأول : الذكاة مطهرة لسائر أجزاء الحيوان لحمه ، وعظمه ، وجلده ، وإن كان مختلفا في إباحة أكله كالحمر ، والكلاب ، والسباع على روايتي الإباحة ، والمنع لإزالة الذكاة الفضلات المستقذرة الموجبة للتنجيس على سائر الوجوه على الحيوان إلا الخنزير ----- السبب الثاني : الدباغ في الجواهر ، وهو استعمال ما فيه قبض ، وقوة على نزع الفضلات ، وهو مختلف بحسب غلظ الجلد ، ورقته ، ولينه ، وصلابته قال ابن نافع ، ولا يكفي التشميس ، وهو مطهر لجملة الجلود إلا الخنزير للآية المتقدمة.

الموسوعة الفقهية الكويتية (**39/ 390**)، (**35/ 128**)

127 حاشية الصاوي على الشرح الصغير **1 / 52** ط دار المعارف

والجلد من حي أو ميت كذلك نجس ولو دبغ، فلا يصلى به أو عليه لنجاسته. وما ورد من نحو قوله – عليه الصلاة والسلام –: «أيما إهاب أي جلد دبغ فقد طهر» فمحمول على الطهارة اللغوية لا الشرعية في مشهور المذهب؛ وبعض أهل المذهب حمله على الطهارة الشرعية حملا لألفاظ الشارع على الحقائق الشرعية، وعليه أكثر الأئمة لكنه ضعيف عندنا.

بداية المجتهد **1 / 101** ط المكتبات الأزهرية

وعن مالك في ذلك روايتان: إحداهما مثل قول الشافعي، والثانية أن الدباغ لا يطهرها، ولكن تستعمل في اليابسات. والذين ذهبوا إلى أن الدباغ مطهر اتفقوا على أنه مطهر لما تعمل فيه الذكاة من الحيوان أعني المباح الأكل واختلفوا فيما لا تعمل فيه الذكاة،

الكافي لابن عبد البر ص**188** ط دارالكتب العلمية

حیوانات کی خوراک کے لیے مردار سے حاصل شدہ ہڈی، سینگ، کھر اور ناخن وغیرہ کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی کا شرعی حکم:

Carrion Bones etc. Supply for Animal Feeds

وجلود الميتة نجسة وهي بعد الدباغ طاهرة إلا أن مالكا يجعل طهارتها مخصوصة بالانتفاع بها واستعمالها في اليابسات وفي الماء وحده دون سائر المائعات وكان يكره في خاصة نفسه استعمالها في الماء ولم يضيق ذلك على غيره ولا يجوز عنده بيعها ولا الصلاة عليها وأما غيره من أهل المدينة فإنه يذهب في طهارة جلود الميتة إذا دبغت إلى أنها طاهرة كاملة في كل شئ من البيع واستعمالها في الماء وغيره وعلى هذا أكثر أهل العلم وإليه ذهب عبد الله بن وهب لعموم قول النبي عليه السلام أيما إهاب دبغ فقد طهر وما يؤكل لحمه ما لا يؤكل سواء في طهارة جلده بالدباغ عند مالك وأكثر أصحابه.

المغني لابن قدامة 1\49–51 ط مكتبة القاهرة

مسألة، قال أبو القاسم – رحمه الله –: (وكل جلد ميتة دبغ أو لم يدبغ فهو نجس) لا يختلف المذهب في نجاسة الميتة قبل الدبغ، ولا نعلم أحدا خالف فيه، وأما بعد الدبغ فالمشهور في المذهب أنه نجس أيضا، وهو إحدى الروايتين عن مالك، ويروى ذلك عن عمر وابنه عبد الله بن عمر – رضي الله عنهما – وعمران بن حصين، وعائشة – رضي الله عنهم –. وعن أحمد رواية أخرى: أنه يطهر منها جلد ما كان طاهرا في حال الحياة.

الإنصاف للمرداوي1/ 86 ط إحياء التراث

قوله (ولا يطهر جلد الميتة يعني النجسة بالدباغ) . هذا المذهب نص عليه أحمد في رواية الجماعة. وعليه جماهير الأصحاب. وقطع به كثير منهم.

مجموع فتاوى ابن تيمية 21 / 95 ط الرياض

حديث ابن عكيم ليس فيه نهي عن استعمال المدبوغ واما الرخصة المتقدمة فقد قيل انها كانت للمدبوغ ولهذا ذهب طائفة منهم الزهري وغيره إلى جواز استعمال جلود الميتة قبل الدباغ تمسكا بقوله المطلق في حديث ميمونة وقوله انما حرم من الميتة أكلها فان هذا اللفظ يدل على التحريم ثم لم يتناول الجلد

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 390)

(47) فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی کا موقف یہ ہے کہ کوئی بھی جانور حلال ہو یا حرام، جب مردار ہو جائے تو اس کی ہڈی، سینگ، کھر اور ناخن وغیرہ نجس ہے اور ان سے کسی بھی قسم کا انتفاع (Utilization) جائز نہیں۔ لہٰذا فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی کے مطابق حیوانات کی خوراک کے لیے ان چیزوں کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی جائز نہیں۔ (128)

---

128 الإنصاف للمرداوي1/ 92 ط إحياء التراث

قوله (وعظمها، وقرنها، وظفرها: نجس) . وكذا عصبها وحافرها، يعني التي تنجس بموتها. وهو المذهب، وعليه الأصحاب عنه طاهر.---- قوله (وصوفها، وشعرها، وريشها طاهر) . وكذلك الوبر، يعني: الطاهر في حال الحياة. وهذا المذهب. وعليه جماهير الأصحاب. وقطع به أكثرهم.

الذخيرة للقرافي 1 / 183 ط دار الغرب الإسلامي

الفصل الثاني : في أجزاء الحيوان ، وقد تقدم حكم لحمه . في الجواهر : والعظم ، والقرن ، والظلف ، والسن كاللحم لحلول الحياة فيها ، وانحصار فضلاتها فيها بعد الموت ، فتكون نجسة ، وقال ابن وهب : لا تنجس بالموت لقلة فضلاتها بخلاف اللحم ، وهل تلحق أطراف القرون ، والأظلاف بأصولها ، أو بالشعور لعدم حلول الحياة فيها ، قولان . والأصواف ، والأوبار ، والشعور طاهرة ، قاله في الكتاب ، ووافقه أبو حنيفة ، وتردد قول الشافعي.

الكافي لابن عبد البر ص188 ط دارالكتب العلمية

ولا بأس بالانتفاع بشعر الميت وصوفها ولا يجوز الانتفاع بريشها ولا عصبها ولا عظمها ومن أهل المدينة من يجيز الانتفاع بمداس العاج وأمشاطه منهم عروة وابن شهاب وتحصيل مذهب مالك كراهية ذلك

بداية المجتهد 1 / 100 ط المكتبات الأزهرية

المسألة الثانية: وكما اختلفوا في أنواع الميتات كذلك اختلفوا في أجزاء ما اتفقوا عليه أنه ميتة، وذلك أنهم اتفقوا على أن اللحم من أجزاء الميتة ميتة. واختلفوا في العظام والشعر، فذهب الشافعي إلى أن العظم والشعر ميتة، وذهب أبو حنيفة إلى أنهما ليسا بميتة، وذهب مالك للفرق بين الشعر والعظم فقال: إن العظم ميتة وليس الشعر ميتة. وسبب اختلافهم: هو اختلافهم فيما ينطلق عليه

(48) فقہ حنفی کے موقف اور مالکیہ میں سے علامہ ابن وھب، اور امام احمد بن حنبل کی ایک روایت (جس کو امام ابن تیمیہؒ نے راجح قرار دیا ہے۔) کے مطابق مردار کی ہڈی، سینگ، کھر اور ناخن وغیرہ پاک ہیں اور ان سے انتفاع (Utilization) جائز

اسم الحياة من أفعال الأعضاء. فمن رأى أن النمو والتغذي هو من أفعال الحياة قال: إن الشعر والعظام إذا فقدت النمو والتغذي فهي ميتة. ومن رأى أنه لا ينطلق اسم الحياة إلا على الحس قال: إن الشعر والعظام ليست بميتة ; لأنها لا حس لها. ومن فرق بينهما أوجب للعظام الحس ولم يوجب للشعر. وفي حس العظام اختلاف، والأمر مختلف فيه بين الأطباء، ومما يدل على أن التغذي والنمو ليسا هما الحياة التي يطلق على عدمها اسم الميتة، أن الجميع قد اتفقوا على أن ما قطع من البهيمة وهي حية أنه ميتة لورود ذلك في الحديث وهو قوله – عليه الصلاة والسلام –: «ما قطع من البهيمة وهي حية فهو ميتة» ، واتفقوا على أن الشعر إذا قطع من الحي أنه طاهر، ولو انطلق اسم الميتة على من فقد التغذي والنمو لقيل في النبات المقلوع إنه ميتة، وذلك أن النبات فيه التغذي والنمو، وللشافعي أن يقول إن التغذي الذي ينطلق على عدمه اسم الموت هو التغذي الموجود في الحساس.

المجموع شرح المهذب 1/ 231 ط دار الفكر

أما قوله لأن النبي صلى الله عليه وسلم ناول أبا طلحة شعره فقسمه بين الناس فحديث صحيح رواه البخاري ومسلم أما أحكام المسألة فحاصلها أن المذهب نجاسة شعر الميتة غير الآدمي وطهارة شعر الآدمي هذا مختصر المسألة وأما بسطها فقد ذكر المصنف ثلاث طرق وهي مشهورة في المذهب قال القاضي أبو الطيب وآخرون الشعر والصوف والوبر والعظم والقرن والظلف تحلها الحياة وتنجس بالموت هذا هو المذهب وهو الذي رواه البويطي والمزني والربيع المرادي وحرملة

المغني لابن قدامة 1/ 53 ط مكتبة القاهرة

مسألة قال: (وكذلك آنية عظام الميتة) يعني: أنها نجسة، وجملة ذلك، أن عظام الميتة نجسة، سواء كانت ميتة ما يؤكل لحمه، أو ما لا يؤكل لحمه، كالفيلة، ولا يطهر بحال، وهذا مذهب مالك، والشافعي، وإسحاق.

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 392)

ہے، لہٰذا اس موقف کے مطابق حیوانات کی خوراک کے لیے ان چیزوں کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی جائز ہے۔ (129)

چوتھی قسم: حیوانات کی خوراک کے لیے مختلف قسم کی کیمیکلز ، اینٹی بائیو ٹکس وغیرہ کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی کا شرعی حکم:

Chemicals Supply for Animal Feeds

اس میں شرعی اعتبار سے دو باتیں اہم اور قابلِ غور ہیں:

---

129 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 73)

(قوله كعصبها وصوفها) أدخلت الكاف عظمها وشعرها وريشها ومنقارها وظلفها وحافرها فإن هذه الأشياء طاهرة لا تحلها الحياة فلا يحلها الموت، ويجوز بيع عظم الفيل والانتفاع به في الحمل والركوب والمقاتلة منح ملخصا ط.

بدائع الصنائع 1/ 63 : (أما) الأجزاء التي لا دم فيها فإن كانت صلبة كالقرن والعظم والسن والحافر، والخف والظلف والشعر والصوف، والعصب والإنفحة الصلبة، فليست بنجسة عند أصحابنا.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق 1/ 26 ، أحكام القرآن للجصاص 1/ 170 ط دار الفكر، الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 46)

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 142): وأما عظم الميتة وعصبها، وشعرها، وصوفها، ووبرها، وريشها، وخفها وظلفها، وحافرها فيجوز بيعها، والانتفاع بها

كنز الدقائق (ص: 421)، النهر الفائق شرح كنز الدقائق (3/ 429)

في (التجنيس) المختار للفتوى جواز بيع لحم المذبوح من السباع، وكذا الكلب والحمار لأنه طاهر وينتفع به في إطعام سنورة (كعظم الميتة) أي: كما يباع عظم الميتة وينتفع به، (و) كذا/ (عصبها وصوفها وقرنها ووبرها) وريشها ومنقارها وظلفها وحافرها لطهارتها لأن الحياة لا تحلها فلا يحلها الموت.

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 392)

(49) ایک یہ کہ حیوانات کی خوراک کے لیے کیمیکلز ، اینٹی بائیو ٹکس کی وصولی وفراہمی کا شرعی حکم ان کے ماخذ یا ذیلی اجزاء (Source/ Sub Ingredients) پر ہو گا، اگر کیمیکلز کے ذیلی اجزاء نباتات ہوں تو ان پر نباتات کے احکام جاری ہوں گے اور اگر کیمیکلز کے ذیلی اجزاء معدنیات ہوں تو ان پر معدنیات کے احکام جاری ہوں گے اور اگر کیمیکلز کے ذیلی اجزاء حیوانات ہوں تو ان پر حیوانات کے احکام جاری ہوں گے، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

(50) دوسری بات یہ کہ حیوانات کی خوراک میں شامل کی جانے والی مختلف کیمیکلز کا ضرر کا پہلو انتہائی احتیاط کا متقاضی ہے کہ ایسے کیمیکلز، ہارمونز، اینٹی بائیو ٹکس وغیرہ حیوانات اور اس کے بعد حیوانات سے حاصل ہونے والی انسانی خوراک میں ضرر کا باعث نہ ہو، اگر ایسی کوئی ضرر ہے تو نجاست وطہارت سے ہٹ کر ضرر کے شرعی احکام جاری ہوں گے، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ حیوانات کو ایسی خوراک کھلانے کا شرعی حکم چوتھے باب میں آرہا ہے۔

تیسرا باب

حیوانات کی خوراک تیاری اور اس کے کاروبار کا شرعی حکم

Processing, Manufacturing & Business of Animal Feeds

حیوانات کی خوراک تیاری اور کاروبار سے متعلق شرعی ضابطے:

حیوانات کے لیے مختلف قسم کی خوراک (Animal Feed) تیار کرنے، اور اس کا کاروبار کرنے سے متعلق وہ تمام شرعی ضابطے لاگو ہوں گے جو فصلِ اول میں ذکر کی گئی ہیں۔ جن کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

1 = **ضابطہ :** جو چیزیں پاک اور حلال ہیں اور جن کا بطورِ خام مال بیچنا سپلائی کرنا جائز ہے، لہٰذا ان سب چیزوں کا حیوانات کی خوراک میں ملانا، استعمال کرنا اور اس کا کاروبار کرنا خرید و فروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جائز ہے، اور ایسے کاروبار کی کمائی حلال ہے۔(130)

130 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 69) والحاصل أن جواز البيع يدور مع حل الانتفاع مجتبى، وفيه: (5/ 69) ويجوز بيع سائر الحيوانات سوى الخنزير وهو المختار

نوٹ: اس باب کے اکثر حوالہ جات گزشتہ باب میں گزر چکے ہیں لہٰذا حوالہ جات کے لیے گزشتہ باب کی طرف رجوع فرمائیں۔

2 = ضابطہ: جو چیزیں نجس العین ہیں، جیسے خنزیر، خون، مردار کے نجس اجزاء، شراب، پاخانہ پیشاب وغیرہ، یا ایسی متنجس چیزیں، جن میں نجاست غالب ہے، ان سب چیزوں کا حیوانات کی خوراک (Animal Feed) میں ملانا، استعمال کرنا جائز نہیں، صانع (Manufacturer) کو اس فعل کی وجہ سے گناہ گار ہوگا اور اس عمل کی وجہ سے اس کی کمائی میں خبث آئے گا، تاہم جب بعد میں اس طرح کی چیزوں کو دیگر پاک چیزوں کے ساتھ ملا کر حیوانات کی خوراک (Animal Feed) تیار ہو جائے تو وہ اب نجس العین نہیں، بلکہ متنجس ہوگی جس میں اگر نجاست مغلوب ہو تو اس کا کاروبار کرنا جائز ہے، جس کی کمائی حرام نہیں۔(131)

---

131 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 72) : لا يحل الانتفاع بالنجس.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (5/ 373)

الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 394) والسابع: حرمة الانتفاع بها؛ لأن الانتفاع بالنجس حرام، ولأنه واجب الاجتناب وفي الانتفاع به اقتراب.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (8/ 250)

ويكره الاحتقان بالخمر وإقطاره في الإحليل؛ لأنه انتفاع بالنجس المحرم وتقدم الكلام فيما إذا أخبر به طبيب حاذق وفي المحيط ولو سقى شاة خمرا لا يكره لحمها ولبنها؛ لأن الخمر وإن كانت باقية في معدتها فلم يختلط بلحمها وإن استحالت الخمر لحما فيجوز كما لو استحالت خلا إلا إذا سقاها كثيرا بحيث يؤثر في رائحتها الخمر فإنه يكره لحمها.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 49)

سوال: یہاں پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ احناف کے نزدیک انتفاع من النجس والحرام تو عام طور پر درست نہیں، لیکن اصلاح الحرام والنجس درست ہے اسی وجہ سے احناف کے نزدیک شراب سے باقاعدہ ارداۃً سرکہ بنانا (تخلیل) انقلابِ ماہیت کی نیت سے جائز ہے، لہٰذا اسی طرح یہاں پر بھی حیوانات کی خوراک (Animal Feed) میں نجاست کی ملاوٹ اس وجہ سے جائز ہونا چاہیے کہ اس میں بھی ایک طرح سے اس نجاست کی اصلاح ہے اور یہ جائز ہے؟(132)

قال – رحمه الله – (وكره شرب دردي الخمر والامتشاط به)؛ لأن فيه أجزاء الخمر فكان حراما نجسا والانتفاع بمثله حرام؛ ولهذا لا يجوز أن يداوي به جرحا ولا أن يسقي ذميا ولا صبيا والوبال لمن سقاه وكذا لا يسقيها الدواب وقيل لا تحمل الخمر إليها أما إذا قيدت إلى الخمر فلا بأس به كما في الكلب والميتة ولو ألقي الدردي في الخل فلا بأس به؛ لأنه يصير خلا لكن يباح حمل الخل إليه دون عكسه

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 49)

ولو جعلت الخمر في مرقة فطبخت لا تؤكل للتنجس والطبخ لا يؤثر في الخمر ولو أكل منه لا يحد إلا إذا سكر لغلبة غيرها عليها أو لكونها مطبوخة وكذا إذا عجن الدقيق بها ويكره الاحتقان بالخمر وإقطارها في الإحليل؛ لأنه انتفاع بالنجس المحرم

مجمع الأنهر (2/ 573) (ولا يجوز الانتفاع بالخمر) لأن الانتفاع بالنجس حرام.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 45) ، العناية شرح الهداية (10/ 96)

132 الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 398)

ولأن بالتخليل يزول الوصف المفسد وتثبت صفة الصلاح من حيث تسكين الصفراء وكسر الشهوة، والتغذي به والإصلاح مباح، وكذا الصالح للمصالح اعتبارا بالمتخلل بنفسه وبالدباغ والاقتراب لإعدام الفساد فأشبه الإراقة، والتخليل أولى لما فيه من إحراز مال يصير حلالا في الثاني فيختاره من ابتلي به،

العناية شرح الهداية (10/ 107)

ولأن التخليل إصلاح المفسد بإثبات صفة الصلاح من حيث التغذي به وكسر الشهوة وتسكين الصفراء وغير ذلك، وإصلاح المفسد إن لم يكن واجبا فلا أقل من الإباحة والمنازع مكابر.....

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں فرق ہے مردار، خون اور شراب کا جانوروں کی خوراک میں استعمال اصلاح نہیں، اختلاط ہے، اور اختلاط کی صورت میں انتفاع ہے، جبکہ انتفاع من النجس حرام ہے۔ جبکہ شراب سے سرکہ بنانے میں انقلاب ماہیت کی صورت میں اصلاح ہے اور اس کے بعد ایک صالح چیز سے انتفاع ہے جو کہ جائز ہے۔

نیز ان نجس اشیاء کے اس طرح استعمال سے ممانعت کے بارے میں نص وارد ہے، جبکہ شراب سے سرکہ بنانے کے جواز کی تعلیل بذاتِ خود نص سے مستنبط ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں فرق ہے۔

سوال: یہاں پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ نجاست کا استعمال جب استہلاک کے ذریعے ہو تو جائز ہوتا ہے، جبکہ مردار، اور شراب وغیرہ کو حیوانات کی خوراک(Animal Feed) میں ملانا بھی ایک طرح کا استہلاک ہے لہٰذا یہ بھی جائز ہونا چاہیے؟(133)

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ضابطہ تسلیم ہے، لیکن خنزیر، مردار، اور شراب وغیرہ استعمال سے ممانعت کے بارے میں نص وارد ہے، لہٰذا یہ اس ضابطہ سے مستثنیٰ ہے۔

ووجهه لا نسلم أنه على وجه التمول بل المنظور إليه إعدام الفساد وذلك بالإراقة جائز فبالتخليل أولى لما فيه من إحراز مال يصير حلالا في المآل، وهذا ظاهر وما بعده إلا المكابرة.

133 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 107) الانتفاع بالاستهلاك، وهو جائز في نجس العين كالاقتراب من الخمر للإراقة

3 = **ضابطہ :** حیوانات کی خوراک (Animal Feed) میں متنجس چیزوں کے ملانے کے بارے میں شرعی ضابطہ یہ ہے کہ جن صورتوں میں متنجس چیزوں کا بیچنا جائز ہے ان صورتوں میں متنجس چیزوں کا حیوانات کی خوراک (Animal Feed) میں ملانا، استعمال کرنا اور اس کا کاروبار کرنا، خرید وفروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جائز ہے، اور ایسے کاروبار کی کمائی حلال ہے۔

4 = **ضابطہ :** پاک اور ناپاک چیزوں سے تیار شدہ حیوانات کی خوراک (Processed Animal Feed) ہمیشہ متنجس چیزوں کے حکم میں ہے، لہٰذا ایسی خوراک کے بارے میں عمومی شرعی ضابطہ یہ ہے کہ اگر متنجس چیز میں پاک چیزیں زیادہ اور غالب ہوں اور ناپاک چیزیں کم اور مغلوب ہوں، تو اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

5 = **ضابطہ :** واضح رہے کہ آج کل عام طور پر جتنی بھی حیوانات کی خوراک تیار ہوتی ہے ان میں پاک چیزیں غالب ہوتی ہیں لہٰذا ایسی تیار شدہ حیوانات کی خوراک (Processed Animal Feed) کا کاروبار کرنا خرید وفروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جائز ہے، اور ایسے کاروبار کی کمائی حلال ہے۔

6 = **ضابطہ :** خلاصہ یہ ہوا کہ حیوانات کی خوراک (Animal Feed) تیار کرنے (Manufacturing) کے مرحلے پر خالص نجاست (یا غالب نجاست والی متنجس چیز) ملانا ، استعمال کرنا جائز نہیں ،صانع (Manufacturer) اس فعل کی وجہ سے گناہ گار ہو گا اور اس عمل کی وجہ

سے اس کی کمائی میں خبث آئے گا، جس سے توبہ استغفار کرنا چاہیے، تاہم جب بعد میں اس طرح کی چیزوں کو دیگر پاک چیزوں کے ساتھ ملا کر حیوانات کی خوراک (Animal Feed) تیار ہو جائے تو وہ اب نجس العین نہیں، بلکہ متنجس ہو گی جس میں اگر نجاست مغلوب ہو تو اس کا کاروبار کرنا جائز ہے، جس کی وجہ سے اس کی کمائی حرام نہیں۔

چوتھا باب

حیوانات کی خوراک کے استعمال (کھانے کھلانے) کی عملی صورتوں کا شرعی حکم

حیوانات کی خوراک کے استعمال کی بنیادی دو صورتیں:

بنیادی طور پر حیوانات کی خوراک کی دو قسمیں ہیں، جنہیں ہم دو فصلوں میں ذکر کرتے ہیں:

پہلی فصل: حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانا

دوسری فصل: حیوانات کو کسی بھی قسم کی خوراک کھلانا

ذیل میں ان دونوں صورتوں کا تفصیلی جائزہ ذکر کرتے ہیں۔

پہلی فصل

حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانا

اس میں دو حصے ہیں:

- حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے سے متعلق شرعی ضابطے
- حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے کی عملی صورتیں اور ان کا شرعی حکم

حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے سے متعلق شرعی ضابطے

(Sharia Critical Control Points Animal Feeds)

حیوانات حلال ہوں یا حرام، چونکہ شریعت کے مکلف نہیں اس لیے اصولی طور وہ خود کوئی بھی چیز کھائے پیے، کوئی مسئلہ نہیں، البتہ اس صورت میں شریعت حسبِ ضرورت کئی جگہ مداخلت (Interfere) کرتی ہے، جنہیں ہم کئی شرعی ضابطوں کی صورت میں بیان کرسکتے ہیں۔ یہ شرعی ضابطے درجِ ذیل ہیں:

1 = **ضابطہ:** اگر کوئی حلال حیوان، چاہے بری ہو یا بحری، اگر کسی دوسرے زہریلے حیوان کو اپنی خوراک بناتا ہے، مثلاً کوئی حلال حیوان کوئی ایسی مضر چیز (مثلاً بچھو، سانپ وغیرہ مضر چیزیں) کھاتا ہے، جن کی وجہ سے اسے خود تو کچھ نہیں ہوتا، لیکن اس کے نتیجے میں اس کا گوشت انسانی صحت کے لیے مضر (Hazardous) اور غیر محفوظ (Unsafe) ہو جاتا ہے تو اس صورت میں

مسلمان کے لیے شرعاً ضروری ہے کہ وہ حلال حیوانات کو ایسی خوراک کھانے سے روکے۔(134)اور ایسے حیوان کا گوشت استعمال نہ کرے۔(135)

2 = **ضابطہ :** اگر حلال حیوان مستقل طور پر نجس اور گندی چیزیں کھاتا ہے اور اس کی خوراک خالص یا غالب طور پر نجاست ہو تو اس صورت میں اس پر جلالہ کے احکام لاگو ہوں گے، جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

---

134 صحيح البخاري (3/ 112)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «عذبت امرأة في هرة حبستها حتى ماتت جوعا، فدخلت فيها النار» قال: فقال: والله أعلم: «لا أنت أطعمتها ولا سقيتها حين حبستيها، ولا أنت أرسلتها، فأكلت من خشاش الأرض»

صحيح مسلم (2/ 622)

135 البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (**1/ 119**)

اللحم إذا أنتن قالوا يحرم أكله ولم يقولوا تنجس

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: **39**)

ويتفرع على حرمة أكل اللحم إذا أنتن للإيذاء لا للنجاسة حرمة أكل الفسيخ

المجموع شرح المهذب (**9/ 114**)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (إذا رميت سهمك فغاب ثلاث ليال فأدركته فكل ما لم ينتن)

رواه مسلم قال أصحابنا النهي عن أكله إذا أنتن للتنزيه لا للتحريم

المغني لابن قدامة (**9/ 394**) فإذا أنتن طفا، فكرهه لنتنه، لا لتحريمه.

الموسوعة الفقهية الكويتية (**8/ 267**)

إذا استحالت البيضة دما صارت نجسة عند الحنفية والمالكية والحنابلة في الصحيح من مذهبهم، وفي الأصح عند الشافعية، ومقابله أنها طاهرة، وإذا تغيرت بالتعفن فقط فهي طاهرة عند الحنفية والشافعية والحنابلة، كاللحم المنتن، وهي نجسة عند المالكية.

3 = **ضابطہ :** کوئی بھی حیوان حلال ہو یا حرام، کوئی ایسی چیز کھاتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ اور مضر ہو، مثلاً کوئی زہریلا پوداوغیرہ، تو اس صورت میں شریعت حیوانات کے حقوق اور ان کی فلاح وبہبود (Animal Welfare) کی خاطر مسلمان کو حکم دیتی ہے کہ اس حیوان کو اس نقصان دہ اور مضر چیز کے کھانے سے بچائے۔ کیوں کہ اگر مسلمان جان بوجھ کر کسی حیوان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے یا کسی حیوان کو باوجود قدرت کے ہلاک ہونے سے نہیں بچاتا تو اس پر سخت سزا وعذاب کی وعید آئی ہے، جس کی وجہ سے حدیث شریف کے مطابق ایسا شخص جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔(136)

4 = **ضابطہ :** اگر کوئی بری حیوان (Land-Animals) دوسرے حیوان کو شکار کر کے کھاتا ہے، شکار سے مراد ایسی جاندار چیز ہے جس میں بہتا ہوا خون اور گوشت ہو تو ایسے گوشت خور شکاری درندے جانور (Predator/Carnivorous/Flesh EaterS) اور شکاری پرندے کھانا شریعت ناجائز قرار دیتی ہے، مثلاً شیر، چیتا، شاہین، وغیرہ۔(137)

---

136 صحيح البخاري (3/ 112)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «عذبت امرأة في هرة حبستها حتى ماتت جوعا، فدخلت فيها النار» قال: فقال: والله أعلم: «لا أنت أطعمتها ولا سقيتها حين حبستيها، ولا أنت أرسلتها، فأكلت من خشاش الأرض»

صحيح مسلم (2/ 622)

137 صحيح البخاري (7/ 96) عن أبي ثعلبة رضي الله عنه: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل كل ذي ناب من السباع»

5 = **ضابطہ :** درندے ہونے کا اطلاق بحری حیوانات پر نہیں ہوتا۔ لہٰذا بحری حلال شکاری حیوانات مثلاً شارک یا عام مچھلیاں وغیرہ، جو دوسری مچھلیوں وغیرہ کا شکار کر کے کھاتی ہیں وہ شرعاً درندہ کے حکم میں شامل نہیں اور اگر ان کا گوشت وغیرہ مضر نہیں تو حلال ہیں۔(138)

صحيح مسلم (3/ 1534) عن ابن عباس، قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع، وعن كل ذي مخلب من الطير»

تحفة الفقهاء (3/ 65)　وذو المخلب من الطيور الصقر والبازي والنسر والعقاب والشاهين ونحوها

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 39)

وذو المخلب من الطير كالبازي والباشق والصقر والشاهين والحدأة والنعاب والنسر والعقاب وما أشبه ذلك فيدخل تحت نهي النبي – عليه الصلاة والسلام – عن كل ذي مخلب من الطير وروي أنه «نهى عن كل ذي خطفة ونهبة ومجثمة وعن كل ذي ناب من الطير والمجثمة»

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (2/ 184)

138 المقنع لابن قدامة المقدسي 3 / 529 ط السلفية

وجميع حيوان البحر والحية والتمساح وقال ابن حامد وإلا الكوسج وقال أبو على النجاد لا يباح من البحر ما يحرم نظيره في البر كخنزير الماء وإنسانه

(مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى 6/ 315 ط بيروت)ويحل كل حيوان بحري) لقوله تعالى: {أحل لكم صيد البحر وطعامه متاعا لكم وللسيارة} [المائدة: 96] وقوله – صلى الله عليه وسلم – لما سئل عن ماء البحر: «هو الطهور ماؤه الحل ميتته». رواه مالك وغيره

(غير ضفدع) فيحرم نصا " واحتج بالنهي عن قتله ولاستخباثها، فتدخل في قوله تعالى: {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157] (و) غير (حية) لأنها من المستخبثات (و) غير (تمساح) نصا؛ لأن له نابا يفترس الناس وغيرهم، والكوسج هو سمكة لها خرطوم كالمنشار، وتسمى القرشي؛ فتباح كخنزير الماء وكلبه وإنسانه؛ لعموم الآية والأخبار، وروى البخاري أن الحسن بن علي ركب على سرج عليه من جلود كلاب الماء.

6 = ضابطہ : اگر کوئی حلال حیوان شرعاً درندہ نہیں، اور اس کی خوراک غالب طور پر صاف چیزیں ہوں، البتہ کیڑے مکوڑے، ملح وغیرہ کھاتے رہتے ہیں، مثلاً مرغی، بطخ وغیرہ، جو، تو وہ حلال ہیں۔(139)

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 131)

لكنهم لم يستثنوا سمك القرش فهو حلال، وإن كان له ناب يفترس به. والظاهر أن التفرقة بينهما مبنية على أن القرش نوع من السمك لا يعيش إلا في البحر بخلاف التمساح. (المقنع لابن قدامة 3 / 529، ومطالب أولي النهى 6 / 315 و 329)

بدائع الصنائع 5/ 35– 36 ط المكتبة العلمية ــ بيروت

رد المحتار على الدر المختار 5 / 195 ط إحياء التراث

(ولا) يحل (حيوان مائي إلا السمك) الذي مات بآفة ولو متولدا في ماء نجس ولو طافية مجروحة. وهبانية (غير الطافي) على وجه الماء الذي مات حتف أنفه وهو ما بطنه من فوق، فلو ظهره من فوق فليس بطاف فيؤكل كما يؤكل ما في بطن الطافي، وما مات بحر الماء أو برده ويربطه فيه أو إلقاء شئ فموته بآفة. وهبانية (و) إلا (الجريث) سمك أسود (والمارماهي) سمك في صورة الحية، وإفردهما بالذكر للخفاء، وخلاف محمد.

الفتاوى الخانية بهامش الهندية ص 3 / 357 ط الفكر

ولا بأس بجميع أنواع السمك نحو الجريت والمارماهي ، ولا يؤكل ما في البحر سوى السمك وطير الماء عندنا

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 130–128) ولا يحل عند الحنفية من الحيوان المائي شيء سوى السمك فيحل أكله سواء أكان ذا فلوس (قشر) أم لا.

الثمر الداني شرح رسالة ابن أبي زيد القيرواني (ص: 670) وأما الثعلب فليس بسبع وإن كان له ناب لأنه لا يعدو به ولا يفترس

139 صحيح البخاري (7/ 94) عن أبي موسى يعني الأشعري رضي الله عنه، قال: «رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكل دجاجا»

7 = **ضابطہ :** اگر کوئی حیوان شرعاً درندہ نہیں لیکن کسی دوسرے مردار حیوان کو مستقلاً یا غالب طور پر کھاتا رہتا ہے ، تو ایسے حیوانات شریعت کی نظر میں "خبیث" کے حکم میں داخل ہیں، مثلاً کوا، چیل، گدھ وغیرہ، یہ حیوانات مردار یا دیگر گندگی کھانے (استخباث) کی وجہ سے جائز نہیں۔(140)

حیوانات کا کسی بھی قسم کی خوراک خود کھانے کی عملی صورتوں کا شرعی حکم

حیوانات (بری ہوں یا بحری) کے لیے خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک کی درجِ ذیل قسمیں خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، البتہ اس صورت میں شرعاً یہ حکم متوجہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی حیوان حلال ہو یا حرام، کوئی بھی حیوان اگر ایسی چیز کھاتا ہے جو اس کے لیے مہلک اور مضر ہو، مثلاً کوئی زہریلا پودا، حیوان وغیرہ، تو اس صورت میں شریعت حیوانات کے حقوق اور ان کی فلاح وبہبود (Animal Welfare) کی خاطر مسلمان کو حکم دیتی ہے کہ اس حیوان کو اس مہلک اور مضر چیز کے کھانے سے بچائے:

---

140 البناية شرح الهداية (11/ 585) م: (قال: ولا يؤكل الأبقع الذي يأكل الجيف وكذا الغداف)
ش: أي الغراب الأبقع الذي يأكل الجيف والميتات

الأصل للشيباني ط قطر (5/ 394) قلت: أرأيت الغراب الأبقع الذي يأكل الجيف أتكره أكله؟ قال: نعم.

الأصل للشيباني ط قطر (5/ 394)

قلت: أرأيت الغراب والنسر والعقاب وأشباه ذلك من صيد البر هل يؤكل لحمه؟ قال: لا يحل أكل ما كان له مخلب من الطير ونحو ما ذكرت، فلا خير في لحمه، وما لم يكن له مخلب فلا بأس به.

1. حرام حیوانات (بری ہوں یا بحری) کا خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔(141)
2. حلال حیوانات (بری ہوں یا بحری) کا خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔(142)
3. حرام حیوانات (بری ہوں یا بحری) کا دوسرے حیوانات کو زندہ یا مردہ خالص یا مختلف قسم کی حیوانات کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
4. حلال حیوانات کا دوسرے حیوانات کو زندہ یا مردہ خالص مختلف قسم کی حیوانات کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
5. حرام حیوانات کا خالص معدنیات یا مختلف قسم کی معدنیات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
6. حلال حیوانات کا خالص معدنیات یا مختلف قسم کی معدنیات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
7. حرام حیوانات کا مختلف قسم کی نباتات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

141 استيناساً من حديث صحيح البخاري (3/ 112) لعبد الله بن عمر رضي الله عنهما في الهرة ، صحيح مسلم (2/ 622)

142 استيناساً من حديث صحيح البخاري (3/ 112) لعبد الله بن عمر رضي الله عنهما في الهرة ، صحيح مسلم (2/ 622)

8. حلال حیوانات کا مختلف قسم کی نباتات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
9. حرام حیوانات کا مختلف قسم کی نباتات و معدنیات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
10. حلال حیوانات کا مختلف قسم کی نباتات و معدنیات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
11. حرام حیوانات کا مختلف قسم کی معدنیات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔
12. حلال حیوانات کا مختلف قسم کی معدنیات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

حیوانات کا کوئی خوراک خود کھانے کے شرعی حکم سے متعلق ضروری تنبیہات:

نوٹ نمبر 1: خود کھانے کی وضاحت:

اس سے مراد یہ ہے کہ حیوان کا کسی چیز کو کھانے میں انسان کی طرف سے براہِ راست کوئی عمل دخل نہ ہو، کہ خوراک سامنے لاکر رکھ دی۔

نوٹ نمبر2: حیوانات کی خوراک میں جو حکم کھانے کا ہے وہی حکم پینے کا بھی ہے۔

نوٹ نمبر3: پیشِ نظر احکام اضطراری حالت کے لیے نہیں:

مذکورہ بالا تمام احکام عام حالات سے متعلق ہیں اگر کسی جگہ، اضطرار یا سخت ضرورت ہے اور جائز صورت کوئی بھی موجود نہ ہو تو ہر قسم کے حیوانات کو مہلک اور انسانی ماخوذات کے علاوہ دیگر ہر قسم کی خوراک کھلانا جائز ہے۔

نوٹ نمبر4: حلال حیوانات کا کوئی چیز خود کھانے سے متعلق اضافی شرعی شرائط:

پہلی شرط:

اگر حلال حیوانات، نباتات میں سے کوئی ایسی چیز کھاتے ہیں جس کی وجہ سے حلال حیوان کا گوشت انسانی استعمال کے لیے محفوظ (Safe for human consumption) نہیں رہتا تو مسلمان کے لیے شرعاً ضروری ہے کہ وہ حلال حیوانات کو ایسی خوراک کھانے سے روکے، کیوں کہ اس میں مال کا ضیاع ہے۔

دوسری شرط:

اگر حلال حیوانات چاہے بری ہو یا بحری، مثلاً بھیڑ بکری، گائے، حلال پرندے، مچھلی وغیرہ، اگر حیوانات (زندہ یا مردہ) یا مختلف قسم کی حیوانات کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک خود کھاتے ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ بالا ضابطوں کی روشنی میں اس پر جلالہ، درندے یا خبیث کے احکام جاری نہیں ہوتے اور ایسے حلال حیوان کا گوشت انسانی استعمال کے لیے محفوظ (Safe for human consumption

ہے، تو حلال حیوانات کا ایسی خوراک کھانے میں کوئی مسئلہ نہیں اور ایسے حلال حیوانات کا گوشت شرعی ذبیحہ کے بعد حلال ہے۔(143)

تیسری شرط:

آخری صورت میں ایسے حلال حیوان کا گوشت وغیرہ انسانی استعمال کے لیے محفوظ (Safe for human consumption) نہیں رہتا،، تو ایسے حلال حیوان کا گوشت شرعی ذبیحہ کے بعد بھی استعمال کرنا درست نہیں۔

---

143 الحاوي الكبير (15/ 147)

وعندي إنه محمول على الكراهة دون التحريم، لأن النهي عنها وارد، لأجل ما تأكله من الأنجاس، وهي تغتذيه في كرشها، والعلف الطاهر ينجس في الكرش، فساوى في حصوله منه حال النجس، ولأن لحوم ما ترعى الأنجاس نتن، وأكل اللحم إذا نتن يحرم وإذا كان هكذا فكلما كان أكثر غذائه رعي الأنجاس كان أكل لحمه وشرب لبنه مكروها.

دوسری فصل

حیوانات کو کسی بھی قسم کی خوراک کھلانا

حیوانات حلال ہوں یا حرام، جب ان کو کوئی چیز کھلائی جاتی ہے اور اس میں انسان ملوث (Involve) ہو جاتا ہے، تو چونکہ انسان خاص طور پر مسلمان شرعی احکام کا مکلف ہے جس کی وجہ سے اس مسئلہ میں پہلی فصل میں مذکور شرعی ضابطوں سمیت کچھ مزید شرعی احکام و ضابطے متوجہ ہوتے ہیں جن کو اس فصل میں ذکر کرتے ہیں۔ پہلی فصل کی طرح اس فصل کے بھی دو حصے ہیں:

- حیوانات کو کسی بھی قسم کی خوراک کھلانے سے متعلق شرعی ضابطے
- حیوانات کو کسی بھی قسم کی خوراک کھلانے کی عملی صورتیں اور ان کا شرعی حکم

حیوانات کو کسی بھی قسم کی خوراک کھلانے سے متعلق شرعی ضابطے

(Sharia Critical Control Points for Feeding Animals)

8 = **ضابطہ :** تمام فقہاء کرام کے نزدیک حیوانات کو ہر قسم کی حلال و پاک خوراک کھلانا جائز ہے۔(144)

144 المبسوط للسرخسي (11/ 256)

والأصلح أنها تحبس إلى أن تزول الرائحة المنتنة عنها؛ ..... فإذا زال بالعلف الطاهر حل تناوله.

9 = **ضابطہ : حیوانات کو خالص نجاستیں کھلانا:** نجس العین سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود نجس ہو کسی اور نجس چیز کے ساتھ تلوث (Contamination) کی وجہ سے ناپاک نہ ہوئی ہو۔ اس میں درجِ ذیل تفصیل ہے:

الموسوعة الفقهية الكويتية (2/ 76) اتفقت المذاهب في الجملة على إباحة الاحتشاش (ابن عابدين 5 / 283 ط الأول، والقليوبي وعميرة 3 / 95، والمغني 6 / 184 ط المنار.)

الموسوعة الفقهية الكويتية (2/ 82)

اتفقت المذاهب في الجملة على إباحة الاحتطاب رطبا كان الشجر أو جافا في غير الحرم ما دام لا يملكه أحد. (ابن عابدين 2 / 216، 3 / 197، 198، والقليوبي وعميرة 3 / 95 ، والمغني 6 / 184 و8 / 246 ، والمقنع 2 / 149، 183، والدسوقي 4 / 334 ، وفتح القدير 4 / 226 ط ، وأسنى المطالب 4 / 141)

تحفة المحتاج في شرح المنهاج وحواشي الشرواني والعبادي (1/ 85)

الجلالة .... الظاهر أن سبب نجاستها عند القائل بها رداءة لحمها وهي لا تزول إلا بالعلف الطاهر.

تحفة المحتاج في شرح المنهاج وحواشي الشرواني والعبادي (9/ 386)

(فإن علفت طاهرا) أو متنجسا أو نجسا كما بحثا أو لم تعلف كما اعتمده البلقيني وغيره واقتصار أكثرهم على العلف الطاهر جرى على الغالب أن الحيوان لا بد له من العلف وأنه الطاهر

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (6/ 156)، الموسوعة الفقهية (5/ 150–149)

نهاية المحتاج 8 / 147 – 148 ط مصطفى الحلبي 1357هـ

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261) : لا خلاف بين الفقهاء الذين يقولون بحرمة أكل لحم الجلالة، أو كراهته في أن الحرمة أو الكراهة تزول بالحبس على العلف الطاهر.

10 = **ضابطہ:** مالکیہ اور شوافع کے نزدیک اصولی طور پر ہر قسم کے (حلال ہوں یا حرام) حیوانات کو خالص نجاستیں کھلانا یا پلانا جائز ہے۔(145)

11 = **ضابطہ:** حنفیہ کے نزدیک ہر قسم کے (حلال ہوں یا حرام) حیوانات کو خالص نجاستیں کھلانا یا پلانا جائز نہیں۔(146)

12 = **ضابطہ:** حنابلہ کے نزدیک حرام حیوانات کو خالص نجاستیں کھلانا یا پلانا جائز ہے۔

13 = **ضابطہ:** حنابلہ کے نزدیک حلال حیوانات کو خالص نجس چیز کھلانا یا پلانا جائز نہیں، البتہ اگر حلال حیوانات کے ذبح کرنے میں تین دن کی مہلت ہو تو حلال حیونات کو بھی نجس چیز کھلانا یا پلانا جائز ہے۔(147)

---

145 الموسوعة الفقهية (40/ 108): أجاز المالكية والشافعية إطعام العلف النجس أو المتنجس للدواب .

(نقلاً عن: (الشرح الكبير وحاشية الدسوقي عليه 1 / 61 ، وروضة الطالبين 3 / 279 المكتب الإسلامي ، والقليوبي على شرح المنهاج 1 / 76)

كما أجازوا سقي الماء المتغير بالنجس للبهائم والزرع (أسهل المدارك شرح إرشاد السالك 1 / 35)

146 العناية بهامش تكملة فتح القدير على الهداية 8/ 157 ط الأميرية – بولاق

(الهداية): والسابع حرمة الانتفاع بها؛ لأن الانتفاع بالنجس حرام، ولأنه واجب الاجتناب وفي الانتفاع به اقتراب...... (العناية): وقوله (والسابع حرمة الانتفاع بها) يريد التداوي بالاحتقان وسقي الدواب والإقطار في الإحليل.

الموسوعة الفقهية الكويتية (40/ 108): ويقول الحنفية بحرمة الانتفاع بالخمر في التداوي بالاحتقان وسقي الدواب..... فإذا حرم سقي الدواب بالنجس حرم إطعامها به.

147 المغني المطبوع مع الشرح الكبير 11/ 88ط الكتاب العربي

14 = **ضابطہ : حیوانات کو متنجس کھلانا۔** متنجس سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود نجس نہ ہو، بلکہ کسی نجس چیز کے ساتھ تلوث (Contamination) کی وجہ سے ناپاک ہوئی ہو۔ اس میں درجِ ذیل تفصیل ہے:

15 = **ضابطہ :** مالکیہ اور شوافع کے نزدیک ہر قسم کے (حلال ہوں یا حرام) حیوانات کو پاک وناپاک سے مخلوط یعنی متنجس خوارک کھلانا یا پلانا جائز ہے (148)۔

فصل: سئل أحمد عن خباز خبز خبزا، فباع منه، ثم نظر في الماء الذي عجن منه، فإذا فيه فأرة؟ فقال: لا يبيع الخبز من أحد، وإن باعه استرده، فإن لم يعرف صاحبه، تصدق بثمنه، ويطعمه من الدواب ما لا يؤكل لحمه، ولا يطعم ما يؤكل، إلا أن يكون إذا أطعمه لم يذبح حتى يكون له ثلاثة أيام. على معنى الجلالة. قيل له: أليس قال النبي – صلى الله عليه وسلم –: «لا تنتفعوا من الميتة؟» . قال: ليس هذا بمنزلة الميت، إنما اشتبه عليه. قيل له: فهو بمنزلة كسب الحجام، يطعم الناضح والرقيق؟ قال: هذا أشد عندي، لا يطعم الرقيق، لكن يعلفه البهائم. قيل له: أين الحجة؟ قال: حدثنا عبد الصمد، عن صخر، عن نافع، عن ابن عمر، أن قوما اختبزوا من آبار الذين مسخوا، فقال النبي – صلى الله عليه وسلم –: «أطعموه النواضح» .

(ایضاً: الموسوعة الفقهية الكويتية (40/ 109)،(5/ 150)

148 حاشية الدسوقي على الشرح الكبير 1/ 61 ط دار الفكر

(وينتفع) جوازا (بمتنجس) من الطعام والشراب واللباس كزيت ولبن وخل ونبيذ (لا نجس) فلا ينتفع به إلا جلد الميتة المدبوغ على ما مر أو ميتة تطرح لكلاب أو شحم ميتة لدهن عجلة ونحوها أو عظم ميتة لوقود على طوب أو حجارة أو دعت ضرورة كإساغة غصة بخمر عند عدم غيره وكأكل ميتة لمضطر أو جعل عذرة بماء لسقي الزرع فيجوز (في غير مسجد) ----- (و) في غير (آدمي) ----- ومراده بغيرهما أن يستصبح بالزيت المتنجس ويعمل به صابون ثم تغسل الثياب بالمطلق بعد الغسل به .....ويسقى به ويطعم للدواب.

روضة الطالبين للنووي 3 / 279 ط المكتب الإسلامي

16 = **ضابطہ:** حنفیہ کے نزدیک ہر قسم کے (حلال ہوں یا حرام) حیوانات کو پاک وناپاک سے مخلوط ایسی متنجس خوارک کھلانا یا پلانا جائز ہے جس میں نجاست مغلوب ہو۔ (149)

17 = **ضابطہ:** حنفیہ کے نزدیک ہر قسم کے (حلال ہوں یا حرام) حیوانات کو پاک وناپاک سے مخلوط ایسی متنجس خوارک کھلانا یا پلانا جائز نہیں جس میں نجاست غالب ہو۔(150)

وإذا عجن دقيقا بماء نجس وخبزه، فهو نجس يحرم أكله. ويجوز أن يطعمه لشاة وبعير ونحوهما، ونص عليه الشافعي رحمه الله تعالى.....وفي فتاوى صاحب الشامل: أنه يكره إطعام الحيوان المأكول نجاسة. وهذا لا يخالف ما نص عليه الشافعي في الطعام؛ لأنه ليس بنجس العين.

المجموع شرح المهذب (9/ 30)

ولا يجوز اطعام المعجون بماء نجس لصعلوك وسائل وغيرهما من الآدميين بلا خلاف لأنه منهي عن أكل المتنجس بخلاف الشاة والبعير ونحوهما والله أعلم

كفاية النبيه في شرح التنبيه (8/ 254)

يجوز أن يطعم شاته وبعيره ونحوهما الخبز المعجون بالماء النجس؛ نص عليه الشافعي، رضي الله عنه.

149 البحر الرائق (1/ 132) وفي الذخيرة ولا بأس برش الماء النجس في الطريق ولا يسقى للبهائم وفي خزانة الفتاوى لا بأس بأن يسقى الماء النجس للبقر والإبل والغنم

150 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 71)

وإن كانت النجاسة مرئية كالجيفة ونحوها، فإن كان جميع الماء يجري على الجيفة لا يجوز التوضؤ من أسفل الجيفة؛ لأنه نجس بيقين، والنجس لا يطهر بالجريان، وإن كان أكثره يجري على الجيفة فكذلك؛ لأن العبرة للغالب وإن كان أقله يجري على الجيفة، والأكثر يجري على الطاهر يجوز التوضؤ به من أسفل الجيفة؛ لأن المغلوب ملحق بالعدم في أحكام الشرع.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (2/ 198): العبرة للغالب والمغلوب ساقط الاعتبار بمقابلته.

18 = **ضابطہ :** حنابلہ کے نزدیک حرام حیوانات کو پاک وناپاک سے مخلوط یعنی متنجس خوارک کھلانا یا پلانا مطلقاً جائز ہے۔

19 = **ضابطہ :** حنابلہ کے نزدیک حلال حیونات کو پاک وناپاک سے مخلوط یعنی متنجس خوارک کھلانا یا پلانا جائز نہیں۔ہاں اگر اس کے ذبح کرنے میں تین دن کی مہلت ہو تو حلال حیونات کو بھی پاک وناپاک سے مخلوط یعنی متنجس خوارک کھلانا یا پلانا جائز ہے۔

20 = **ضابطہ :** **حیوانات کو مضر خوراک کھلانا**،اس کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں:

21 = **ضابطہ :** **پہلی قسم :** ہر قسم کے حیوانات (حلال ہوں یا حرام)کو ایسی خوراک جو انسانوں کے لیے تو مضر ہے حیوانات کے لیے نہیں۔ جیسے گھاس یا حیوانات کی عام خوراک یا گل سڑ کر خراب ہونے والی انسانی خوراک وغیرہ، بالاتفاق کھلانا یا پلانا جائز ہے۔(151)

التنبيه على مشكلات الهداية (5/ 778) : إن الأكثر يقوم مقام الكل في مواضع، والقليل تابع للكثير والعبرة للغالب والمغلوب كالمعدوم.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 324): إذا اختلط ماء وتراب وأحدهما نجس فالعبرة للغالب.

مجلة الأحكام العدلية (ص: 20): (المادة 42) : العبرة للغالب الشائع لا للنادر.

151 صحيح البخاري (4/ 149)

عن نافع، أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، أخبره أن الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أرض ثمود، الحجر، فاستقوا من بئرها، واعتجنوا به، فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم «أن يهريقوا ما استقوا من بئرها، وأن يعلفوا الإبل العجين، وأمرهم أن يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة»

رد المحتار على الدر المختار 1 / 220 : ولا يضر أثر دهن إلا دهن ودك ميتة لانه عين النجاسة حتى لا يدبغ به جلد بل يستصبح به في غير مسجد.

22 = **ضابطہ : دوسری قسم:** ہر قسم کے حیوانات (حلال ہوں یا حرام) کو ایسی خوراک جو انسانوں کے لیے بھی مضر ہو حیوانات کے لیے بھی مضر ہو، جیسے تمام زہریلی اشیاء وغیرہ، بالاتفاق کھلانا یا پلانا جائز نہیں۔

23 = **ضابطہ : تیسری قسم:** ہر قسم کے حیوانات (حلال ہوں یا حرام) کو ایسی خوراک جو انسانوں کے لیے تو مضر نہیں، البتہ حیوانات کے لیے مضر ہو، جیسے چارا خور مویشیوں (herbivores) کو گوشت خور حیوانات (Carnivorous) کی خوراک اتنی مقدار میں کھلانا جس سے ان حیوانات کا گوشت انسانوں کے لیے مضر ہو جائے، بالاتفاق کھلانا یا پلانا جائز نہیں۔

جواهر الإكليل شرح مختصر خليل 1/ 10 ط دار الفكر

قال فى: (جواهر الإكليل): (وينتفع) اى يجوز الانتفاع (بمتنجس) أي الذي عرضت له النجاسة من طعام ... وشراب ... ولباس ...(لا) يجوز الانتفاع (بنجس) كبول ودم مسكر ألا جلد ميتة غير الخنزير المدبوغ فى يابس وماء (فى غير المسجد) فيحرم الانتفاع بالمتنجس فيه فلا يفرش بفراش متنجس ولا يرقد بزيت متنجس ولا يبنى بمتنجس وان بنى به لا يهدم لاضاعة المال وان كتب لتنجيسه جوفه وعجزت عن تطهيره .

مجموع فتاوى ابن تيمية 21 / 608 ط الرياض

وسئل رحمه الله عن الفخار فإنه يشوى بالنجاسة فما حكمه والأفران التي تسخن بالزبل فما حكمها؟ فأجاب الحمد لله هذه المسائل مبنية على أصلين أحدهما السرقين النجس ونحوه في الوقود ليسخن الماء أو الطعام ونحو ذلك فقال بعض الفقهاء من أصحاب أحمد وغيره إن ذلك لا يجوز لأنه يتضمن ملابسة النجاسة ومباشرتها وقال بعضهم إن ذلك مكروه غير محرم لأن إتلاف النجاسة لا يحرم وإنما ذلك مظنة التلوث بها ومما يشبه ذلك الاستصباح بالدهن النجس فإنه استعمال له بالإتلاف والمشهور عن أحمد وغيره من العلماء أن ذلك يجوز وهو المأثور عن الصحابة. (ايضاً:الموسوعة (3/ 322)

24 = **ضابطہ: چوتھی قسم**: حلال حیوانات ،جیسے چارا خور مویشیوں (herbivores)کو گوشت خور حیوانات (Carnivorous) کی خوراک اتنی مقدار میں کھلانا جس سے ان حیوانات کی فطرت ہی تبدیل ہو جائے، ناجائز اور حرام ہے اس لیے کہ یہ فطرت میں بگاڑ اور تبدیلی کی کوشش ہے اور فطرت میں اس طرح تغیر و تبدیلی کی کوشش غیر شرعی عمل ہے جو از روئے قرآن وحدیث حرام ہے۔(152)

---

152 **{وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا} [النساء: 119]**

تفسير الطبري = جامع البيان ت شاكر (9/ 222)

دخل في ذلك فعل كل ما نهى الله عنه: من خصاء ما لا يجوز خصاؤه، ووشم ما نهى عن وشمه ووشره، وغير ذلك من المعاصي= ودخل فيه ترك كل ما أمر الله به. لأن الشيطان لا شك أنه يدعو إلى جميع معاصي الله وينهى عن جميع طاعته. فذلك معنى أمره نصيبه المفروض من عباد الله، بتغيير ما خلق الله من دينه.

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (11/ 223)

خامسها: قوله ولآمرنهم فليغيرن خلق الله وللمفسرين هاهنا: قولان: الأول: أن المراد من تغيير خلق الله تغيير دين الله ...... وفي تقرير هذا القول وجهان: الأول: أن الله تعالى فطر الخلق على الإسلام يوم أخرجهم من ظهر آدم كالذر وأشهدهم على أنفسهم أنه ربهم وآمنوا به، فمن كفر فقد غير فطرة الله التي فطر الناس عليها، وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم: «كل مولود يولد على الفطرة» ولكن أبواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه.

والوجه الثاني: في تقرير هذا القول: أن المراد من تغيير دين الله هو تبديل الحلال حراما/ أو الحرام القول الثاني: حمل هذا التغيير على تغيير أحوال كلها تتعلق بالظاهر، وذكروا فيه وجوها الأول: قال الحسن: المراد ما...(الوشم)...الثاني...الإخصاء وقطع الآذان وفقء العيون ...الثالث....التخنث و... والسحق...الرابع...البحائر والسوائب والوصائل... هذا جملة كلام المفسرين في هذا الباب...ويخطر ببالي هاهنا وجه آخر في تخريج الآية على سبيل المعنى، وذلك لأن دخول الضرر

25 = **ضابطہ :** شریعت کی رو سے چاراخور حیوانات (herbivores) حلال اور گوشت خور حیوانات (Carnivorous) ممنوع ہیں۔ لہٰذا ہر ایسا عمل جس میں حلال کو حرام کرنے کی کوشش ہو، از روئے قرآن وحدیث حرام ہے۔ سورہ نساء کی آیت نمبر 119 کی تفسیر میں امام رازیؒ، امام جصاصؒ، امام طبریؒ سمیت دیگر مفسرین حضرات نے اس موضوع پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔(153)

26 = **ضابطہ : ہر قسم کے حیوانات (حلال ہوں یا حرام) کو خالص شراب پلانا** بالاتفاق جائز نہیں۔(154)

27 = **ضابطہ :** شراب کے ساتھ مخلوط (جب شراب مغلوب ہو) یا شراب کے علاوہ دیگر مسکرات سے بنی خوراک کھلانا پلانا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے جانور کو یا اس کے نتیجے میں حلال جانور کے گوشت کی وجہ سے انسانوں کو ضرر نہ ہو، لیکن اس مقصد کے لیے شراب کے استعمال کا گناہ ہوگا اور اس کی وجہ سے آمیزش میں خبث آئے گا جس کی تطہیر ضروری ہے۔

والمرض في الشيء يكون على ثلاثة أوجه: التشوش، والنقصان، والبطلان. فادعى الشيطان لعنه الله إلقاء أكثر الخلق في مرض الدين، وضرر الدين هو قوله ولأمنينهم .....على أحد الأوجه الثلاثة ....التشوش والنقصان والبطلان.

153 أحكام القرآن للجصاص (2/ 353): فيه ثلاثة أوجه: أحدها: .... دين الله بتحريم الحلال وتحليل الحرام.

154 العناية 8/ 157 : قوله (والسابع حرمة الانتفاع بها) يريد التداوي بالاحتقان وسقي الدواب والإقطار في الإحليل.

الموسوعة الفقهية (5/ 26) : ويحرم أيضا على المسلم أن يسقي الخمر للدواب صرح بذلك المالكية والحنابلة.

28 = **ضابطہ :** ہر قسم کے حیوانات کو (نعوذ باللہ) انسانی ماخوذات سے تیار شدہ خوراک کھلانا یا پلانا بالاتفاق حرام ہے۔

29 = **ضابطہ :** نجس، مضر، مسکر یا انسانی ماخوذات کے علاوہ دیگر حرام مگر پاک خوراک، مثلاً مستخبث اشیاء یا اس سے تیار شدہ غیر مضر خوراک، ہر قسم کے حیوانات کو کھلانا یا پلانا جائز ہے۔(155)

30 = **ضابطہ :** حیوانات کا کوئی چیز کھانا پینا یا انہیں کوئی چیز کھلانے پلانے کا وہ حکم نہیں جو انسانوں کے کھانے پینے یا کھلانے پلانے کا ہے۔

31 = **ضابطہ :** انسانوں کے حق میں کسی چیز کے خارجی استعمال کا جو حکم ہے وہی حکم حیوانات کے حق میں کسی چیز کے داخلی استعمال کا ہے۔

---

155 صحيح البخاري (4/ 149)

عن نافع، أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، أخبره أن الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أرض ثمود، الحجر، فاستقوا من بئرها، واعتجنوا به، فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم «أن يهريقوا ما استقوا من بئرها، وأن يعلفوا الإبل العجين، وأمرهم أن يستقوا من البئر التي كانت تردها الناقة»

الموسوعة الفقهية الكويتية (3/ 115)

يمنع الانتفاع بماء آبار هذه الأرض بالنسبة للإنسان من طبخ وعجن، ويجوز الانتفاع به لغير الإنسان.

الموسوعة الفقهية الكويتية (17/ 18)

وذهب الحنابلة في قول آخر نسبه القاضي إلى أحمد قال: لا يباح أجر الحجام، فإذا أعطي شيئا من غير عقد ولا شرط فله أخذه، ويصرفه في علف دوابه ومؤنة صناعته، ولا يحل له أكله ، واستدل لهذا القول بقول النبي صلى الله عليه وسلم: كسب الحجام خبيث .(أخرجه مسلم) .

32 = **ضابطہ :** لہٰذا جس چیز کا انسانوں کے لیے خارجی استعمال جائز ہے، اسی چیز کا حیوانات کے لیے داخلی استعمال جائز ہے، بشرطیکہ حیوانات کے لیے مضر نہ ہو۔

33 = **ضابطہ :** جو چیز انسان خود خارجی طور پر استعمال کر سکتا ہے ،وہی چیز حیوانات کو کھلا پلا بھی سکتا ہے، بشرطیکہ حیوانات کے لیے مضر نہ ہو۔

حیوانات کو کسی بھی قسم کی خوراک کھلانے کی عملی صورتوں کا شرعی حکم

حیوانات (بری ہوں یا بحری) درجِ ذیل قسم کی خوراک کھلانا جائز ہے، بشرطیکہ ایسی خوراک حیوانات کے لیے مہلک اور مضر نہ ہو؛ کیوں کہ کسی بھی حیوان (حلال ہو یا حرام) کو مہلک اور مضر خوراک کھلانا حیوانات کے شرعی حقوق اور ان کی فلاح وبہبود (Animal Welfare) کی وجہ سے اسلام میں جائز نہیں:

1. حرام حیوانات کو خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) غیر مضر خوراک کھلانا جائز ہے:
2. حلال حیوانات کو خالص نباتات یا مختلف قسم کی نباتات سے تیار شدہ مخلوط غیر مضر خوراک کھلانا جائز ہے:(156)(157)

---

156 استيناساً من حديث صحيح البخاري (3/ 112) لعبد الله بن عمر رضي الله عنهما في الهرة و حديث صحيح مسلم (2/ 622)

157 الموسوعة الفقهية الكويتية (2/ 76): اتفقت المذاهب في الجملة على إباحة الاحتشاش.

الموسوعة الفقهية الكويتية (2/ 82): اتفقت المذاهب في الجملة على إباحة الاحتطاب ... في غير الحرم ما دام لا يملكه أحد.

3. حرام حیوانات کو مردار کی علاوہ مختلف قسم کی حیوانات اور ان کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط غیر مضر خوراک کھلانا جائز ہے:

نوٹ: اس سلسلے میں مرادر کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

4. حلال حیوانات کو مردار، مضر، نجس العین، متنجس جس میں نجاست غالب ہو، انسانی ماخوذات کے علاوہ مختلف قسم کی حیوانات اور ان کے اجزاء سے تیار شدہ مخلوط خوراک کھلانا جائز ہے:(158)

5. حرام حیوانات کو خالص معدنیات یا مختلف قسم کی معدنیات سے تیار شدہ مخلوط غیر مضر خوراک کھلانا جائز ہے:

6. حلال حیوانات کو خالص معدنیات یا مختلف قسم کی معدنیات سے تیار شدہ مخلوط غیر مضر خوراک کھلانا جائز ہے:(159)

7. حرام حیوانات کو مختلف قسم کی نباتات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط خوراک کھلانا: اس کا حکم وہی ہے جو نمبر 01 اور نمبر 03 کا ہے۔

8. حلال حیوانات کو نباتات و حیوانات سے تیار شدہ مخلوط (Mix) خوراک کھلانا: اس کا حکم وہی ہے جو نمبر 02 اور نمبر 04 کا ہے۔

---

158 الحاوي الكبير (15/ 147)

وعندي إنه محمول على الكراهة دون التحريم، لأن النهي عنها وارد، لأجل ما تأكله من الأنجاس، وهي تغتذيه في كرشها، والعلف الطاهر ينجس في الكرش، فساوى في حصوله منه حال النجس، ولأن لحوم ما ترعى الأنجاس نتن، وأكل اللحم إذا نتن يحرم وإذا كان هكذا فكلما كان أكثر غذائه رعي الأنجاس كان أكل لحمه وشرب لبنه مكروها.

159 استيناساً من حديث صحيح البخاري (3/ 112) لعبد الله بن عمر رضي الله عنهما في الهرة و حديث صحيح مسلم (2/ 622)

9. حرام حیوانات کو مختلف قسم کی نباتات ومعدنیات سے تیار شدہ مخلوط خوراک کھلانا:

اس کا حکم وہی ہے جو نمبر 01 اور نمبر 05 کا ہے۔

10. حلال حیوانات کو مختلف قسم کی نباتات ومعدنیات سے تیار شدہ مخلوط خوراک کھلانا:

اس کا حکم وہی ہے جو نمبر 02 اور نمبر 06 کا ہے۔

11. حرام حیوانات کو معدنیات وحیوانات سے تیار شدہ مخلوط خوراک کھلانا:

اس کا حکم وہی ہے جو نمبر 03 اور نمبر 05 کا ہے۔

12. حلال حیوانات کو معدنیات وحیوانات سے تیار شدہ مخلوط خوراک کھلانا:

اس کا حکم وہی ہے جو نمبر 04 اور نمبر 06 کا ہے۔

13. حیوانات کو مختلف قسم کی کیمیکلز، اینٹی بائیوٹکس وغیرہ کھلانے کا شرعی حکم:

اس میں شرعی اعتبار سے دو باتیں اہم اور قابلِ غور ہیں:

- ایک یہ کہ حیوانات کی خوراک کے لیے کیمیکلز، اینٹی بائیوٹکس وغیرہ کھلانے کا شرعی حکم ان چیزوں کے ماخذ (Source) یا ان کے ذیلی اجزاء (Sub Ingredients) پر موقوف ہو گا، اگر کیمیکلز کے ذیلی اجزاء نباتات ہوں تو ان پر نباتات کے احکام جاری ہوں گے اور اگر کیمیکلز کے ذیلی اجزاء معدنیات ہوں تو ان پر معدنیات کے احکام جاری ہوں گے اور اگر کیمیکلز کے ذیلی اجزاء حیوانات ہوں تو ان پر حیوانات کے احکام جاری ہوں گے، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔
- دوسری بات یہ کہ حیوانات کی خوراک میں شامل کی جانے والی مختلف کیمیکلز کا ضرر کا پہلو انتہائی احتیاط کا متقاضی ہے لہٰذا اگر ایسے کیمیکلز، ہارمونز، اینٹی بائیوٹکس وغیرہ کا استعمال حیوانات کی خوراک وادویات وغیرہ کے لیے ناگزیر ہو، تو شرعاً یہ بات ضروری ہے کہ ایسی چیزیں حیوانات اور اس کے بعد حیوانات سے حاصل

ہونے والی انسانی خوراک میں ضرر کا باعث نہ ہو، اگر ایسا کوئی ضرر ہے تو ان حیوانات پر ضرر کے شرعی احکام لاگو ہوں گے، وہ یہ کہ حیوانات کو ایسی خوراک وادویات کھلانے کے بعد جب تک ماہرین کے مطابق ایسے حیوان کا گوشت، دودھ وغیرہ مضر صحت ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو، اس وقت تک ان حیوانات کا گوشت، دودھ وغیرہ استعمال کرنا شریعت کی رو سے ناجائز ہے۔(160)

---

160 { وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} [البقرة: 195]

اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو، اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی اختیار کرو۔ بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

اس آیت میں واضح طور انسان کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالنے سے روکا گیا ہے۔ آیت بالا میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو "التهلكة" سے منع فرمایا ہے لغت میں "التهلكة" ہلاکت کو کہتے ہیں بمعنی موت، ہلاکت وغیرہ۔

اس آیت مبارکہ میں لفظ "التهلكة" سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مفسرین حضرات کے مختلف اقوال ہیں، جو مختلف صحابہ کرام سے منقول ہیں، تاہم اگرچہ یہ مختلف آراء واقوال اس آیت کی تفسیر میں موجود ہیں، اس میں راجح تفسیر کونسی ہے اس بارے میں امام طبریؒ ان آراء کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"فإذ كانت هذه المعاني كلها يحتملها قوله:"ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة" ولم يكن الله عز وجل خص منها شيئا دون شيء، فالصواب من القول في ذلك أن يقال: إن الله نهى عن الإلقاء بأيدينا لما فيه هلاكنا."(تفسير الطبري = جامع البيان (3/ 593)

ترجمہ: جب اس آیت کے مفہوم میں (ہلاکت، موت، ضرر وغیرہ) ان تمام مطالب و معانی کا احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان میں کسی ایک مطلب و معنی کو متعین نہیں فرمایا لہٰذا اس بارے میں درست بات یہ ہے کہ اس آیت کا یہ مطلب لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہر اس چیز سے روکا ہے جس میں ہمارے لیے نقصان، ضرر اور ہلاکت ہو۔

پانچواں باب

حیوانات کو مردار یا اس کے اجزاء خالص یا اس سے تیار کردہ خوراک کھلانے کا شرعی حکم:

Sharia Statues of Carrion Based Animal Feeds

"میتۃ" یعنی مردار کی شرعی تعریف:

اصطلاحِ شریعت میں "میتۃ" یعنی مردار بالاتفاق اس جانور کو کہتے ہیں جو اپنی موت خود مر جائے یا کوئی اس کو ذبح تو کرے مگر ذبح کا یہ عمل شرعی شرائط پر پورا نہ اترتا ہو، یعنی جس حیوان کی موت غیر شرعی ذبیحہ کے نتیجے میں واقع ہو۔(161)

---

161 **فقہ مالکی:** أحكام القرآن لابن العربي – (ج 1 / ص 92)

المسألة الثانية : قوله تعالى : { الميتة } . وهي الإطلاق عرفا ، والمراد بالآيات حكما ما مات من الحيوان حتف أنفه من غير قتل بذكاة ، أو مقتولا بغير ذكاة .

الجامع لأحكام القرآن للقرطبي (2 / 217): الميتة : ما فارقته الروح من غير ذكاة مما يذبح.

فقہ حنفی: أحكام القرآن للجصاص – (ج 1 / ص 132)

باب تحريم الميتة : قال الله تعالى إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله قال أبو بكر الميتة في الشرع اسم حيوان الميت غير المذكى وقد يكون ميتة بأن يموت حتف أنفه من غير سبب لآدمي فيه وقد يكون ميتة لسبب فعل آدمي إذا لم يكن فعله فيه على وجه الذكاة المبيحة له

أحكام القرآن للجصاص – (ج 3 / ص 296)

الميتة ما فارقته الروح بغير تزكية مما شرط علينا الذكاة في إباحته.

تفسير النيسابوري – (ج 1 / ص 399)

{ إنما حرم عليكم الميتة والدم } يتناول ما مات حتف أنفه وما لم تدرك ذكاته على الوجه الشرعي.

روح المعاني (ج 27 / ص 396): الميتة وهي التي ماتت من غير ذكاة شرعية

تفسير الألوسي – (ج 4 / ص 371)

والمراد تحريم أكل الميتة ، هي ما فارقه الروح حتف أنفه من غير سبب خارج عنه

فقہ شافعی: مفاتيح الغيب ــ ترقيم الشاملة موافق للمطبوع – (ج 5 / ص 13)

الميتة من حيث اللغة هو الذي خرج من أن يكون حيا من دون نقض بنية ...وأما من جهة الشرع فهو غير المذكي إما لأنه لم يذبح أو أنه ذبح ولكن لم يكن ذبحه ذكاة.

البحر المحيط (ج 1 / ص 661): والميتة : ما مات دون ذكاة مما له نفس سائلة .

فقہ حنبلی: الإقناع لموسى الحجاوي - (ج 1 / ص 84)

(والميتة) وهي ما زالت حياتها لا بذكاة شرعية كذبيحة المجوسي.

حاشية الروض المربع شرح زاد المستقنع للعاصمي - (ج 1 / ص 109)

الميتة اسم لكل حيوان خرجت روحه بغير ذكاة، وقد يسمى المذبوح في بعض الأحوال ميتة حكمًا كذبيحة المرتد، وفي المصباح: الميتة ما مات حتف أنفه، أو قتل على هيئة غير مشروعة.

الفتاوى الكبرى لشيخ الإسلام ابن تيمية (1 / 49): و الله تعالى حرم ما مات حتف أنفه... فإن التحريم تارة لوجود الدم وتارة لفساد التذكية :كذكاة المجوسي والمرتد والذكاة في غير المحل.

شرح عمدة الفقه لابن تيمية - (ج 5 / ص 350)

فصل وإذا ذبح المحرم صيدا فهو حرام كما لو ذبحه كافر غير الكتابي وهو بمنزلة الميتة وتسمية الفقهاء المتأخرون ميتة بمعنى أن حكمه حكم الميتة إذ حقيقة الميتة ما مات حتف أنفه

شرح منتهى الإرادات (ج 7 / ص 41): ما لم يذك فهو ميتة

فقہ ظاہری: تفسير القرآن للعثيمين - (ج 4 / ص 204)

{ الميتة } في اللغة ما مات حتف أنفه...يعني بغير فعل من الإنسان...أما في الشرع: فهي ما مات بغير ذكاة شرعية،كالذي مات حتف أنفه؛ أو ذبح على غير اسم الله؛ أو ذبح ولم ينهر الدم؛ أو ذكاة من لا تحل تذكيته، كالمجوسي، والمرتد.

زاد المسير في علم التفسير لعبدالرحمن الجوزي - (ج 1 / ص 175)

والميتة في عرف الشرع اسم لكل حيوان خرجت روحه بغير ذكاة وقيل إن الحكمة في تحريم الميتة أن جمود الدم فيها بالموت يحدث أذى للآكل وقد يسمى المذبوح في بعض الأحوال ميتة حكما لأن حكمه حكم الميتة كذبيحة المرتد

فقہ جعفری: نهاية الأفكار لمحمد تقي البروجردي - (ج 6 / ص 267)

منع كون الميتة هي خصوص ما مات حتف الانف، بل هي في عرف الشارع عبارة عن مطلق ما لم يقع عليه التذكية بشرائطها المقررة من الذبح بالحديد وكونه مع التسمية ومستقبل القبلة مع اسلام الذابح، فمتى اختل احد هذه الامور كان الحيوان ميتة وان لم يزهق روحه حتف انفه

مردار سے متعلق شرعی احکام

مردار بالاجماع حرام ہے:

اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اجماع ہے کہ عام حالات میں اختیاری طور پر ٹڈی کے علاوہ بری حیوانات کا مردار کھانا حرام ہے۔(162)

تفسير الإمام العسكري (ع) – (ج 3 / ص 130)
ثم قال عزوجل: (إنما حرم عليكم الميتة) التي ماتت حتف أنفها بلا ذباحة من حيث أذن الله فيها

التفسير الأصفى الفيض الكاشاني – (ج 1 / ص 174)
(إنما حرم عليكم الميتة) قال: " التي ماتت حتف أنفها بلا ذباحة من حيث أذن الله ".

مستدرك الوسائل لميرزا الطبرسي (17 / 262): الامام العسكري (عليه السلام) في تفسير: " قال الله عز وجل: (إنما حرم عليكم الميتة) التي ماتت حتف أنفها إلى أن قال ومن الذبائح هي التي تتقرب بها الكفار بأسامي اندادهم التي اتخذوها من دون الله ".

مستدرك الوسائل لميرزا الطبرسي – (ج 17 / ص 305)
الامام أبو محمد العسكري (عليه السلام) في تفسيره: قال: " قال الله عزوجل: (إنما حرم عليكم الميتة) التي ماتت حتف أنفها بلا ذباحة، من حيث أذن الله فيها

بحار الأنوار – (ج 50 / ص 425)
قال عزوجل " إنما حرم عليكم الميتة " التي ماتت حتف أنفها بلا ذباحة من حيث أذن الله فيها

فقه القرآن لقطب الدين الراوندي – (ج 3 / ص 359)
والميتة هي كل حيوان صامت مات أو لا على وجه الذكاة .

162 تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق :5 / 185 ط دار الكتاب الإسلامي
قال – رحمه الله – (وعلى أكل لحم خنزير وميتة ودم وشرب خمر بضرب أو قيد لم يحل وحل بقتل وقطع) أي لو أكره على هذه الأشياء بما لا يخاف على نفسه أو على عضوه كالضرب لا يسعه أن يقدم عليه وبما يخاف يسعه ذلك؛ لأن حرمة هذه الأشياء مقيدة بحالة الاختيار.

جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

{إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله فمن اضطر غير باغ ولا عاد فلا إثم عليه إن الله غفور رحيم}. (سورة البقرة / 173)

ترجمہ: اس نے تو تمہارے لیے بس مردار جانور، خون، اور سور کو حرام کیا ہے، نیز وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو (اور ان چیزوں میں سے کچھ کھالے) جبکہ اس کا مقصد نہ لذت حاصل کرنا ہو اور نہ وہ (ضرورت) کی حد سے آگے بڑھے، تو اُس پر کوئی گناہ نہیں، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

الكافي لابن عبد البر ص188 ط دارالكتب العلمية

باب حكم الميتة :أكل كل ميتة من حيوان البر حرام إلا عند الاضطرار إليها لخوف ذهاب النفس

أحكام القرآن لابن العربي 1 / 52 ط دار الفكر

المسألة الثانية: قوله تعالى: {الميتة} [البقرة: 173].

وهي الإطلاق عرفا، والمراد بالآيات حكما ما مات من الحيوان حتف أنفه من غير قتل بذكاة، أو مقتولا بغير ذكاة،

شرح منتهى الإرادات 3 / 396: (ويحرم نجس كدم وميتة) لقوله تعالى: {حرمت عليكم الميتة والدم}

المغني لابن قدامة 13/ 330 ط دار هجر : أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى تَحْرِيمِ الْمَيْتَةِ حَالَ الاخْتِيَارِ , وَعَلَى إبَاحَةِ الأَكْلِ مِنْهَا فِي الاضْطِرَارِ.

بداية المجتهد 1 / 542: اتفق العلماء على تحريم ميتة البر.

الموسوعة (39/ 382): حرمة أكل الميتة : أجمع الفقهاء على حرمة أكل الميتة في حالة السعة والاختيار.

مردار کی نجاست وطہارت کا شرعی حکم:

قرانِ مجید میں سورۃ الأنعام آیت نمبر 145 میں مردار کو "رجس" کہا گیا ہے، عربی لغت میں "رجس" نجس کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے امتِ مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ مردار نجس العین ہے، اس کا کھانا حرام ہے اور اس کی ذات ناپاک و نجس ہے۔ امام رازیؒ نے مردار کے نجس ہونے پر امت کا اجماع نقل کیا ہے۔(163)

البتہ مردار کی تعریف ومصداق کی رو سے بعض حیوانی اجزاء کے شرعی حکم میں فقہاء کرام رائے کا اختلاف ہے، مثلاً مردار کے وہ اجزاء جن میں حیات کے اثرات وعلامات نہیں پائی جاتیں، احناف کے نزدیک پاک ہیں، مثلاً ہڈیاں، بال، سینگ وغیرہ۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

---

163 {قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [الأنعام: 145]

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (5/ 199)

الحق أن حرمة الانتفاع لا تقتضي النجاسة، لأن لا يمتنع في العقل أن يحرم الانتفاع بها، ويحل الانتفاع بما جاورها، إلا أنه قد ثبت بالإجماع أن الميتة نجسة.

تفسير العثيمين: الفاتحة والبقرة (2/ 253) نجاسة الميتة حسية.

الموسوعة الفقهية (39/ 388) ذهب الفقهاء (الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة) إلى أن الميتة نجسة العين ، وقد حرم الله أكلها.

حیوانات کو خالص مردار یا اس کے اجزاء سے تیار کردہ مخلوط خوراک کھلانے کا اجمالی حکم:

حیوانات کو مردار کھلانے کا وہی حکم ہے جو نجس کھلانے کا ہے، مختلف حیوانات کو نجس کھلانے سے متعلق مختلف فقہی مسالک کی آراء ضابطہ نمبر 10 تا ضابطہ نمبر 15 باب نمبر 04 میں گزر چکی ہے۔

البتہ مردار کے جو اجزاء جن فقہاء کرام کے نزدیک پاک ہیں ان پر ان کے نزدیک پاک چیز کا حکم جاری ہو گا، مردار کے کون سے اجزاء نجس ہیں اور کون سے نجس نہیں، اس کی تفصیل دوسرے باب کے حصہ دوم، تیسری نوع میں نمبر 32 تا نمبر 53 گزر چکی ہے۔

حیوانات کو اگر کسی پاک چیز اور مردار کے نجس اجزاء سے مخلوط خوراک کھلائی جاتی ہے، تو یہ متنجس ہے اور اس پر حیوانات کو متنجس کھلانے کا متعلقہ فقہی مسلک کا حکم لگے گا۔

مختلف حیوانات کو متنجس کھلانے سے متعلق مختلف فقہی مسالک کی آراء ضابطہ نمبر 16 تا ضابطہ نمبر 20 باب نمبر 04 میں گزر چکی ہے۔

حیوانات کو خالص مردار کھلانے کا تفصیلی بیان:

کسی جانور یا پرندے وغیرہ کو مردار کا گوشت، چربی وغیرہ براہِ راست کھلانا یا مردار کے مختلف اجزاء سے حیوانات کی خوراک تیار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں قدرے تفصیل ہے، جس کا خلاصہ ذیل میں نقل کرتے ہیں:

واضح رہے کہ ناپاک چیزوں کی دو قسمیں ہیں:

ایک نجس العین، یعنی جو چیز بذاتِ خود اصلاً (Basically) نجس وناپاک ہیں، مثلاً پیشاب، پاخانہ، شراب، خون، مردار وغیرہ

دوسری متنجس، یعنی جو چیز بذاتِ خود تو پاک ہیں مگر کسی ناپاک چیز کے ساتھ تلوث (Contamination) کی وجہ سے ناپاک قرار دیا گیا ہو۔

پہلی چیز کے بارے میں تمام فقہاء کرام متفق ہیں کہ نجس العین سے براہِ راست فائدہ اٹھانا جائز نہیں، البتہ اس کا ایسا استعمال جس کی شریعت میں گنجائش ہو، مباح ہے، مثلاً زرعی مقاصد کے لیے گوبر وغیرہ کا استعمال کرنا۔

دوسری قسم کے استعمال میں تفصیل ہے بعض صورتوں میں اس کا استعمال جائز ہے اور بعض صورتوں میں اس کا استعمال جائز نہیں۔

حیوانات کی خوراک میں مردار کے اجزاء کا استعمال:

اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ مردار کے وہ اجزاء نجس العین ہیں، جن میں زندگی کے ظاہری آثار وعلامات پائی جاتی ہیں، مثلاً گوشت، چربی وغیرہ۔ یہ اجزاء ایسے ہی ناپاک ہیں، جیسے شراب اور خون، پیشاب وغیرہ نجس وناپاک ہیں، البتہ مردار کے بعض اجزاء کے پاک ناپاک ہونے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، مثلاً مردار کے بال، اون، رویں وغیرہ، جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

حیوانات کی خوراک (Animal Feed) میں مردار کا استعمال:

بنیادی طور پر اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں:

حیوانات کا مردار خود کھانا۔

حیوانات کو مردار کھلانا۔

پہلی صورت:

یعنی حیوانات کا مردار خود کھانا، مردار چونکہ نجس ہے اس لیے یہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی حیوان نجس وناپاک اشیاء کھانے لگے، اس کا تعلق شریعت کی اصطلاح "جلالۃ" سے ہے، جس کی تفصیل باب نمبر 6 میں آئے گی۔ ان شاء اللہ

دوسری صورت:

حیوانات کو مردار کھلانا جائز ہے یا نہیں؟ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلاً:

- حلال حیوانات کو خالص مردار کھلانا
- حرام حیوانات کو خالص مردار کھلانا
- حلال حیوانات کو مردار کے اجزاء کے ساتھ مخلوط (Mix) خوراک کھلانا
- حرام حیوانات کو مردار کے اجزاء کے ساتھ مخلوط (Mix) خوراک کھلانا

اس حوالے سے فقہاء کرام کی تین رائے ہیں:

مردار کے گوشت و دیگر اجزاء سے حیوانات کی خوراک (Animal Feed) کے بارے میں پہلا موقف:

حلال / حرام حیوانات کو خالص مردار کھلانا

فقہ حنفی، فقہ شافعی کے مطابق حیوانات کو خالص مردار کھلانا جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل کی ایک روایت بھی اسی موقف کے مطابق ہے۔ ان حضرات کے نزدیک

حرام حیوانات ہوں یا حلال، کسی بھی قسم کے جانور یا پرندے کو خالص مردار کھلانا جائز نہیں۔

دلیل:

ان حضرات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

{حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ} [المائدة: 3]

ترجمہ: تم پر مردار جانور حرام کر دیا گیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حیوانات کو نجس کھلانا مردار سے انتفاع ہے اور مردار سے انتفاع اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے ناجائز ہے۔(164)

امام جصاصؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضرات (احناف) کے نزدیک مردار سے کسی بھی قسم کا انتفاع جائز نہیں، یہاں تک کہ کتوں اور درندوں کو بھی نہیں کھلایا جائے گا؛ کیوں کہ یہ بھی مردار سے ایک قسم کا فائدہ اٹھانا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے مردار کو متعین کر کے مطلقاً (Absolutely) حرام قرار دیا ہے، جس کی وجہ سے اس کی حرمت میں مزید تاکید آگئی، لہٰذا اس کے کسی بھی جزء سے انتفاع جائز نہیں، سوائے اس کے جس کو کسی اور دلیل کے ذریعے خاص کر کے اجازت دی گئی ہو، تو اس سے

---

164 الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 392)

إطعام الميتة للحيوان : اختلف الفقهاء في جواز الانتفاع بالميتة بإطعامها للدواب والبهائم أو الكلب المعلم والطير والبازي المعلم ونحوهم على ثلاثة أقوال :

أحدها : للحنفية والشافعية وأحمد في رواية عنه : وهو عدم جواز ذلك ، لأنه إذا أطعم الميتة للحيوان فقد انتفع بتلك الميتة ، وقوله تعالى : { حرمت عليكم الميتة } (سورة المائدة / 3) دال على عدم جواز الانتفاع بها . (أحكام القرآن للجصاص 1 / 132 ، وتفسير الفخر الرازي 5 / 16)

انتفاع حلال ہو گا، مثلا مردار کی کھال کے بارے میں حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ دباغت کے بعد اس کا استعمال جائز ہے۔(165)

علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ میری رائے میں کسی تربیت یافتہ سدھائے ہوئے کتے کو مردار کھلانا یا کسی سدھائے ہوئے پرندے کو مردار کھلانا (بھی) درست نہیں (حلال جانوروں کو کھلانا تو بالکل جائز نہیں)، کیوں کہ یہ انھیں مردار کھانے پر ابھارتا ہے، ہاں اگر کتے نے خود کھایا تو اس میں اس کے مالک پر کوئی حرج نہیں، اور امام احمد بن حنبلؒ نے بھی شاید اسی وجہ سے مکروہ کہا ہے۔(166)

مردار کے گوشت و دیگر اجزاء سے حیوانات کی خوراک (Animal Feed) کے بارے میں دوسرا موقف:

حرام حیوانات کو خالص مردار کھلانا:

فقہ مالکی اور فقہ حنبلی کے مطابق سدھائے ہوئے شکاری کتے یا پرندے کو خالص مردار کھلانا جائز ہے۔ اسی طرح ان حضرات کے نزدیک ان حیوانات کو بھی مردار کھلانا جائز ہے جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا۔

---

165 أحكام القرآن للجصاص 1 / 151 ط دار الفكر،ايضاً الموسوعة الفقهية (39/ 392)

166 المغني لابن قدامة 13/ 350 ط دار هجر، (الموسوعة الفقهية الكويتية :39/ 392)

دلیل:

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ یہ حیوانات دراصل کھائے نہیں جاتے جس سے (انسانی صحت کو)ضرر کا کوئی اندیشہ نہیں ، نیز اس طریقے سے مردار کا استعمال درحقیقت مردار کے اتلاف کے مترادف ہے جو کہ منع نہیں۔

اس رائے کی تائید میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بڑھتی ہوئی آلودگی کی وجہ سے اس طریقے سے مردار کے اجزاء کی آلودگی سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

تاہم اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ مقصد کھلائے بغیر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے کہ کھلانے کے بجائے کتے وغیرہ کو اس کی طرف متوجہ کر دیا جائے تاکہ وہ خود کھائے، صفائی کا مقصد بھی حاصل ہو گا، کتے کا پیٹ بھی بھرے گا اور انسان براہِ راست کھلانے کے اس عمل میں ملوث نہیں ہو گا۔

حلال حیوانات کو خالص مردار کھلانا:

فقہ حنبلی کے مطابق حرام حیوانات کو مردار کھلانا جائز ہے اس کے ساتھ ساتھ ان حلال حیوانات کو بھی مردار یا دیگر نجاست وغیرہ کھلانا جائز ہے جن کا ابھی فوری طور پر ذبح کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو؛ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جب حلال حیوانات کو چراگاہ وغیرہ میں کھلا چھوڑا جاتا ہے تو یہ بھی گندگی، نجس چیزیں وغیرہ کھاتے رہتے ہیں؛ لہٰذا اگر ایسے حلال حیوانات کا فوری طور پر ذبح کرنے کا ارادہ نہ ہو تو ان کو یہ چیزیں کھلانا جائز ہے۔

ہاں اگر ان کو فوری طور پر ذبح کرنے یا ان کا دودھ نکالنے کا ارادہ ہو تو ایسے حلال جانوروں کو نجاست یا مردار کھلانا جائز نہیں، چاہے بعد میں ان کے ذبح یا دودھ نکالنے

میں غیر ارادی تاخیر بھی ہو جائے، تب بھی جائز نہیں؛ کیونکہ شروع میں جب ارادہ ہے تو جائز نہیں۔(167)

مردار کے گوشت و دیگر اجزاء سے حیوانات کی خوراک (Animal Feed) کے بارے میں تیسرا موقف:

بلا تفریق تمام حیوانات کو مردار کھلانا:

فقہ مالکی کے بعض فقہاء کرام کے مطابق بلا تفریق تمام حیوانات کو مطلقاً نجس خوراک، مردار وغیرہ کھلانا جائز ہے چاہے حلال جانور ہوں یا حرام۔

ابن جلاب مالکی کہتے ہیں کہ حیوانات کو نجس خوراک کھلانے میں کوئی حرج نہیں، چاہے ان کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو؛ کیوں کہ حیوانات حلال حرام کے مکلف نہیں۔(168)

---

167 الكافي لابن عبد البر ص188 ط دارالكتب العلمية : وجائز أن يعلف الدواب نجس الطعم إذا كانت منها مما لا يؤكل لحمه

المغني لابن قدامة 13/ 350 ط دار هجر (الموسوعة الفقهية الكويتية :39/ 392)

شرح منتهى الإرادات 3 / 399 ط دار الفكر: (ويباح أن يعلف النجاسة ما لا يذبح) قريبا (أو) لا (يحلب قريبا) نصا لأنه يجوز تركها في المرعى على اختيارها ومعلوم أنها تعلف النجاسة.

الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 393)

168 الموسوعة الفقهية الكويتية (39/ 393)

والثالث : لبعض المالكية ، وهو جواز علف الدواب والحيوانات مطلقا الطعام النجس ، ما أكل لحمه منها وما لم يؤكل ، قال ابن الجلاب : ولا بأس بعلف الدواب الطعام النجس ما أكل لحمه وما لم يؤكل لحمه . (التفريع 1 / 407)

نوٹ: حیوانات کی خوراک کے حوالے سے مردار کے بارے میں تفصیلی فقہی عبارات دوسرے باب کے حصہ دوم، تیسری نوع میں گزر چکی ہے۔

خلاصہ بحث:

حیوانات کی خوراک (Animal Feed) میں مردار یا دیگر نجاستوں کے استعمال کے حوالے سے بنیادی طور پر فقہاء کرام کی آراء کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

1. فقہ حنفی، فقہ شافعی کے مطابق کسی بھی قسم کے حیوان (جانور یا پرندے) کو خالص مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا جائز نہیں۔
2. فقہ مالکی اور فقہ حنبلی کے مطابق حرام حیوانات (جانور یا پرندے) کو مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا جائز جبکہ حلال حیوانات کو کھلانا جائز نہیں۔
3. فقہ حنبلی کے مطابق حلال حیوان (جانور یا پرندے) کو بھی خالص مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا جائز ہے، بشرطیکہ فوری طور پر ان کے ذبح کرنے یا ان کا دودھ نکالنے کا ارادہ نہ ہو۔
4. فقہ حنبلی کے مطابق حلال حیوان (جانور یا پرندے) کو فوری طور پر ان کے ذبح کرنے یا ان کا دودھ نکالنے کا ارادہ ہو۔ تو ایسے حیوان کو بھی خالص مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا جائز نہیں۔
5. فقہ مالکی کے بعض فقہاء کرام کے مطابق بلا تفریق ہر قسم کے حیوان (جانور یا پرندے) کو مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا جائز ہے۔

حلال و حرام حیوانات کے اعتبار سے اس کا مزید خلاصہ اس طریقے سے بھی ہو سکتا ہے:

حلال حیوانات (جانور یا پرندے) کو خالص مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا:

1. فقہ حنفی میں جائز نہیں۔
2. فقہ شافعی میں جائز نہیں۔
3. فقہ مالکی میں جائز نہیں۔
4. فقہ حنبلی میں اس وقت جائز نہیں جب حلال حیوان (جانور یا پرندے) کو فوری طور پر ذبح کرنے یا اس کے دودھ نکالنے کا ارادہ ہو۔
5. فقہ حنبلی میں اس وقت جائز ہے جب حلال حیوان (جانور یا پرندے) کو فوری طور پر ذبح کرنے یا اس کے دودھ نکالنے کا ارادہ نہ ہو۔
6. فقہ مالکی کے بعض فقہاء کرام کے مطابق بلا تفریق حلال حیوان (جانور یا پرندے) کو مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا مطلقاً جائز ہے۔

حرام حیوانات (جانور یا پرندے) کو خالص مردار یا دیگر نجاستیں کھلانا:

1. فقہ حنفی میں جائز نہیں۔
2. فقہ شافعی میں جائز نہیں۔
3. فقہ مالکی میں جائز ہے۔
4. فقہ حنبلی میں جائز ہے۔

چھٹا باب

جلالہ کا بیان

"جلالہ" شریعت میں واحد مثال ہے جس میں شریعت نے کسی حیوان کی ذات، نوع یا نسل پر براہِ راست حکم نہیں لگایا، بلکہ یہ وہ حلال حیوانات ہیں، جو اصلاً تو حلال ہیں لیکن ان کی خوراک کی وجہ سے شریعت نے اس کے بارے میں تفصیلی احکام بیان کیے۔

آج کل "جلالہ" کے زمرے میں آنے والے حیوانات موجود بھی ہیں یا نہیں؟ اور اگر موجود ہیں بھی تو ایسے حیوان انسانوں کی خوراک میں شامل ہیں یا نہیں؟ اس ترقی یافتہ و متمدن دور میں کتنے لوگ واقعی "جلالہ" کے مصداق حیوانات کا گوشت یا دودھ وغیرہ استعمال کرتے ہیں؟

حیوانات کی خوارک کے باب میں "جلالہ" کی بحث کیوں ضروری ہے؟

مذکورہ بالا سوالات سے قطع نظر (Regardless) "جلالہ" کے مسئلے سے حیوانات کی خوارک کے بارے میں بہت ساری تفصیلات ملتی ہیں جن کی ضرورت درجِ ذیل صورتوں میں پڑتی ہیں:

- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کی مس (Touch) کردہ چیزوں کی طہارت و نجاست کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کے گوشت وغیرہ اجزاء کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کے اوپر سواری کرنے کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کے انڈوں کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کے کے دودھ کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کی قربانی کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کے بچوں کا شرعی حکم
- خوراک کی بنیاد پر حلال حیوانات کے کاروبار کا شرعی حکم

درجِ بالا صورتوں کا جدید فوڈ انڈسٹری کے تناظر میں جائزہ لیا جائے تو گویا کہ گوشت (Meat) انڈسٹری ، ڈیری (Dairy) انڈسٹری ، کنفیکشنری (Confectionary)انڈسٹری ، چمڑا (Leather) انڈسٹری ، خوردنی تیل (Cooking Oil)انڈسٹری ،خام مال (Raw-Material انڈسٹری ، فارما (Pharma)انڈسٹری وغیرہ تمام شعبوں میں حیوانات کی خوراک کی وجہ سے حلال کے مسائل (Halaal Critical Control Points)پیش آسکتے ہیں۔

اس وجہ سے یہ ضروری ہے کہ "جلالہ" کی مکمل تفصیل ذکر کی جائے تاکہ مذکورہ بالا صورتوں میں شرعی راہنمائی آسان ہو سکے۔

"جلالہ" کی لغوی تعریف:

"جلالہ" عربی لغت میں اس جانور کو کہتے ہیں جو پاخانہ، لید وغیرہ ناپاک چیزوں کی تلاش میں گھومتا رہتا ہے، "جلالہ" کا لفظ اصل میں "جلۃ" سے نکلا ہے جو عربی میں پاخانہ یا لید کو کہتے ہیں۔(169)

"جلالہ" کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاح میں "جلالہ" اس حیوان کو کہتے ہیں جس کی مستقل خوراک ناپاک اور گندی چیزیں ہوں، چاہے وہ مستقل طور پر خود کھاتا ہو یا کوئی اور اسے کھلاتا ہو، جس کے نتیجے میں اس کا گوشت، دودھ وغیرہ متغیر ہو اور اس کے ذائقے، رنگ یا بو (Taste, color, Smell) میں بدبو پیدا آنے لگے، بدبو کا علم ابتدائی طور پر اس کے پسینے سے ہوتا ہے۔(170)

---

169 لسان العرب مادة "جلل ": والجلاَّلة من الحيوان التي تأْكل الجِلَّة والعَذِرة والجِلَّة البعر فاستعير ووضع موضع العَذِرة ... ويقال جَلَّت الدابة الجِلَّة واجْتَلَّتها فهي جالَّة وجَلاَّلة إِذا التقطتها ----- ومنه سميت الدابة التي تأْكل العذرة الجَلاَّلة واجتللت البعر الأَصمعي جَلَّ يَجُلُّ جَلاًّ إِذا التقط البعر واجْتَلَّه مثله.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (1/ 134) والجلالة التي تأكل الجلة بالفتح وهي في الأصل البعرة وقد يكنى بها عن العذرة

مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 17)

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 260)

جلالة: التعريف: الجلالة: الدابة التي تتبع النجاسات وتأكل الجلة، وهي البعرة والعذرة. وأصله من جل فلان البعر جلا التقطه فهو جال، وجلال مبالغة ومنه الجلالة.

170 الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار (ص: 647) : (الجلالة) التي تأكل العذرة ولا تأكل غيرها.

نوٹ: جلالہ کے شرعی حکم کے لیے کسی حیوان کی مکمل یا غالب خوراک کا نجاست ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی جانور نے ایک آدھ دفعہ کوئی گندی چیز خود کھائی یا اسے کھلائی گئی تو وہ "جلالہ" نہیں، بلکہ جلالہ کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مستقل یا غالب خوراک نجس اور غلیظ چیزیں ہوں اور ان کی وجہ سے بدبو پیدا ہو۔

المبسوط للسرخسي (11/ 255)

وتفسير الجلالة التي تعتاد أكل الجيف ولا تخلط فيتغير لحمها، ويكون لحمها منتنا فحرم الأكل؛ لأنه من الخبائث، والعمل عليها لتأذي الناس بنتنها، وأما ما يخلط فيتناول الجيف وغير الجيف على وجه يظهر أثر ذلك من لحمه، فلا بأس بأكله، والعمل عليه حتى ذكر في النوادر: لو أن جديا غذي بلبن خنزير فلا بأس بأكله؛ لأنه لم يتغير لحمه وما غذي به صار مستهلكا ولم يبق له أثر

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 39)، المحيط البرهاني في الفقه النعماني (6/ 92)، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 6)

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 10)

الجلالة هي التي تعتاد أكل الجيف والنجاسات، ولا تخلط فيتغير لحمها فيكون منتنا، ولو حبست حتى يزول النتن حلت، ولم تقدر لذلك مدة في الأصل .

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (2/ 185)، درر الحكام شرح غرر الأحكام (1/ 27)

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق (8/ 208)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (6/ 732) وقد يفرق بأن مدمن الخمر يخلط والجلالة لا تخلط: حتى لو كانت تخلط لا يحكم بنجاسة عرقها كما قالوا في تفسيرها

الموسوعة الفقهية (5/ 150) ومذهب الشافعية قريب من الحنفية، فقد قال الشافعية: إذا ظهر تغير في لحم الجلالة، سواء أكانت من الدواب أم من الطيور، وسواء أكان التغير في الطعم أم اللون أم الريح.

جلالہ کے باب میں بدبو سے کیا مراد ہے؟

اس بارے میں فقہاء کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ جلالہ کے گوشت، دودھ وغیرہ کے ناجائز ہونے کے لیے شرعاً معتبر بدبو سے مراد اسی نجاست کی بدبو ہے جو کھائی ہے، مطلقاً بدبو مراد نہیں۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ جلالہ وہ حیوان ہے جو صرف اور صرف نجاست کھاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے گوشت وغیرہ سے بدبو آرہی ہے۔(171)

دوسری جگہ جلالہ کو پاک کرنے کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ جلالہ کی خوراک جب نجاست ہو تو اس کو پاک کرنے کے لیے کوئی مخصوص مدت نہیں، بلکہ اس کو اس وقت تک بندر کھاجائے گا جب تک نجاست کی بدبو ختم زائل نہ ہو۔(172)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک جلالہ کی تعریف یہ ہے کہ اگر اس کے بدن وغیرہ سے نجاست کی بو آرہی ہے تو وہ جلالہ ہے ورنہ نہیں۔(173)

دوسری جگہ جلالہ کو پاک کرنے کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اس کو پاک کرنے کے لیے کوئی مخصوص مدت نہیں، بلکہ اس کا مدار اس پر ہے کہ اس سے نجاست کی بدبو ختم ہو جائے۔(174)

---

171 ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 340) (قوله التي تأكل العذرة) أي فقط حتى أنتن لحمها.

172 رد المحتار(6/ 306)إذا كان علفها نجاسة ...الأصح عدم التقدير وتحبس حتى تزول الرائحة المنتنة.

173 المجموع شرح المهذب (9/ 28)

الصحيح الذي ..عليه الجمهور أنه لا اعتبار بالكثرة وإنما الاعتبار بالرائحة والنتن فإن وجد في عرفها وغيره ريح النجاسة فجلالة وإلا فلا.

174 المجموع شرح المهذب (9/ 29)

بلکہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اگر نجاست کی بدبو پاک چارہ وغیرہ کھلانے کی بجائے کسی اور ذریعہ سے زائل کی گئی مثلاً اس کو پکایا گیا وغیرہ، تو وہ پاک شمار نہیں ہو گا۔(175)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جلالہ کے باب میں بدبو سے مراد اسی نجاست کی بدبو ہے جو اس کی خوراک میں شامل ہے، مطلقاً بدبو مراد نہیں۔

اس لیے کہ عام طور پر حیوانات کے جسم سے عام طور پر خوشبو نہیں ہوتی، بلکہ اس میں انسانی طبائع کا بہت دخل ہوتا ہے اکثر لوگوں کو خالص حلال، پاک حیوانات (بھیڑ، بکری، گائے، مچھلی وغیرہ کے گوشت، دودھ اور دیسی گھی وغیرہ) کی بو بھی اچھی نہیں لگتی، اس سے شدید کراہت محسوس کرتے ہیں اور اس کو بدبو سے تعبیر کرتے ہیں۔

بندہ نے یہ بات اس لیے ذکر کی کہ آج کل اکثر لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ فارمی مرغی یا دیگر فارمی حیوانات کے جسم، دودھ گوشت، گھی وغیرہ سے بدبو آتی ہے اور اس کی وجہ سے ان چیزوں پر جلالہ کا حکم لگاتے ہیں، حالانکہ یہ بات شرعاً دو وجہوں سے بالکل غلط ہے۔

وليس للقدر الذي تعلفه من حد ولا لزمانه من ضبط وإنما الاعتبار بما يعلم في العادة أو يظن أن رائحة النجاسة تزول به.

حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء (3/ 354)

وقال أحمد يحرم لحمها ولبنها وكذا الدجاجة يحرم لحمها وبيضها وتحبس وتعلف علفا طاهرا حتى تزول رائحة النجاسة فتحل عنده وتزول الكراهة عندنا.

175 تحفة المحتاج في شرح المنهاج وحواشي الشرواني والعبادي (1/ 85)

لم تعد طهارة الجلالة بزوال التغير من غير علف طاهرا؛ لأن الظاهر أن سبب نجاستها عند القائل بها رداءة لحمها وهي لا تزول إلا بالعلف الطاهر.

ایک وجہ یہ ہے کہ شریعت میں جلالہ کے ناجائز ہونے کی اصل علت بدبو نہیں، بلکہ مکمل یا غالب طور پر نجاست و گندگی کھانا ہے، جبکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ فارمی حیوانات کو مکمل یا غالب طور پر نجاست نہیں کھلائی جاتی، ہاں بعض صورتوں میں جلدی نشو ونما کے لیے حیوانات سے سے حاصل شدہ پروٹین وغیرہ دوسری پاک چیزوں کے ساتھ ملا کر کھلائی جاتی ہے جس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسی خوراک کی وجہ سے جلالہ کو حکم لگانا شرعاً غلط ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ کراہت طبعی ہے کراہتِ شرعی نہیں، اور شرعی دلیل کے بغیر محض کراہتِ طبعی کی بنیاد پر حلال حرام کے احکامات جاری نہیں ہوتے۔

معلوم ہوا کہ موجودہ دور کے فارمی حیوانات شرعی جلالہ کے مصداق نہیں، ہاں اگر کسی خاص صورت میں جلالہ کی شرعی شرائط پائی گئی تو اس کا حکم الگ ہوگا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حیوانات کی خوراک میں نجس کیوں منع ہے؟

ایک اہم سوال: یہ ہے کہ جانور کو نجس کھلانا منع ہے یا حرام؟

اگر نجس کھلانا منع ہے تو اس نہی کی وجہ کیا ہے؟

اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں:

1۔ محض خوراک کا نجس ہونا:

بعض فقہی عبارتوں سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حیوانات کی خوراک میں محض نجاست کا وجود ہی اصل مسئلہ (Issue) ہے لیکن یہ وجہ مفہوم اصولی طور پر درست

نہیں اس لیے کہ حیوانات پاکی ناپاکی کے احکام کے مکلف نہیں کیوں کہ جب تک نجاست کی وجہ سے حلال حیوان کے گوشت میں بدبو پیدا نہ ہوا، اس کی وجہ سے کسی حلال حیوان کا گوشت وغیرہ بالاتفاق منع نہیں۔ جب خود کھائے تو منع نہیں، لہٰذا اتنی مقدار میں کوئی کھلائے یا پلائے تب بھی منع نہیں ہونا چاہیے تھا اس لیے کہ نتیجہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لیکن ایک مکلف انسان نے ایک حرام یا نجس چیز کو استعمال کرنے یا اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اگرچہ ایک غیر مکلف مخلوق کو کھلا رہا ہے اس لیے یہ عمل منع ہے۔(176)

---

176 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 40)

ولا يكره أكل الدجاج المخلي وإن كان يتناول النجاسة؛ لأنه لا يغلب عليه أكل النجاسة بل يخلطها بغيرها وهو الحب فيأكل ذا وذا، وقيل إنما لا يكره؛ لأنه لا ينتن كما ينتن الإبل والحكم متعلق بالنتن؛ ولهذا قال أصحابنا في جدي ارتضع بلبن خنزير حتى كبر: إنه لا يكره أكله؛ لأن لحمه لا يتغير ولا ينتن فهذا يدل على أن الكراهة في الجلالة لمكان التغير والنتن لا لتناول النجاسة ولهذا إذا خلطت لا يكره وإن وجد تناول النجاسة؛ لأنها لا تنتن فدل أن العبرة للنتن لا لتناول النجاسة.

الحاوي الكبير (15/ 147)

(فصل:) روى مجاهد عن ابن عمر أن النبي – صلى الله عليه وسلم – " نهى عن أكل الجلالة وألبانها " وروى نافع عن ابن عمر أن النبي – صلى الله عليه وسلم – " نهى عن الجلالة والمجثمة وعن المصبورة ". فأما الجلالة فهي التي ترعى الحلة، وهي البعر والعذرة، فحمل بعض أصحاب الحديث النهي على التحريم، وبه قال سفيان الثوري، وأحمد بن حنبل. وعندي إنه محمول على الكراهة دون التحريم، لأن النهي عنها وارد، لأجل ما تأكله من الأنجاس، وهي تغتذيه في كرشها، والعلف الطاهر ينجس في الكرش، فساوى في حصوله منه حال النجس، ولأن لحوم ما ترعى الأنجاس نتن، وأكل اللحم إذا نتن يحرم وإذا كان هكذا فكلما كان أكثر غذائه رعي الأنجاس كان أكل لحمه وشرب لبنه مكروها.

تحفة المحتاج في شرح المنهاج وحواشي الشرواني والعبادي (9/ 386)

(فإن علفت طاهرا) أو متنجسا أو نجسا كما بحثا أو لم تعلف كما اعتمده البلقيني وغيره واقتصار أكثرهم على العلف الطاهر جرى على الغالب أن الحيوان لا بد له من العلف وأنه الطاهر

"جلالہ" کے گوشت کا غیر محفوظ (Unsafe) ہونا:

اکثر فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ حیوانات کی خوراک میں نجاست کا استعمال انسانوں کی خوراک کے تحفظ (Food Safety) کی وجہ سے ممنوع ہے۔[177]

بندہ کے نزدیک یہی بات زیادہ صحیح ہے کہ اس کے نتیجے میں انسان کے لیے اس حیوان کا گوشت محفوظ نہیں رہتا اسی لیے شریعت نے حیوانات کی خوراک میں نجاست اور دیگر گندی چیزوں کو منع کیا۔ چناں چہ اس لیے جلالہ کے مسئلے میں فقہاء کرام نے ناجائز ہونے کے لیے اس کے گوشت سے اسی نجاست کے بدبو آنے کی شرط لگائی ہے، بصورتِ دیگر جائز ہے۔

بحر المذهب للروياني (4/ 239)

177 المبسوط للسرخسي (11/ 256) : ولا يتقدر بالزمان لاختلاف الحيوانات في ذلك فيصار فيه إلى اعتبار زوال المضر، فإذا زال بالعلف الطاهر حل تناوله.

حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 4/ 261 ط عيسى الحلبي

فلو زال التغير بدون ذلك أو بغير علف زالت الكراهة, ... ولو عاد التغير عادت الكراهة. قوله: (يصدق بالحرمة الكراهة) وقدمت على الحرمة للإنفاق على طهارة المعلوفة بذلك حال الحياة ولأن التغير كنتن اللحم المذكى وهو لا يحرم ما لم يضر.

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 260): والمراد بالجلالة على ما نص الشافعية: كل دابة علفت بنجس ولو من غير العذرة، كالسخلة التي ارتضعت بلبن نحو كلبة أو أتان. (قليوبي 4 / 261.)

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 148-149)

المقصود هنا بيان ما يكره أكله من الحيوان المباح الأصل بسبب عارض اقتضى هذه الكراهة، فإذا زال العارض زالت الكراهة. .... ولأنها إذا كان الغالب من أكلها النجاسات يتغير لحمها وينتن، فيكره أكله كالطعام المنتن.... وذلك لأن لحمها إذا تغير يتغير لبنها.

"جلالہ" کا شرعی حکم:

جمہور فقہاء کرام کے نزدیک جب نجاست کھانے کے وجہ سے "جلالہ" حیوان سے بدبو آنے لگے تو اس کا گوشت کھانا، اس کا دودھ پینا، اس کا انڈہ کھانا وغیرہ مکروہ ہے۔(178)

---

178 المغني لابن قدامة 9 / 413 –414 : فصل: قال أحمد: أكره لحوم الجلالة وألبانها.

حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 4/ 261 ط عيسى الحلبي

(وإذا ظهر تغير لحم جلالة) من نعم أو دجاج وهي التي تأكل العذرة اليابسة أخذا من الجلة بفتح الجيم بالرائحة والنتن في عرقها وغيره. (حرم) أكله (وقيل يكره قلت الأصح يكره والله أعلم) نقله الرافعي في الشرح

أسنى المطالب شرح روض الطالب 1 / 568 ط دار الكتاب الإسلامي

(ويكره لحم الجلالة) ...(ولبنها وبيضها)...«وركوبها» ...(إن ظهر نتن ما تأكله في ريحها وعرقها)

رد المحتار على الدر المختار 1 / 149 ط إحياء التراث

أقول: الظاهر أنه أراد بالجلالة غير التي أنتن لحمها من أكل النجاسة، إذ لو أنتن فالظاهر الكراهة بلا تفصيل...وفي المنتقى الجلالة المكروهة التي إذا قربت وجدت منها رائحة، فلا تؤكل ولا يشرب لبنها ولا يعمل عليها، ويكره بيعها وهبتها وتلك حالها، وذكر البقالي أن عرقها نجس. اهـــ وصرح المصنف في الحظر والإباحة أنه يكره لحم الأتان والجلالة. .... وبه علم أن الجلالة التي يكره سؤرها هي التي لا تأكل إلا النجاسة حتى أنتن لحمها؛ لأنها حينئذ غير مأكولة، ولذا قال في الجوهرة: فإن كانت تخلط أو أكثر علفها علف الدواب لا يكره سؤرها. اهـــ. قلت: بقي شيء، وهو أن الغالب أن الإبل تجتر كالغنم وجرتها نجسة كسرقينها كما سيأتي، ومقتضاه أن يكون سؤرها مكروها وإن لم تكن جلالة ولم أر من تعرض له، وإنما المفهوم من إطلاقهم عدم الكراهة فليتأمل.

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 260)

ذهب جمهور الفقهاء إلى أن أكل لحم الجلالة وهي الدابة التي تأكل العذرة أو غيرها من النجاسات وشرب لبنها وأكل بيضها مكروه، إذا ظهر تغير لحمها بالرائحة، والنتن في عرقها.

شوافع کے ایک قول اور حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق جلالہ کا گوشت کھانا اور اس کا دودھ پینا حرام ہے۔(179) یعنی کراہت کی بجائے حرمت کا قول ہے۔

"جلالہ" کے ناجائز ہونے کی دلیل:

"جلالہ" کے ناجائز ہونے کی اصل دلیل ایک حدیث ہے جس کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ کے گوشت کھانے، اس کا دودھ پینے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز ایسے اونٹ کو اس وقت تک ذبح کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ چالیس دن تک اسے پاک چیزیں نہ کھلائی جائیں۔(180)

جب "جلالہ" کے اندر بدبو پیدا نہ ہو:

اگر کوئی حلال حیوان ناپاک و گندی چیزیں کھاتا ہو لیکن اس کی وجہ سے اس میں بدبو پیدا نہ ہو تو کیا اس صورت میں بھی وہ اصطلاحی جلالہ ہے یا نہیں؟ اور کیا اس صورت میں بھی اس کا گوشت کھانا، دودھ پینا وغیرہ ناجائز ہے یا نہیں؟

---

179 الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261) وفي قول عند الشافعية ورواية عن أحمد: يحرم لحمها، ولبنها . (المغني 8 / 593، وروض الطالب 1 / 568)

180 المعجم الكبير للطبراني (12/ 408) عن ابن عمر، قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح عن لحوم الإبل الجلالة وألبانها»

مسند أحمد ط الرسالة (11/ 616) عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، قال: " نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لحوم الحمر الأهلية، وعن الجلالة، وعن ركوبها وأكل لحومها .

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261)

والأصل في ذلك: حديث ابن عمر رضي الله تعالى عنهما: قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الإبل الجلالة أن يؤكل لحمها، ولا يشرب لبنها ولا يحمل عليها إلا الأدم، ولا يذكيها الناس حتى تعلف أربعين ليلة.

ایسی صورت میں فقہاء کرام کی کئی آراء ہیں:

شوافع کا موقف:

شوافع کے نزدیک اگر گندگی و نجاست کھانے کی وجہ سے حلال حیوان کے اندر بدبو پیدا نہ ہو تو وہ مکروہ نہیں، اگرچہ اس کی خوراک صرف نجس چیزیں ہی کیوں نہ ہوں۔

گویا کہ شوافع نے مدار حیوان کی خوراک کو نہیں بنایا، بلکہ اس کے اوپر مرتب ہونے والے اثر کو مدار بنایا کہ اگر بدبو ہے تو جلالہ ہے، بدبو نہیں تو جلالہ نہیں۔(181)

حنابلہ کا موقف:

حنابلہ کے نزدیک اگر کسی حیوان کی مکمل یا اکثر خوراک نجاست و گندگی ہو تو وہ "جلالہ" ہے اور اس کا گوشت کھانا، دودھ پینا، انڈے کھانا وغیرہ سب منع ہے، چاہے اس سے بدبو آئے یا نہ آئے۔

---

181 أسنى المطالب شرح روض الطالب **1 / 568** :

فلو مر على الجلالة أيام من غير أن تأكل طاهرا فزالت الرائحة حلت، وإنما ذكر العلف بطاهر؛ لأن الغالب أن الحيوان لا بد له من علف... ومقتضى قولهم علفت بطاهر أنها لو علفت بمتنجس كشعير أصابه ماء نجس فطاب لحمها لم تحل أي حلا مستوي الطرفين، وليس كذلك قلت: وقد يقال بل لو علفت بنجس العين فطاب لحمها لم تكره، وهو ظاهر كلام المصنف (ويكره ركوبها بلا حائل) ... (والسخلة المرباة بلبن كلبة) أو نحوها كخنزيرة وحمارة (كالجلالة) فيما ذكر...(حاشية الرملي) (قوله: والسخلة المرباة بلبن كلبة) وحكم الرضيع بلبن الجلالة حكمها، ولا يحرم حيوان ربي بمال حرام.

الموسوعة الفقهية (**15/ 261**)

إذا لم يظهر منها تغير بريح، أو نتن، فلا كراهة عند الشافعية وإن كانت لا تأكل إلا النجاسة.

گویا کہ حنابلہ نے مدار اس حیوان کی خوراک کو بنایا ہے اس کے اوپر مرتب ہونے والے اثرات کو نہیں بنایا۔ اگر خوراک نجاست ہے تو ناجائز ہے، خوراک نجاست نہیں تو ناجائز نہیں۔(182)

مالکیہ کا موقف:

مالکیہ کے نزدیک "جلالہ" کے اندر کوئی کراہت نہیں، چاہے اس کی خوراک کچھ بھی ہو اور چاہے اس سے بدبو آئے یا نہ آئے۔(183)

---

182 المغني لابن قدامة 9 / 413 –414 : قال أحمد: أكره لحوم الجلالة وألبانها. قال القاضي، في " المجرد ": هي التي تأكل القذر، فإذا كان أكثر علفها النجاسة، حرم لحمها ولبنها. وفي بيضها روايتان. وإن كان أكثر علفها الطاهر، لم يحرم أكلها ولا لبنها.

وتحديد الجلالة بكون أكثر علفها النجاسة، لم نسمعه عن أحمد، ولا هو ظاهر كلامه، لكن يمكن تحديده بما يكون كثيرا في مأكولها، ويعفى عن اليسير.

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261)

وقال الحنابلة: يكره أكل لحمها وشرب لبنها إذا كان أكثر علفها النجاسة، وإن لم يظهر منها نتن أو تغير، ونقل صاحب المغني عن الليث قوله: " إنما كانوا يكرهون الجلالة التي لا طعام لها إلا الرجيع (الروث والعذرة) وما أشبهه . (المغني 8 / 593)

183 مختصر خليل (ص: 80)

فصل فيما يباح من الأطعمة والأشربة: المباح طعام طاهر والبحري وإن ميتا وطير ولو جلالة وذا مخلب ونعم ووحش لم يفترس

مواهب الجليل في شرح مختصر خليل (3/ 229)

ص (وطير ولو جلالة): ش: الجلالة في اللغة البقرة التي تتبع النجاسات قال في الصحاح: الجلالة البقرة التي تتبع النجاسات، وفي الحديث «نهي عن لبن الجلالة» انتهى.

منح الجليل شرح مختصر خليل (2/ 452)

احناف کا موقف:

احناف کے نزدیک بھی اگر گندگی و نجاست کھانے کی وجہ سے حلال حیوان کے اندر بدبو پیدا ہو تو اس کا گوشت، دودھ، انڈے وغیرہ مکروہ ہیں، اس لیے کہ جب کسی حیوان کی اکثر یا غالب خوراک نجاست ہو تو اس کے اندر تبدیلی آتی ہے اور اس کے اندر بدبو پیدا ہوتی ہے۔ تو علامہ کاسانیؒ کے مطابق اس کا کھانا ایسا ہی مکروہ ہے جیسا کہ کسی دوسرے خراب بدبودار کھانے کا استعمال مکروہ ہے۔

گویا کہ احناف نے مدار اس حیوان کی خوراک کو بنایا ہے اس کے اوپر مرتب ہونے والے اثرات کو نہیں بنایا۔ اگر مکمل یا غالب خوراک نجاست ہے تو ناجائز ہے، خوراک نجاست نہیں تو ناجائز نہیں۔

لیکن احناف کی اکثر عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک علت صرف بدبو یعنی خوراک نہیں، بلکہ خوراک کے اوپر مرتب ہونے والے اثرات ہیں۔(184) گویا کہ احناف کے نزدیک دونوں چیزوں کو دیکھا جائے گا۔

(وطير) إن لم يكن جلالة. بل (ولو) كان (جلالة) ... وهي لغة البقر التي تتبع النجاسات ابن عبد السلام والفقهاء يستعملونها في كل حيوان يستعملها إن لم يكن ذا مخلب بل (و) لو كان (ذا مخلب) الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261) وذهب المالكية إلى أن لحم الجلالة لا كراهة فيه وإن تغير من ذلك .(شرح الزرقاني 3 / 26)

184 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 40)

قال أصحابنا في جدي ارتضع بلبن خنزير حتى كبر: إنه لا يكره أكله؛ لأن لحمه لا يتغير ولا ينتن فهذا يدل على أن الكراهة في الجلالة لمكان التغير والنتن لا لتناول النجاسة ولهذا إذا خلطت لا يكره وإن وجد تناول النجاسة؛ لأنها لا تنتن فدل أن العبرة للنتن لا لتناول النجاسة،

الموسوعة (5/ 149): إن الجلالة هي الإبل أو البقر أو الغنم التي أغلب أكلها النجاسات فيكره .

جلالہ کو بند رکھنے کے ذریعے اس کی کراہت کو زائل کرنا:

جن حضرات کے نزدیک جلالہ حرام یا مکروہ ہے، ان کے نزدیک بالاتفاق اگر جلالہ کو بند کر کے پاک چیزیں کھلائی جائیں تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔(185)

البتہ ان حضرات کے درمیان اس حوالے سے مختلف رائے ہیں کہ ایسے حیوان کو کتنی مدت کے لیے بند رکھا جائے گا، تاکہ وہ پاک ہو جائے اور اس کا گوشت، دودھ وغیرہ استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہو جائے؟

شوافع کا موقف:

شوافع کے نزدیک اونٹ کو چالیس دن، گائے بھینس کو تیس دن، بھیڑ بکری کو سات دن اور مرغی وغیرہ کو تین دن تک بند رکھا جائے گا۔

اور اس کو اس دوران پاک صاف خوراک کھلا کر بعد میں ذبح کر کے گوشت کھانا یا اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔(186)

---

185 الموسوعة الفقهية (15/ 261) لا خلاف بين الفقهاء الذين يقولون بحرمة أكل لحم الجلالة، أو كراهته في أن الحرمة أو الكراهة تزول بالحبس على العلف الطاهر.

186 حاشيتا قليوبي وعميرة على شرح المحلي 4/ 261 : قوله: (فإن علفت طاهرا) وكذا بنجس أو متنجس وخرج بالعلف زوال التغير بالغسل مثلا، فلا تزول به الكراهة.

قوله: (ويجري الخلاف في لبنها وبيضها) وكذا عرقها وصوفها وشعرها وجنينها وولدها. نعم لا كراهة في لبن فرس ولدت بغلا ولو في نحو لحم مأكولة علفت حراما كمغصوب ومسروق.

قوله: (حتى تعلف أربعين ليلة) هذا بالنظر للأغلب من أن التغير يزول بذلك لأن كل أكلة يمكث نفعها في البدن أربعين يوما فلو زال التغير بدون ذلك أو بغير علف زالت الكراهة، نعم ما ذكر مندوب في البدنة ويندب في البقرة أن تعلف ثلاثين يوما وفي الشاة سبعة أيام وفي الدجاجة ثلاثة لخبر

احناف کا موقف:

احناف کے نزدیک اونٹ، گائے بھینس کو دس دن، بھیڑ بکری کو چار دن اور مرغی وغیرہ کو تین دن تک بندر کھا جائے گا۔ اور اس کو اس دوران پاک صاف خوراک کھلا کر بعد میں ذبح کر کے گوشت کھانا یا اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی ایک روایت کے مطابق اس مسئلہ میں کوئی خاص مدت متعین نہیں، بلکہ ہر جانور کو اس کی جسامت کے حساب سے اس وقت تک بند رکھا جائے گا، جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہو۔(187)

ورد بذلك، ولو عاد التغير عادت الكراهة. قوله: (يصدق بالحرمة الكراهة) وقدمت على الحرمة للإنفاق على طهارة المعلوفة بذلك حال الحياة ولأن التغير كنتن اللحم المذكى وهو لا يحرم ما لم يضر.

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261)

ثم اختلفوا في مدة الحبس: فقال الشافعية: يحبس الناقة أربعين يوما، والبقرة ثلاثين، والشاة سبعة أيام، والدجاجة ثلاثة أيام . (قليوبي 4 / 261)

[187] رد المحتار على الدر المختار 1 / 149 ط إحياء التراث

قال الشارح هناك: وتحبس الجلالة حتى يذهب نتن لحمها. وقدر بثلاث أيام لدجاجة، وأربعة لشاة، وعشرة لإبل وبقر على الأظهر، ولو أكلت النجاسة وغيرها بحيث لم ينتن لحمها حلت. اهـ. وبه علم أن الجلالة التي يكره سؤرها هي التي لا تأكل إلا النجاسة حتى أنتن لحمها؛ لأنها حينئذ غير مأكولة، ولذا قال في الجوهرة: فإن كانت تخلط أو أكثر علفها علف الدواب لا يكره سؤرها. اهـ. قلت: بقي شيء، وهو أن الغالب أن الإبل تجتر كالغنم وجرتها نجسة كسرقينها كما سيأتي، ومقتضاه أن يكون سؤرها مكروها وإن لم تكن جلالة ولم أر من تعرض له، وإنما المفهوم من إطلاقهم عدم الكراهة فليتأمل.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 40)

حنابلہ کا موقف:

حنابلہ کی دو روایتیں ہیں:

ایک یہ کہ ہر قسم کے جلالہ حیوان کو تین دن بند رکھا جائے گا چاہے وہ جانور ہو یا پرندہ، چھوٹا ہو یا بڑا۔

دوسری روایت یہ کہ کہ اونٹ اور گائے کو چالیس روز تک بند رکھا جائے گا اور اس کو اس دوران پاک صاف خوراک کھلا کر بعد میں ذبح کر کے گوشت کھانا یا اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔(188)

ثم ليس لحبسها تقدير في ظاهر الرواية هكذا روي عن محمد – رحمه الله – أنه قال: كان أبو حنيفة – رضي الله عنه – لا يوقت في حبسها وقال تحبس حتى تطيب وهو قولهما أيضا، وروى أبو يوسف عن أبي حنيفة عليه الرحمة أنها تحبس ثلاثة أيام.

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261) : وعند الحنفية: تحبس الدجاجة ثلاثة أيام، والشاة أربعة، والناقة والبقرة عشرة أيام . (ابن عابدين 1 / 149)

الموسوعة الفقهية (5/ 149): وهل لحبسها تقدير زمني، أو ليس له تقدير؟ روي عن محمد أنه قال: كان أبو حنيفة لا يوقت في حبسها، وقال: تحبس حتى تطيب، وهو قول محمد وأبي يوسف أيضا.

188 المغني لابن قدامة 9 / 413 –414 ط مكتبة القاهرة

فصل: وتزول الكراهة بحبسها اتفاقا. واختلف في قدره، فروي عن أحمد؛ أنها تحبس ثلاثا، سواء كانت طائرا أو بهيمة. وكان ابن عمر إذا أراد أكلها حبسها ثلاثا.

الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261)

وعن أحمد روايتان في ذلك: إحداهما: تحبس الجلالة ثلاثا، سواء أكانت طيرا أو بهيمة، وقالوا: إن ما طهر حيوانا في مدة حبسه وعلفه طهر الآخر؛ ولأن ابن عمر كان يحبسها ثلاثا إذا أراد أكلها. والرواية الثانية تحبس البدنة، والبقرة أربعين يوما . (المغني 8 / 594)

حضرت حسن بصریؒ کا موقف:

علامہ ابنِ قدامہ حنبلیؒ نے حضرت حسن بصریؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے "جلالہ" جانوروں کے گوشت، دودھ وغیرہ کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے اس لیے کہ ان کے بقول کوئی بھی حیوان نجاست کھانے سے نجس نہیں ہوتا، جس کی دلیل یہ ہے کہ شراب نجس ہے لیکن شراب پینے والے کے خارجی اعضاء کے بارے میں نجاست کا حکم کوئی نہیں لگاتا، اسی طرح کافر جو خود خنزیر اور دیگر حرام و نجس چیزیں کھاتا پیتا ہے، لیکن کسی نے بھی اس وجہ سے اس کے ظاہری بدن کے نجاست کو قول اختیار نہیں کیا، اور اگر اس وجہ سے اس کو نجس قرار دیا جائے تو اسلام اور غسل کی وجہ سے کافر کبھی بھی پاک نہ ہوتا۔ اسی طرح اگر جلالہ کو نجس قرار دیا جائے تو اسے بند کرنے سے وہ کبھی پاک نہ ہوتا۔(189)

قول راجح:

چوں کہ اس مسئلہ میں تمام فقہاء کرام کے نزدیک جلالہ کو بند کرنے کا مقصد اسے پاک کرنا اور اس کے اندر سے نجاست کے اثرات کو زائل کرنا ہے۔

189 الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261)

ونقل صاحب المغني عن الحسن البصري: أنه رخص في لحومها، وألبانها، لأن الحيوان لا يتنجس بأكل النجاسات بدليل أن شارب الخمر، لا يحكم بتنجيس أعضائه، والكافر الذي يأكل الخنزير والمحرمات لم يقل أحد بنجاسة ظاهره، ولو نجس بذلك لما طهر بالإسلام والاغتسال. ولو نجست الجلالة لما طهرت بالحبس . (المغني 8 / 593)

لہٰذا اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی یہ رائے زیادہ راجح ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی خاص مدت متعین نہیں، بلکہ ہر جانور کو اس کی جسامت اور جسمانی نظام کے حساب سے اس وقت تک بند رکھا جائے گا، جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہو۔(190)

بندہ کی رائے میں عصرِ حاضر میں علومِ حیوانات (veterinary sciences) اور ماہرینِ حیوانات (veterinarians) کی آراء کی روشنی میں متعلقہ حیوان کے نظام انہضام اور جسامت وغیرہ کے حساب سے نجاست کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے جلالہ پرندوں، چھوٹے جانوروں، بڑے جانوروں اور اونٹ وغیرہ کو جتنا وقت درکار ہو اسی کو معیار بنایا جائے گا۔(191)

جلالہ جانور پر سواری کرنا:

جلالہ جانور پر بغیر کسی حائل کے بیٹھ کر سواری کرنا مکروہ ہے، اس لیے کہ حدیث شریف میں اس طرح کے جانور پر سواری کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ جس کی وجہ یہ

---

190 رد المحتار على الدر المختار 1 / 149 ، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 40)
الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 261)، الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 149)

191 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 40)
ثم ليس لحبسها تقدير في ظاهر الرواية الخ
المغني لابن قدامة 9 / 413 –414 ط مكتبة القاهرة
والأخرى، تحبس الدجاجة ثلاثا، والبعير والبقرة ونحوهما يحبس أربعين. وهذا قول عطاء، في الناقة والبقرة؛ لحديث عبد الله بن عمرو، لأنهما أعظم جسما، وبقاء علفهما فيهما أكثر من بقائه في الدجاجة والحيوان الصغير. والله أعلم.

ہے کہ اس طرح بیٹھنے سے اس کے بدن سے نکلنے والے پسینے کے ساتھ اتصال کی وجہ سے تلوث کا خطرہ ہوتا ہے۔(192)

جلالہ جانور کا جھوٹا:

جلالہ جانور کا جھوٹا استعمال کرنا مکروہ ہے۔(193)

جلالہ جانور کا قربانی:

حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، بشرطیکہ اس کی خوراک صرف نجاست ہو۔(194)

---

192 المستدرك على الصحيحين للحاكم (2/ 46)

«نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجلالة أن يؤكل لحمها، ويشرب لبنها، ولا يحمل عليها الأدم ولا يركبها الناس حتى تعلف أربعين ليلة» هذا حديث صحيح الإسناد ..... ولم يخرجاه "

الموسوعة الفقهية (15/ 262)

ولأنها ربما عرقت فتلوث بعرقها (المغني 8 / 594، وأسنى المطالب 1 / 568، وابن عابدين 1 / 149.)

193 الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 262) سؤر الجلالة:: صرح الحنفية بكراهية شرب سؤر الجلالة.(ابن عابدين 1 / 149.)

194 الموسوعة الفقهية الكويتية (15/ 262)

التضحية بالجلالة: صرح الحنفية: أن الجلالة لا تجزئ في الأضحية: إذا كانت لا تأكل غير النجاسة. (ابن عابدين 5 / 207.)

گھریلو پالتو حلال حیوانات جو کبھی کبھی نجس چیزیں کھا جاتے ہیں:

واضح رہے کہ ایسے گھریلو پالتو حلال حیوانات، مثلاً مرغی، بطخ، بھیڑ بکری، گائے بھینس اونٹ وغیرہ جو کبھی کبھی نجس چیزیں کھا جاتے ہیں، اس سے وہ جلالہ کے حکم میں داخل نہیں ہوتے اور اس کی وجہ سے ایسے حیوانات کے گوشت، دودھ، انڈوں وغیرہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ایسے حیوانات مستقل طور پر نجاستیں نہیں کھاتے، بلکہ یا تو وہ ان نجاستوں میں اپنے لیے دانہ وغیرہ خوراک تلاش کرتی ہے اور یا پھر نجس چیزوں کو پاک چیزوں کو ساتھ ملا کر کے کھا جاتے ہیں۔(195)

حیوانات کو باامر مجبوری خالص نجس چیزیں کھلانا پلانا منع نہیں:

فقہ اسلامی میں اس حوالے سے مثالیں ملتی ہیں جس میں اس پر کلام کیا گیا ہے کہ بکری بھیڑ کے بچہ کو اگر مادہ خنزیز یا کتیا کا دودھ پلا کر بڑا کیا گیا تو وہ بھی جلالہ میں شامل ہے، لیکن اس کو بھی تطہیر (Ritual Purity & Cleansing) کے اسی طریقے (Process) سے گزارا جائے گا جس کا ذکر پہلے ہوا۔(196)

---

195 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 40)

ولا يكره أكل الدجاج المخلي وإن كان يتناول النجاسة؛ لأنه لا يغلب عليه أكل النجاسة بل يخلطها بغيرها وهو الحب فيأكل ذا وذا، وقيل إنما لا يكره؛ لأنه لا ينتن كما ينتن الإبل والحكم متعلق بالنتن؛ ----- فهذا يدل على أن الكراهة في الجلالة لمكان التغير والنتن لا لتناول النجاسة.

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 150-149)

ولا يكره أكل الدجاجة المخلاة وإن كانت تتناول النجاسة، لأنها لا يغلب عليها أكلها، بل تخلطها بالحب.

196 المحيط البرهاني في الفقه النعماني (6/ 75)

ان مواقع میں کسی نے بھی اس عمل کے جائز ناجائز ہونے کو نہیں چھیڑا، البتہ اس کے جلالہ ہونے یا نہ ہونے پر کلام ضرور کیا ہے۔(197)

سوال:

سوال یہ ہے کہ کیا آج کل کی غذائی ضروریات اور گوشت کے حوالے سے مارکیٹ کی طلب (Demand) اس درجے کی ہے کہ جس کو شرعی ضرورت قرار دے کر حیوانات کے لیے ایسی خوراک تیار کرنے اور کھلانے کی اجازت دی جائے کہ جس سے ان کو کم مدت میں بڑا کر کے ذبح کرنے کے لیے تیار کیا جائے۔ مثلاً حیوانات

وعن محمد في الجدي يغذى بلبن الحمار مرة أو مرتين أنه لا يكره، فإذا كثر كره؛ حتى يعلف مدة يحدث فيه مثل هذا السمن، وروي أنه لا يكره؛ لأنه يتغير، ويجب أن تكون مسألة الجدي غذي بلبن الخنزيرعلى الروايتين أيضا، وذكر الحسن في الشاة تشرب خمر أو ما فيه بول أنه يكره ذبحها ساعته حتى تحبس ثلاثة أيام

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**6/ 340**)

ولو أكلت النجاسة وغيرها بحيث لم ينتن لحمها حلت كما حل أكل جدي غذي بلبن خنزير لأن لحمه لا يتغير، وما غذي به يصير مستهلكا لا يبقى له أثر.

(ولو سقي ما يؤكل لحمه خمرا فذبح من ساعته حل أكله ويكره) زيلعي وصيد وشرح ووهبانية ..... (قوله لأن لحمه لا يتغير إلخ) كذا في الذخيرة، وهو موافق لما مر من أن المعتبر النتن، لكن ذكر في الخانية أن الحسن قال: لا بأس بأكله، وأن ابن المبارك قال: معناه إذا اعتلف أياما بعد ذلك كالجلالة، وفي شرح الوهبانية عن القنية راقما أنه يحل إذا ذبح بعد أيام وإلا لا. **[فرع]**

في أبي السعود: الزروع المسقية بالنجاسات لا تحرم ولا تكره عند أكثر الفقهاء

(قوله حل أكله ويكره) ظاهره أن الكراهة تحريمية، وعليه ينظر الفرق بينه وبين الجلالة التي تأكل النجاسة وغيرها والجدي.

197 الموسوعة الفقهية الكويتية (**5/ 150**)

ويلحق بالجلالة ولدها الذي يوجد في بطنها بعد ذكاتها، إذا وجد ميتا وظهر فيه التغير، وكذلك العنز التي ربيت بلبن كلبة أو خنزيرة إذا تغير – لحمها. فإن علفت الجلالة، أو لم تعلف، فطاب لحمها حل بلا كراهة، لزوال علة الكراهة وهي التغير.

کی خوراک میں پروٹین وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اینیمل پروٹین پر مبنی غذاء کھلانا؟

جواب:

اس میں دو رائے ہو سکتی ہیں:

ایک یہ کہ اگر انڈسٹری اور مارکیٹ کی ضرورت کو دیکھا جائے کہ مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں گوشت کی پیداوار ہو جائے، اس کو دیکھتے ہوئے اس کی اجازت ہونی چاہیے اس لیے کہ اول تو ہماری معلومات کے مطابق موجودہ دور میں خالص نجاستیں نہیں کھلائی جاتیں، بلکہ ممکنہ طور پر اس میں نجس چیزوں کی ملاوٹ ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے حیوانات کی مروجہ خوارک نجس نہیں، بلکہ متنجس میں داخل ہے اور متنجس کھلانا اکثر فقہاء کرام کے نزدیک جائز ہے، نیز اس میں نجاست کی مقدار فیصدی تناسب سے پاک و طاہر کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے، مقدار کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

دوسری رائے یہ کہ نجاست حرام ہے اور حرام سے نفع اٹھانا منع ہے اس لیے حیوانات کی خوراک میں اس طرح کی نجاستیں ملانا اور ایسی نجس چیزیں حیوانات کو کھلانا جائز نہیں۔

اس میں خالص صورت میں نجس چیز بیچنے، خریدنے اور ملانے کی حد تک تو یہ بات درست ہے۔

لیکن تیار ہونے کے بعد کھلانے کے بارے میں یہ بات اس لیے درست نہیں کہ حیوانات کے لیے تیاری جانے والی خوراک نجس نہیں ہوتی، بلکہ متنجس ہوتی ہے اور انتفاع من النجس ناجائز ہے، انتفاع من المتنجس ہر وقت ناجائز نہیں۔

اس میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شاید یہ تعاون علی الاثم کا سبب بنے، لیکن یہ بات درست نہیں اس لیے کہ جانور مکلف نہیں تو اس میں گناہ کا تصور جانور کے نقطہ نظر سے نہیں آسکتا۔

حیوانات کے لیے تیار کی جانے والی موجودہ خوراک کا شرعی حکم:

عالمی معیارات اور مارکیٹ پریکٹس کے مطابق یہ بات تقریباً حتمی (Confirm) ہے کہ حیوانات کے لیے تیار کی جانے والی خوراک میں ناپاک و نجس چیزیں مغلوب اور پاک و طاہر چیزیں غالب ہوتی ہیں؛ اس لیے متنجس کی جزئیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے شرعی طور پر اس کی گنجائش ہے، تاہم اس میں ماہرینِ حیوانات کی آراء مقدم ہوں گی کہ ایسی خوراک کھانے کی وجہ سے اس طرح کی فارمی جانوروں اور مرغیوں کا گوشت انسانی صحت کے لیے مضر نہ ہو۔

اس لیے میری رائے میں اگرچہ اصولی طور پر موجودہ دور میں تیار ہونے والی حیوانات کی مروجہ تیار غیر مضر خوراک (Processed Animal safe Feed) حیوانات کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہونا چاہیے۔ لیکن جائز متبادل اور پاک و حلال خوراک بسہولت تیار ہونے کی وجہ سے اس سے بچنا چاہیے۔ واللہ اعلم(198)

---

198 أسنى المطالب شرح روض الطالب 1 / 568 ط دار الكتاب الإسلامي

بدبوزائل کرنے لیے جلالہ حیوان کا گوشت دھونا یا اس کو پکانا کافی نہیں:

جلالہ کو اگر پاک خوراک کھلا کر بنیاد سے پاک صاف نہیں کیا گیا تو ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت کو دھونے یا پکانے کے مرحلے (Process) سے گزار کر پاک نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کا شرعاً اعتبار ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حلال حرام کے عمومی مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی خام حالت (Raw Form) کا اعتبار ہوگا ، اس کے تیار شدہ حالت (Processed Form) کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم(199)

جلالہ کے انڈوں کا شرعی حکم:

جلالہ کے انڈوں کے بارے میں فقہاء کرام کی مختلف آراء ہیں:(200)

وهذا في مرور الزمان على اللحم فلو مر على الجلالة أيام من غير أن تأكل طاهرا فزالت الرائحة حلت، وإنما ذكر العلف بطاهر؛ لأن الغالب أن الحيوان لا بد له من علف، ووافقه الزركشي قال: ومقتضى قولهم علفت بطاهر أنها لو علفت بمتنجس كشعير أصابه ماء نجس فطاب لحمها لم تحل أي حلا مستوي الطرفين، وليس كذلك قلت: وقد يقال بل لو علفت بنجس العين فطاب لحمها لم تكره، وهو ظاهر كلام المصنف.(ايضاً الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 150)

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (4/ 2598)

ولو أكلت الجلالة النجاسة وغيرها بحيث لم ينتن لحمها، حلت، كما حل أكل جدي غذي بلبن خنزير؛ لأن لحمه لا يتغير، وما غذي به يصير مستهلكاً لا يبقى له أثر.

199 الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 150)

ولا يكفي الغسل أو الطبخ للحكم بطيب اللحم. وإذا حرم أو كره أكل الجلالة حرم أو كره سائر أجزائها كبيضها ولبنها، ويكره ركوبها من غير حائل...(نهاية المحتاج 8 / 147 – 148)

200 الموسوعة الفقهية الكويتية (8/ 266) بيض الجلالة: اختلف الفقهاء في حكم أكل بيض الجلالة (وهي التي تتبع النجاسات وتأكلها إذا كانت مخلاة تجول في القاذورات)

جمہور (فقہ حنفی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی) کا موقف:

جمہور یعنی فقہ حنفی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی کے مطابق جلالہ کے انڈے کھانا مکروہ ہے، شوافع کے نزدیک صحیح قول کے مطابق حرام ہیں۔ کیوں کہ یہ انڈے خبائث میں سے ہیں اور حدیث شریف میں جلالہ کے گوشت دودھ سے منع کیا گیا ہے لہٰذا اس کے انڈے کھانا بھی درست نہیں۔

حنابلہ اور شوافع کے ہاں کراہتِ تنزیہی کی روایت بھی ذکر ہے۔ تاہم راجح کراہتِ تحریمی یا حرمت ہے۔(201)

فقہ مالکی کا موقف:

جلالہ کے انڈوں کے بارے میں مالکیہ کا موقف یہ ہے کہ یہ حلال ہے کیوں کہ یہ ایک پاک زندہ جانور سے پیدا ہوتے ہیں۔

---

201 الموسوعة الفقهية الكويتية (8/ 266)

فبنى الحنفية والشافعية في الصحيح الحكم على تغير لحمها ونتنه، فإن تغير ووجدت منها رائحة منتنة كره أكل بيضها عند الحنفية، وحرم الأكل في الصحيح عند الشافعية؛ لأنها صارت من الخبائث، ولنهي النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل لحم الجلالة وشرب لبنها. (أخرجه أبو داود) وقيد الحنابلة وبعض الشافعية حرمة أكل بيض الجلالة بما إذا كان أكثر علفها النجاسة للحديث الوارد في ذلك. وقال بعض الشافعية: يكره أكل بيض الجلالة كراهة تنزيه؛ لأن النهي إنما هو لتغير اللحم، وهو لا يوجب التحريم. قالوا: وهو الأصح، وهو رواية عند الحنابلة. (البدائع 5 / 40 وابن عابدين 5 / 195، 216، ومراقي الفلاح ص 18، والحطاب 1 / 92، ونهاية المحتاج 8 / 147، ومغني المحتاج 4 / 304، وشرح منتهى الإرادات 3 / 399، والمغني 8 / 593، 594.)

واضح رہے کہ اگر کوئی حلال حیوان جلالہ نہیں، بلکہ کبھی کبھی نجاست کھاتا ہے، جس کی وجہ سے اس میں بدبو پیدا نہیں ہوتی تو اس کے انڈے بالاتفاق حلال ہیں۔(202)

شوافع اور حنابلہ کے ہاں علت ممانعت للجلالہ نجاست ہے کہ استحالہ کو وہ مانتے نہیں اور نجس یہاں برقرار ہے اس لیے اس میں انھوں نے عدمِ جواز کی تعلیل نجس سے کی۔(203)

جلالہ کے دودھ کا شرعی حکم:

جلالہ کے دودھ کا وہی حکم ہے جو اس کے گوشت کا ہے، لہٰذا جمہور یعنی فقہ حنفی، شافعی اور حنبلی کے مطابق جلالہ کا دودھ استعمال کرنا مکروہ ہے۔ شوافع اور حنابلہ کی بعض روایتوں کے مطابق حرام ہے لیکن کراہت کو قول زیادہ راجح ہے۔

سوال: جلالہ کے گوشت، دودھ، انڈوں وغیرہ کی کراہت سے مراد مکروہِ تحریمی ہے یا تنزیہی؟

---

202 الموسوعة الفقهية الكويتية (8/ 266)

والمختار عند المالكية، أنه يحل أكل بيضها لتولده من حي، وكل حي طاهر. وإن لم يتغير لحم الجلالة ولم ينتن، بأن كانت تخلط ولم يكن أكثر علفها النجاسة حل أكل بيضها باتفاق.(الدسوقي 1 / 50)

203 الموسوعة الفقهية الكويتية (29/ 107)

فذهب الشافعية والحنابلة إلى أنه لا يطهر نجس العين بالاستحالة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل الجلالة وألبانها ؛ لأكلها النجاسة، ولو طهرت بالاستحالة لم ينه عنه.

الموسوعة الفقهية الكويتية (30/ 63)

وأما كراهة عرق الدجاجة المخلاة فلعدم تحاميها النجاسة، ويصل منقارها إلى ما تحت رجليها، ويلحق بها الإبل والبقر الجلالة،

جواب: دونوں طرح کے اقوال ملتے ہیں لیکن زیادہ ترجیح کراہتِ تحریمی کو دی گئی ہے۔(204)

جلالہ کے حکم میں جمہور اور فقہ مالکی کے درمیان اختلاف کی وجہ:

سوال: جلالہ جمہور کے ہاں ناجائز ہے، اور فقہ مالکی میں بلا کراہت جائز ہے، اس اختلاف کی وجہ کیا ہے؟

جواب: جلالہ کے حکم میں جمہور اور فقہ مالکی کے درمیان اختلاف کی اصل وجہ اثرِ صحابی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اور قیاس کا آپس میں تعارض (Conflict) ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ کے گوشت کانے، اور اس پر سواری کرنے منع کیا ہے۔

جبکہ اس کے مقابلے میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو چیز بھی حیوان کے پیٹ میں چلا جاتا ہے وہ ہضم ہو کر گوشت میں تبدیل (Convert) ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ

---

204 الموسوعة الفقهية الكويتية (35/ 197)

الجلالة ذات اللبن مما يؤكل لحمه كالإبل أو البقر أو الغنم التي يكون أغلب أكلها النجاسة كره شرب لبنها الحنفية والحنابلة وهو الأصح عند الشافعية – كما قال النووي – إذا ظهر نتن ما تأكله في ريحها وعرقها. ومقابل الأصح عند الشافعية أن شرب لبنها حرام، والأصل في ذلك ما رواه ابن عمر رضي الله عنهما قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل الجلالة وألبانها (أخرجه الترمذي) ". ولأن لحمها إذا تغير يتغير لبنها. وعند المالكية لبن الجلالة طاهر، ولا يكره شربه، كما رخص الحسن في لحومها وألبانها، لأن الحيوانات لا تنجس بأكل النجاسات بدليل أن شارب الخمر لا يحكم بتنجيس أعضائه.

(3 بدائع الصنائع 5 / 40، وحاشية ابن عابدين 5 / 216، وجواهر الإكليل 1 / 216 – 217، ومغني المحتاج 4 / 304، وأسنى المطالب 1 / 568، والمغني 8 / 593 – 594)

خوراک کوئی بھی ہو لیکن جب وہ حلال جانور کا جزء بن گیا تو وہ بھی حلال ہونا چاہیے۔

اس لیے:

- مالکیہ نے قیاس پر عمل کرتے ہوئے انقلابِ ماہیت کے پیشِ نظر اس کو حلال قرار دیا۔
- حنابلہ نے حضرت ابنِ عمرؓ کی روایت میں وارد ممانعت کو حرمت پر محمول کیا اور اس کو حرام قرار دیا، ان کے نزدیک جب گوشت نجس کھانے سے پیدا ہوا تو وہ بھی نجس ہے، جیسا کہ ان کے نزدیک جلی ہوئی نجس چیز کی راکھ بھی نجس ہے۔
- حنفیہ اور شافعیہ نے روایت اور قیاس کے تعارض کے پیشِ نظر اس ممانعت کو کراہت پر محمول کیا۔ جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔(205)

---

205 الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (4/ 2597)

وسبب اختلافهم معارضة القياس للأثر. أما الأثر فهو ما روى ابن عمر: «نهى النبي صلّى الله عليه وسلم عن أكل الجلالة وألبانها» (رواه أحمد وأبو داود والترمذي) ...عن عبد الله بن عمرو: «نهى رسول الله صلّى الله عليه وسلم عن الإبل الجلالة أن يؤكل لحمها، ولا يحمل عليها إلا الأدمُ (الجلود المدبوغة)، ولا يركبها الناس حتى تعلف أربعين ليلة».

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (4/ 2598)

وأما القياس المعارض لهذا: فهو أن ما يرد جوف الحيوان ينقلب إلى لحم، فالمالكية القائلون بالحل نظروا إلى الانقلاب أو التحول إلى لحم، كانقلاب الدم لحماً. والحنابلة أخذوا بظاهر النهي المقتضي للتحريم، ولأن اللحم يتولد من النجاسة، فيكون نجساً، كرماد النجاسة. والحنفية والشافعية حملوا الحديث على الكراهة التنزيهية. وعبارة الحنفية: يكره لحم الجلالة ولبنها، كما يكره لحم الأتان ولبنها ولبن الخيل، وبول الإبل، وأجازه (أي بول الإبل ولحم الفرس) أبو يوسف للتداوي به. وتحبس الجلالة حتى يذهب نتن لحمها، وقدر بثلاثة أيام لدجاجة، وأربعة لشاة، وعشرة لإبل وبقر على الأظهر.

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (4/ 2598)

جلالہ کے بارے میں بحث کا خلاصہ

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل کی نعمت سے نوازا کر اشرف المخلوقات بنایا۔ اور اسی عقل کی وجہ سے تمام مخلوقات میں صرف انسان کو مکلف بنایا۔
- حیوانات شرعی احکام کے مکلف نہیں۔
- تمام حیوانات اپنی جبلی و فطری شعور کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔ اور اپنی فطرت سے حیوانات روگردانی نہیں کرتے۔
- حیوانات شریعت کے مخاطب نہیں، اس لیے شریعت نے مقصود بالذات حیوانات کی خوارک سے بحث نہیں کی۔
- حیوانات کی خوراک کے معاملے میں جہاں کہیں بھی انسان خصوصاً مسلمان کی مداخلت (Involvement) ہوگی وہاں شریعت متوجہ ہوگی۔
- اگر حیوانات کی خوارک میں انسان کا عمل دخل تو نہیں لیکن اس کی وجہ سے انسانوں کی خوراک کا مسئلہ پیش آسکتا ہے تو وہاں پر بھی شریعت نے راہنمائی کی ہے۔
- انسان جو کچھ کھاتا ہے اس کی اثر اس کے جسم میں آجاتا ہے، لہٰذا جس قسم کے حیوانات کا گوشت انسان کھائے گا اسی حیوان کا اثر اس کی فطرت و عادت میں ظاہر ہوگا۔
- کچھ حیوانات کا نام لے کر حکم بتایا گیا اور باقی حیوانات کی حلت و حرمت کے لیے اصول وضوابط بیان کیے۔
- حیوانات کی خوراک کے بارے میں شرعی نقطہ نظر سے بنیادی طور پر تین جہات سے بحث کرنا ضروری ہے۔ حیوانات کے لیے مختلف قسم کی خوراک کی تیاری، کاروبار، حیوانات کو کھلانا اور کھلانے کے بعد ان کے گوشت وغیرہ کا شرعی حکم

- حیوانات کی خوراک میں نجاست کی ممانعت انسان کی مداخلت اور فوڈ سیفٹی کی وجہ سے ہے۔
- "جلالہ" شریعت میں واحد مثال ہے جس میں شریعت نے کسی حیوان کی ذات، نوع یا نسل پر براہِ راست حکم نہیں لگایا، بلکہ یہ وہ حلال حیوانات ہیں، جو اصلاً تو حلال ہیں لیکن ان کی خوراک کی وجہ سے شریعت نے اس کے بارے میں تفصیلی احکام بیان کیے۔
- "جلالہ" حیوانات کے احکام جدید فوڈ انڈسٹری، مثلاً میٹ انڈسٹری، ڈیری انڈسٹری، کنفیکشنری انڈسٹری، لیدر انڈسٹری، آئل انڈسٹری، را میٹیریل انڈسٹری، فارما انڈسٹری وغیرہ کی طرف متوجہ ہیں۔
- اصطلاح میں "جلالہ" اس حیوان کو کہتے ہیں جس کی مستقل خوراک ناپاک اور گندی چیزیں ہوں، چاہے وہ مستقل طور پر خود کھاتا ہو یا کسی حیوان کو کھلایا جاتا ہو۔ جس کے نتیجے میں اس کے جسم سے اس کے گوشت دودھ وغیرہ متغیر ہو کر ان کے ذائقہ، رنگ یا بو (Taste, color, Smell) میں بدبو پیدا آنے لگے۔ بدبو کا علم ابتدائی طور پر اس کے پسینے سے ہوتا ہے۔
- بدبو سے مراد اسی نجاست کی بدبو ہے جو کھائی ہے، مطلقاً بدبو مراد نہیں۔
- واضح رہے کہ اگر کسی جانور نے ایک آدھ دفعہ کوئی گندی چیز خود کھائی یا اسے کھلائی گئی تو وہ "جلالہ" نہیں، بلکہ جلالہ کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مستقل یا غالب خوراک نجس اور غلیظ چیزیں ہوں اور ان کی وجہ سے بدبو پیدا ہو۔
- جمہور فقہاء کرام کے نزدیک جب نجاست کھانے کے وجہ سے "جلالہ" حیوان سے بدبو آنے لگے تو اس کا گوشت کھانا، اس کا دودھ پینا، اس کا انڈہ کھانا وغیرہ مکروہ ہے۔ شوافع

کے ایک قول اور حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق جلالہ کا گوشت کھانا اور اس کا دودھ پینا حرام ہے۔

- مالکیہ کے نزدیک "جلالہ" کے اندر کوئی کراہت نہیں، چاہے اس کی خوراک کچھ بھی ہو اور چاہے اس سے بدبو آئے یا نہ آئے۔
- حضرت حسن بصریؒ کے قول کے مطابق "جلالہ" جانوروں کے گوشت، دودھ وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔
- اگر کوئی حلال حیوان ناپاک و گندی چیزیں کھاتا ہو لیکن اس کی وجہ سے اس میں بدبو پیدا نہ ہو تو اس صورت میں شوافع کے نزدیک وہ مکروہ نہیں، اگرچہ اس کی خوراک صرف نجس چیزیں ہی کیوں نہ ہوں۔
- شوافع نے مدار حیوان کی خوراک کو نہیں بنایا، بلکہ اس کے اوپر مرتب ہونے والے اثرات کو مدار بنایا کہ اگر بدبو ہے تو جلالہ ہے، بدبو نہیں تو جلالہ نہیں۔
- حنابلہ کے نزدیک اگر کسی حیوان کی مکمل یا اکثر خوراک نجاست و گندگی ہو تو وہ "جلالہ" ہے اور اس کا گوشت کھانا، دودھ پینا، انڈے کھانا وغیرہ سب منع ہے، چاہے اس سے بدبو آئے یا نہ آئے۔
- حنابلہ نے مدار حیوان کی خوراک کو بنایا ہے اس کے اوپر مرتب ہونے والے اثرات کو نہیں بنایا۔ اگر خوراک نجاست ہے تو یہ جلالہ اور ناجائز ہے، خوراک نجاست نہیں تو ناجائز نہیں۔
- مالکیہ کے نزدیک "جلالہ" کے اندر کوئی کراہت نہیں، چاہے اس کی خوراک کچھ بھی ہو اور چاہے اس سے بدبو آئے یا نہ آئے۔

- احناف کے نزدیک بھی اگر گندگی و نجاست کھانے کی وجہ سے حلال حیوان کے اندر بدبو پیدا ہو تو اس کا گوشت، دودھ، انڈے وغیرہ مکروہ ہیں۔
- احناف نے مدار اس حیوان کی خوراک و نتائج دونوں کو بنایا ہے۔
- شوافع کے نزدیک اونٹ کو چالیس دن، گائے بھینس کو تیس دن، بھیڑ بکری کو سات دن اور مرغی وغیرہ کو تین دن تک بند رکھا جائے گا۔
- اور اس کو اس دوران پاک صاف خوراک کھلا کر بعد میں ذبح کر کے گوشت کھانا یا اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔
- احناف کے نزدیک اونٹ، گائے بھینس کو دس دن، بھیڑ بکری کو چار دن اور مرغی وغیرہ کو تین دن تک بند رکھا جائے گا۔ اور اس کو اس دوران پاک صاف خوراک کھلا کر بعد میں ذبح کر کے گوشت کھانا یا اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔
- امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی ایک روایت کے مطابق اس مسئلہ میں کوئی خاص مدت متعین نہیں، بلکہ ہر جانور کو اس کی جسامت کے حساب سے اس وقت تک بند رکھا جائے گا، جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہو۔
- حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق ہر قسم کے جلالہ حیوان کو تین دن بند رکھا جائے گا چاہے وہ جانور ہو یا پرندہ، چھوٹا ہو یا بڑا،
- دوسری روایت یہ ہے کہ اونٹ اور گائے کو چالیس روز تک بند رکھا جائے گا اور اس کو اس دوران پاک صاف خوراک کھلا کر بعد میں ذبح کر کے گوشت کھانا یا اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

- اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی یہ رائے زیادہ راجح ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی خاص مدت متعین نہیں، بلکہ ہر جانور کو اس کی جسامت کے حساب سے اس وقت تک بندر کھا جائے گا، جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہو۔
- بندہ کی رائے میں عصرِ حاضر میں علومِ حیوانات (veterinary sciences) اور ماہرینِ حیوانات (veterinarians) کی آراء کی روشنی میں متعلقہ حیوان کے نظام انہضام اور جسامت وغیرہ کے حساب سے نجاست کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے جلالہ پرندوں، چھوٹے جانوروں، بڑے جانوروں اور اونٹ وغیرہ کو جتنا وقت درکار ہو اسی کو معیار بنایا جائے گا۔
- جلالہ جانور پر بغیر کسی حائل کے بیٹھ کر سواری کرنا مکروہ ہے۔
- حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کا جھوٹا استعمال کرنا مکروہ ہے۔
- حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، بشرطیکہ اس کی خوراک صرف نجاست ہو۔
- گھریلو پالتو حلال حیوانات، مثلاً مرغی، بطخ، بھیڑ بکری، گائے بھینس اونٹ وغیرہ جو کبھی کبھی نجس چیزیں کھا جاتے ہیں، جلالہ کے حکم میں داخل نہیں۔
- گھریلو پالتو حلال حیوانات کے گوشت، دودھ، انڈوں وغیرہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور ان کا استعمال جائز ہے۔
- فقہ اسلامی میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ بکری بھیڑ کے بچہ کو اگر مادہ خنزیز یا کتیا کا دودھ پلا کر بڑا کیا گیا تو وہ بھی جلالہ میں شامل ہے۔
- آج کل کی غذائی ضروریات اور گوشت کے حوالے سے مارکیٹ کی طلب (Demand) اس درجے کی ہے کہ جس کو شرعی ضرورت قرار دے کر حیوانات

کے لیے ایسی خوراک تیار کرنے اور کھلانے کی اجازت دی جائے کہ جس سے ان کو کم مدت میں بڑا کر کے ذبح کرنے کے لیے تیار کیا جائے۔ مثلاً حیوانات کی خوراک میں پروٹین وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پروٹین پر مبنی غذاء کھلانا۔

- موجودہ دور میں رائج معیارات کے مطابق خالص نجاستیں نہیں کھلائی جاتیں، بلکہ ممکنہ طور پر اس میں چیزوں کی ملاوٹ کے بعد متنجس میں داخل ہے اور متنجس کھلانا اکثر فقہاء کرام کے نزدیک جائز ہے، نیز اس میں نجاست کی مقدار فیصدی تناسب سے پاک وطاہر کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے۔
- عالمی معیارات اور مارکیٹ پریکٹس کے مطابق یہ بات تقریباً حتمی (Confirm) ہے کہ حیوانات کے لیے تیار کی جانے والی خوراک میں نجس مغلوب ہوتا ہے اور طاہر چیزیں غالب ہوتی ہیں؛ اس لیے متنجس کی جزئیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے شرعی طور پر اس کی گنجائش ہے، تاہم اس میں ماہرینِ حیوانات کی آراء مقدم ہوں گی کہ ایسی خوراک کھانے کی وجہ سے اس طرح کی فارمی جانوروں اور مرغیوں کا گوشت انسانی بدن کے لیے مضر نہ ہو۔
- حیوانات کی خوراک میں خنزیر کے اجزاء کسی بھی مقصد کے لیے ملانا اور ایسی خوراک کھلانا جائز نہیں۔
- بندہ کی رائے میں اگرچہ اصولی طور پر موجودہ دور میں تیار ہونے والی حیوانات کی مروجہ تیار خوراک (Processed Animal Feed) حیوانات کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہونا چاہیے۔ لیکن جائز متبادل اور پاک وحلال خوراک بسہولت تیار ہونے کی وجہ سے اس سے بچنا چاہیے۔

- جلالہ کو اگر شروع سے پاک صاف نہیں کیا گیا تو ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت کو دھونے یا پکانے کے مرحلے (Process) سے گزار کر پاک نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی اس کا شرعاً اعتبار ہے۔
- حلال حرام کے عمومی مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی خام حالت (Raw Form) کا اعتبار ہو گا، اس کے تیار شدہ حالت (Processed Form) کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم
- جمہور یعنی فقہ حنفی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی کے مطابق جلالہ کے انڈے کھانا مکروہ ہے۔
- حنابلہ اور شوافع کے ہاں کراہتِ تنزیہی کی روایت بھی ذکر ہے۔ تاہم راجح کراہتِ تحریمی یا حرمت ہے۔
- جلالہ کے انڈوں کے بارے میں مالکیہ کا موقف یہ ہے کہ یہ حلال ہے کیوں کہ یہ ایک پاک زندہ جانور سے پیدا ہوتے ہیں۔
- شوافع اور حنفیہ کے ہاں علت ممانعت للجلالہ استخباث ہے۔
- حنابلہ کے ہاں علت ممانعت للجلالہ نجاست ہے کہ استحالہ کو وہ مانتے نہیں اور نجس یہاں برقرار ہے تو جلالہ بھی نجس ہے۔
- جلالہ کے دودھ کا وہی حکم ہے جو اس کے گوشت کا ہے۔
- جلالہ کے گوشت، دودھ، انڈوں وغیرہ کی کراہت سے مراد مکروہِ تحریمی ہے یا تنزیہی، دونوں طرح کے اقوال ملتے ہیں لیکن زیادہ ترجیح کراہتِ تحریمی کو دی گئی ہے۔
- جلالہ کے حکم میں جمہور اور فقہ مالکی کے درمیان اختلاف کی اصل وجہ اثرِ صحابی یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اور قیاس کا آپس میں تعارض ہے۔

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ کے گوشت کانے، اور اس پر سواری کرنے منع کیا ہے۔
- اس وجہ سے حنابلہ نے ابنِ عمر کی روایت میں وارد ممانعت کو حرمت پر محمول کیا اور اس کو حرام قرار دیا، ان کے نزدیک جب گوشت نجس کھانے سے پیدا ہوا تو وہ بھی نجس ہے، جیسا کہ ان کے نزدیک جلی ہوئی نجس چیز کی راکھ بھی نجس ہے۔
- حنفیہ اور شافعیہ نے روایت اور قیاس کے تعارض کے پیشِ نظر اس ممانعت کو کراہت پر محمول کیا۔
- روایت کے مقابلے میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو چیز بھی حیوان کے پیٹ میں جاتی ہے وہ ہضم ہو کر گوشت میں تبدیل (Convert) ہو جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خوراک کوئی بھی ہو لیکن جب اس سے حلال جانور کا گوشت بن گیا تو وہ بھی حلال ہونا چاہیے۔ اس لیے مالکیہ نے قیاس پر عمل کرتے ہوئے انقلابِ ماہیت کے پیشِ نظر اس کو حلال قرار دیا۔
- اشیاء کے اندر قلبِ ماہیت اور اس کی بنیاد پر ناپاک اشیاء کے پاک ہونے کا فیصلہ شریعت کے ماہر مفتیانِ کرام کرینگے۔
- واضح رہے کہ حیوانات (جلالہ وغیرہ) کی درجِ بالا تفصیل خوراک بنانے اور کھلانے کے بارے میں تھی لیکن ایسے حیوانات کا گوشت حلال ہے جن کی خوراک میں اگرچہ نجاست یا متنجس کی کچھ مقدار موجود ہو ہو مگر اس کی وجہ سے ان کے گوشت میں بدبو پیدا نہ ہوئی ہو۔
- اگر حلال حیوانات کے گوشت میں حرام غذا اور نجاست وغیرہ کھانے سے بدبو پیدا ہو جائے، تو ان کو اتنی مدت بند رکھ کر اور حلال غذا دینا ضروری ہے کہ بدبو زائل

ہو جائے، بدبو زائل ہونے سے قبل ذبح کر دیا تو اس کا گوشت کھانا مکروہ اور ناجائز ہو گا۔

- طبی ماہرین کی رائے میں اگر کسی چیز کا مضر صحت ہونا ثابت ہو جائے تو وہ شرعاً بھی ممنوع ہے اور حکومت اس چیز کے استعمال پر نہ صرف پابندی لگا سکتی ہے، بلکہ بسا اوقات ضروری ہے۔
- موجودہ دور میں کسی جانور یا مرغی کو اس کے لیے تیار خوراک کی بنیاد پر جلالہ قرار دینا مشکل ہے اس لیے موجودہ فارمی حیوانات پر جلالہ کے احکام جاری کرنا درست نہیں۔

ساتواں باب

حیوانات کی خوراک سے متعلق

مروجہ معیارات کا جائزہ:

حیوانات کی خوراک مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہے ان میں نباتات، حیوانات ، جمادات ومعدنیات وغیرہ شامل ہیں۔ دیگر ذرائع کی طرح حیوانات کی خوراک میں حیوانات ہی سے حاصل شدہ بعض چیزیں شامل کی جاتی ہیں۔

اس حوالے سے اقوامِ متحدہ کی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ حیوانات سے حاصل شدہ پروٹین ماہرین کے نزدیک حیوانات کی خوراک میں شامل ہونے والی ایک اہم اور مفید چیز ہے۔(206)

مروجہ معیارات میں اجزائے ترکیبی کے اعتبار سے حیوانات کی خوراک درجِ ذیل چیزوں سے بن سکتی ہے:

206 http://www.fao.org/docrep/007/y5019e/y5019e0g.htm

Animal proteins are an important class of ingredients for animal nutritionists to use in feed formulas.

حیوانات کی خوراک کے لیے بارے میں پنجاب حکومت کے ایکٹ 2016 کا جائزہ:

حیوانات کی خوراک کے لیے جاری کی گئی پنجاب حکومت کے ایکٹ 2016

THE PUNJAB ANIMAL FEED STUFF AND COMPOUND FEED ACT 2016

کے مطابق حیوانات کی خوراک میں غذائی مواد اور اجزائے ترکیبی (جو حیوانات کو براہ راست بھی کھلائی جاسکتی ہیں اور ان سے حیوانات کی مرکب خوراک بھی تیار ہوسکتی ہے) کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

- **گھاس/چارہ: (roughages)** اس میں ہری تازہ گھاس چارہ، اور خشک گھاس اور بھوسہ وغیرہ شامل ہیں۔

میکرو اجزاءترکیبی:(macro-ingredients)

- مختلف قسم کا اناج (cereals or coarse grains)، مثلاً مکئ، ٹوٹا چاوَل، گندم اور جو وغیرہ شامل ہیں۔
- نباتاتی پروٹین کے ذرائع: (vegetable protein) ان میں کپاس کے بیج، بنولہ کھل، کنولہ، سن فلاور، سویا بین، تِل، السی، مکئ، پام، وغیرہ کا تیل، کھل کیک ان سے تیار شدہ حیوانات کی خوراک، چاوَل، گندم، مختلف قسم کی

دالیں، روٹی کے ٹکڑے اور کنفیکشنری انڈسٹری کا بچا ہوا فضلہ (waste) اور ذیلی مصنوعات(byproducts) شامل ہیں۔

- حیواناتی پروٹین کے ذرائع: (animal protein) ان میں مچھلی، خون، گوشت، جانوروں کے پر، پولٹری کی ذیلی مصنوعات، گوشت اور ہڈیوں کا پس ماندہ(SCRAP) اور اس کی ذیلی مصنوعات وغیرہ سے تیار شدہ حیوانات کی خوراک شامل ہے۔
- انڈسٹریل اور زرعی اشیاء اور ان کی ذیلی مصنوعات (industrial and agricultural products or by-products) جن میں مولاسز، روغنیات، تیل، ڈائی کیلشیم فاسفیٹ، لائم سٹون، ماربل پاؤڈر، اوئیسٹر کے چھلکے(oyster shell)، گنے اور چقندر کا بھوسہ (bagasse)، مکئی کے بھٹے وغیرہ سے تیار شدہ خوراک شامل ہے۔(207)

---

207 THE PUNJAB ANIMALS FEED STUFF AND COMPOUND FEED ACT 2016 (LVII OF 2016)

3. Feed stuff or feed ingredient to be used in compound feed. – (1) The feed stuff or feed ingredient to be used for feeding the livestock or the manufacture of compound feed for poultry and livestock, may include the following:

(a) roughages:
green fodder, silage, hay, treated or untreated wheat straw;

(b) macro-ingredients:

(i) cereals or coarse grains:
maize or corn, broken rice (toota), nakoo, sorghum or milo, wheat, barley;

مائیکرو اجزاء ترکیبی:(micro-ingredients)

- وٹامنز (Vitamins) :

اس میں vitamin A, vitamin B3, vitamin D3, vitamin E, vitamin K3, thiamine, riboflavin, pantothenic acid, niacin, pyridoxine, biotin, choline, folacin, vitamin B12 شامل ہیں۔

- معدنیات اور نمکیات وغیرہ:

اس میں کیلشیم، فاسفورس، پوٹاشیم، سوڈیم، کلورین، کاپر، آیوڈین، آئرن، میگنیشیم، سیلینئم، زنک، فیرس، کوبالٹ وغیرہ۔(208)

(ii) vegetable protein sources which mean cotton seed meal or cake (Khal Banola), rapeseed or canola meal or cake, sunflower meal or cake, soybean meal, sesame cake (til cake) or meal, linseed cake, maize or corn oil cake, maize or corn gluten feed, maize or corn gluten meal, palm-kernel cake, rice polishing, rice protein meal, wheat bran, rice bran meal, matri, guar meal, pulses meal, Naan or roti tukra, confectionaries waste or byproducts;

(iii) animal protein sources which means fish meal, blood meal, meat meal, feather meal or poultry byproduct meal, meat and bone scraps or byproducts; and

(iv) industrial and agricultural products or by-products which mean molasses, fats and oils, di-calcium phosphate, limestone, marble powder, natural products, oyster shell, bone meal, bagasse, straws, stovers, hulls, cobs, fruit, barseem meal;

208 THE PUNJAB ANIMALS FEED STUFF AND COMPOUND FEED ACT 2016 (LVII OF 2016)

(c) micro-ingredients:

(i) vitamins:

- amino acids

فیڈ میں ڈھلنے والے اضافی اجزاء:(feed additives)

- اس میں مختلف قسم کے انزئمز، ایسٹ اور ڈرگز وغیرہ شامل ہیں۔
- پنجاب فیڈ ایکٹ کے مطابق حیوانات کی خوراک میں خنزیز کے کسی بھی قسم کے اجزاءِ ترکیبی شامل کرنا منع ہے۔(209)

نوٹ: ان اقسام کے شرعی احکام باب کے آخر میں آرہے ہیں۔

---

vitamin A, vitamin B3, vitamin D3, vitamin E, vitamin K3, thiamine, riboflavin, pantothenic acid, niacin, pyridoxine, biotin, choline, folacin, vitamin B12;

(ii) mineral compounds or salts:
calcium, phosphorus, potassium, sodium, chlorine, copper, iodine, iron, magnesium, manganese, selenium, zinc, ferrous, cobalt; and

(iii) amino acids;

209 THE PUNJAB ANIMALS FEED STUFF AND COMPOUND FEED ACT 2016 (LVII OF 2016)

(d) feed additives:

(i) coccidiostats, antioxidants, enzymes, anti-fungal or antitoxin products;

(ii) live yeast, by-pass fats;

(iii) premixes; and

(iv) drugs.

(2) The Government may, by notification, declare any feed stuff to be used in the manufacture of compound feed for poultry and livestock, other than those mentioned under subsection (1).

(3) The manufacturer shall include any feed stuff as mentioned in clauses (a), (b), (c) and (d) of subsection (1), in order to meet the nutritive requirements in the given animal compound feed.

(4) The use of any feed stuff of porcine origin in compound feed is prohibited.

"پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی" کی طرف سے تیار کردہ پولٹری فیڈز کے معیار PS: 233 کا جائزہ:

"پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی" کی طرف سے تیار کردہ پولٹری فیڈز کے معیار PS: 233 کے مطابق اجزاء ترکیبی اور خام مال کے اعتبار سے مرغیوں کی خوراک مختلف چیزوں سے تیار ہو سکتی ہے جن کی تفصیل ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

مچھلیوں سے تیار ہونے مرغیوں کی خوراک (Fish Meal)

خون سے بننے والی مرغیوں کی خوراک (Blood Meal)

گوشت سے بننے والی مرغیوں کی خوراک (Meat Meal)

مرغی کی آلائشوں اور اس کے دوسرے اجزاء سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Poultry By Product Meal)

پولٹری فیڈز کے پاکستانی معیار PS: 233 کے مطابق مذکورہ اشیاء کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

TABLE-IV

NUTRIENTS LEVELS OF ANIMAL PROTEIN SOURCES

Ingredients/ Feedstuffs	Moisture% (Max.)	Crude Protein % (Min.)	Crude Fat % (Min.)	Crude Fiber % (Max.)	Total Ash % (Max.)
Fish Meal	10	44	5	1.5	26
Blood Meal	10	60	15	3	6.2
Meat Meal	6	41	7	3.5	22
Poultry by Product Meal	10	45	10	1	8

مختلف قسم کے شیرہ جات / رس / عرق سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک

(Molasses)

مختلف قسم کے نباتاتی تیل سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Vegetable Oil)

پولٹری فیڈز کے پاکستانی معیار PS: 233 کے مطابق مذکورہ دو چیزوں کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

NUTRIENTS LEVELS OF INDUSTRIAL & AGRICULTURAL PRODUCTS & BY PRODUCTS

Ingredients/ Feedstuffs	Moisture% (Max.)	Crude Protein % (Min.)	Crude Fat % (Min.)	Crude Fiber % (Max.)	Total Ash % (Max.)
Molasses	26	1	-	-	12
Vegetable Oil	0.1	0	99.9	-	-

مختلف قسم کے اناج، دانے وغیرہ سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Cereals / Coarse Grains)

پولٹری فیڈز کے پاکستانی معیار PS: 233 کے مطابق اس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

TABLE-II

NUTRIENTS LEVELS OF CEREALS / COARSE GRAINS

Ingredients/ Feedstuffs	Moisture% (Max.)	Crude Protein % (Min.)	Crude Fat % (Min.)	Crude Fiber % (Max.)	Total Ash % (Max.)	Aflatoxin B_1 (PPb) (Max.)
Maize	13	8	3	4	2.5	50
Rice Broken	12.5	7	1	4	2	10
Sorghum	12	9	2	4	2.7	10
Wheat	12.5	10	1	5	2.5	10
Barley	12.5	8	2	10	3.5	10

مختلف قسم کے نباتاتی پروٹین کے ذرائع سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک

(Vegetable Protein Sources)

پولٹری فیڈز کے پاکستانی معیار PS: 233 کے مطابق اس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

TABLE-III

NUTRIENTS LEVELS OF VEGETABLE PROTEIN SOURCES

Ingredients/ Feedstuffs	Moisture % (Max.)	Crude Protein % (Min.)	Crude Fat % (Min.)	Crude Fiber % (Max.)	Total Ash % (Max.)	Aflatoxin B_1 (PPb) (Max.)
Cotton Seed Meal	10	35	1	13	6	200
Rape Seed Meal	10	32	1	13	7	20
Canola Meal	10	32	1	12	7	20
Sunflower Meal	10	22	1	24	8	200
Soya bean Meal	12	42	1	8	7	20

Sesame Meal	10	35	1	8	12	20
Linseed Oil Cake	10	25	5	10	7	50
Maize Oil Cake	10	16	7	14	4	100
Maize Gluten Feed	10	20	1	9	8	100
Maize Gluten Meal	10	52	1	1	3	100
Rice Polishing	12	10	13	12	10	50
Rice Protein Meal	10	30	2	2.5	3.5	20
Wheat Bran	12	12	4	11	7.5	20
Rice Bran Meal	12	12	0.2	14	12	50
Matri	10	22	1.8	8	3.5	20
Guar Meal	10	38	4.5	12	7	50
Pulses Meal	10	18	2.5	20	8	50

تیزابی نمک سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Di calcium)

چونے کے پتھر سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Limestone)

ماربل پاؤڈر سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Marble Powder)

ہڈیوں سے بننے والی مرغیوں کی خوراک (Bone Meal)

پولٹری فیڈز کے پاکستانی معیار PS: 233 کے مطابق اس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

([210])

TABLE-VI

NUTRIENTS LEVELS OF MINERAL SOURCES

Ingredients	Calcium % (Min.)	Phosphorus (Available) % (Min.)	Total Ash % (Max.)
Di-calcium Phosphate	22	18	90
MDCP	24	20	90
Monocalcium Phosphate	15	18	90
Limestone	35	-	90

210 PS: 233-2012(R), ICS No: 67.120.20, PAKISTAN STANDARD POULTRY FEEDS (4TH REVISION)

Pakistan Standard and Quality Control Authority (PSQCA) Page No: 7-10

Marble powder	35	-	90
Bone meal	18	7	60
Bone Ash	34	15	99

نوٹ: ان اقسام کے شرعی احکام باب کے آخر میں آرہے ہیں۔

"فوڈ سیفٹی پر حیوانات کی خوراک کے اثرات" کے عنوان سے اقوام متحدہ کے ادارے FAO اور WHO کا کام:

Animal feed impact on food safety, Report of the FAO/WHO Expert meeting, FAO Head Quarters, Rome, 8-12 October 2007

8 تا 12 اکتوبر 2007 کو اقوام متحدہ کے ادارے FAO کے ہیڈ کوارٹرز اٹلی کے شہر روم میں FAO اور WHO کے ماہرین کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی، جس میں FAO کے اینیمل پروڈکشن اینڈ ہیلتھ ڈویژن اور کنزیومر پروٹکشن ڈویژن، جبکہ WHO کے ڈیپارٹمنٹ آف فوڈ سیفٹی اور زونوسز اینڈ فوڈ برن ڈیزیز کے شعبے کے ماہرین نے شرکت کی۔(211)

اس میٹنگ کا عنوان تھا: "فوڈ سیفٹی پر حیوانات کی خوراک کے اثرات"۔

اس میٹنگ میں مذکورہ دو اداروں سے وابستہ دنیا کے مختلف ممالک سے اس موضوع سے متعلق ماہرین کو بلایا گیا تھا۔ جس میں امریکہ، اسرائیل، ڈنمارک، نیدر لینڈ، یورپین کمیشن، کینیڈا، روس، جرمنی، تنزانیہ، برازیل، اٹلی، ہندوستان، اسٹریلیا اور چائنہ کے ماہرین نے شرکت کی تھی۔ مذکورہ ممالک سے کل 16 ماہرین کو دعوت دی گئی تھی، جن میں سے 15 ماہرین نے شرکت کی، ان 15 میں سے بطورِ خاص درجِ ذیل چار ماہرین کو منتخب کیا گیا:

211 نوٹ: اس رپورٹ کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حیوانات کی خوراک میں انسانی استعمال سے متعلق اصل مسئلہ فوڈ سیفٹی کا ہے۔ از مؤلف: عارف علی شاہ

Dr Keith Behnke

Dr. Keith C. Behnke. Professor of Feed Science, Department of Grain Science and Industry. Kansas State University. Manhattan, Kansas, USA.

Mr. Sergio Carlo Franco Morgulis

President Brazilian Association of Mineral Supplement Industries and Director of Feed Industry Union.

Dr Lea Pallaroni

Secretary General of the National Association of Feed Producers (ASSALZOO) in Italy

Mr. Bill Spooncer

Managing Director of a consulting firm. Technical Director of the Australian Renders Association.

ماہرین کے گروپ کی سفارشات:

ماہرین کے گروپ نے درجِ ذیل سفارشات مرتب کیں:

- حیوانات کی بہتر خوراک سے متعلق کوڈکس کوڈ کے معیار کو پروموٹ کیا جائے۔

CODE OF PRACTICE ON GOOD ANIMAL FEEDING. CAC/RCP 54-2004

- حیوانات کی خوراک سے متعلق خطرات کے کی تشخیص کے حوالے سے راہنما اصول اضوابط مرتب کرنا۔

- بین الاقوامی سطح پر حیوانات کی خوراک سے متعلق خطرات کی ترجیحی فہرست تیار کرنا۔
- خوراک کے ساتھ کیمیکل کے اختلاط کے حوالے سے کوڈکس کے موجودہ کوڈ

Code of Practice concerning Source Directed Measures to Reduce Contamination of Foods with Chemicals. (CAC/RCP 49-2001)

پر نظرِ ثانی کرنا اور اس میں حیوانات کی خوراک سے متلعق کیمیکل کے خطرات کو شامل کرنا

- حیوانات کی خوراک سے انسانی خوراک میں منتقل ہونے والے dioxins, dibenzofurance کی منتقلی کی شرح پر تحقیق کرنا۔
- حیوانات کی خوراک میں dioxins , dibenzofurance کی مقدار کی تشخیص کے لیے سستے اور درست طریقوں کو ترقی دینا۔
- حیوانات کی خوراک اور اس کے اجزاء ترکیبی میں Aflatoxin B1 کی تشخیص کے لیے سستے، آسان اور سادہ طریقے مرتب کرنا، تاکہ ایک عام نان ٹیکنیکل شخص بھی سہولت کے ساتھ اسے استعمال کر سکے۔
- بائیو فیولز پروسیسرز، لائیو سٹاک پروڈیوسرز اور فیڈ انڈسٹری کے درمیان رابطوں کو بڑھانا، تاکہ حیوانات کی خوراک میں خطرات کو کم سے کم کیا جا سکے۔
- ایمرجنسی صورتِ حال کے حوالے سے کوڈکس کے موجودہ کوڈ پر نظرِ ثانی کرنا۔
- انٹرنیشنل ایمرجنسی نوٹیفکیشن سسٹم فار فوڈ

The International Food Safety Authorities Network (INFOSAN) کو

حیوانات کی صحت سے متعلق عالمی تنظیم

OIE-World Organization for Animal Health کے ساتھ وسعت دینا

- قومی اور علاقائی سطح پر FAO اور WHO کے تعاون سے فوڈ اور فیڈ کے تحفظ کے لیے ایمر جنسی ریسپانس سسٹم تیار کرنا۔
- FAO اور WHO کے تعاون سے حیوانات کی خوراک سے متعلق ریگولیٹرز، انسپیکٹرز، مینوفیکچررز، لائیوسٹاک انڈسٹری، کسان اور متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کے لیے ٹریننگ، گائیڈ لائینز اور مینولز تیار کرنا۔
- FAO اور WHO حیوانات کی خوراک سے متعلق ریگولیٹرز کی باہمی مجالس اور معلومات کے تبادلے کا اہتمام کریں گے۔ (212)

عالمی سطح پر قائم اس مجلس نے حیوانات کی خوراک کے حوالے جن مشہور خطرات کی نشاندہی کی، جس کے نتیجے میں انسانی خوراک متاثر ہو سکتی ہے۔اس کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

- کیمیکل مواد: (chemical substances)

حیوانات کی خوراک میں کیمیکل مواد کے حوالے سے موجود خطرات میں سے dibenzofurance , dioxins اور Dioxin-like PCBs قابلِ ذکر ہیں۔

---

212 Animal feed impact on food safety, Report of the FAO/WHO Expert meeting, FAO Head Quarters, Rome, 8-12 October 2007, Page: XVI/XVII

- پیپ وغیرہ: (mycotoxins)

اس میں حیوانات کی صحت کے لیے مضر مواد میں Aflatoxin B1, Ochratoxin A, Zearalenone, Fumonisin B1, Deoxynivalenol, T-2, HT-2 زیادہ تر مشہور ہیں۔

- بھاری دھات: (Heavy Metals)

بھاری دھات مثلاً سنکھیا (arsenic) اور پارہ (mercury) کی مقدار معدنیات اور کان کنی اور پگھلانے والی جگہوں کے قریب اگنے والی گھاس وغیرہ حیوانات کی خوراک میں زیادہ ہوتی ہے۔

- جانوروں کی ادویات: (Veterinary Drugs)

جانوروں کی ادویات کی وجہ سے بھی حیوانات کی خوراک میں خطرات پیدا ہو سکتے ہیں لہٰذا اس کے لیے مرتب شدہ معیارات کے مطابق ادویات استعمال کرنا ضروری ہے۔

- جراثیم کش ادویات: (Organochlorine Pesticides)

آس پاس کے ماحول میں جراثیم کش ادویات کی مسلسل موجودگی کی وجہ سے بھی حیوانات کی خوراک غیر محفوظ ہو سکتی ہے۔

- حیاتیاتی خطرات: (Microbiological Hazards)

حیوانات کی خوراک میں حیاتیاتی خطرات کا براہ راست سبب میدانی چراہ گاہ، چاہ، گھاس، اینیمل اور ویجیٹیبل پروٹین سے تیار شدہ خوراک ہے۔

- مذکورہ بالا خطرات کے علاوہ Salmonella, Brucella, endoparasites وغیرہ نیز زہریلے پودے (Toxic Plants) بھی حیوانات کی خوراک اور اس کے نتیجے میں انسانی خوراک کے لیے باعثِ خطرہ ہیں۔ (213)

ISO 6869:2000 Animal feeding stuffs کا جائزہ

اس بین الاقوامی معیار میں حیوانات کی خوراک کے حوالے سے calcium (Ca), copper (Cu), iron (Fe), magnesium (Mg), manganese (Mn), potassium (K), sodium (Na) and zinc (Zn) کی مقدار وغیرہ کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔ (214)

مروجہ معیارات کے شرعی احکام:

گزشتہ ابواب میں مذکورہ بالا اشیاء کے بارے میں شریعہ کی تفصیلی مباحث کی روشنی میں پنجاب فیڈ ایکٹ، پولٹری فیڈز سے متعلق پاکستانی معیار PS: 233 اور ان جیسے دیگر معیارات کے شرعی احکام حسبِ ذیل ہے: واضح رہے! کہ

- حیوانات کی خوراک (Animal Feeds) اگر پاک اور حلال چیزوں سے تیار کی گئی ہے تو یہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

---

213 Animal feed impact on food safety, Report of the FAO/WHO Expert meeting, FAO Head Quarters, Rome, 8-12 October 2007, Page: 13-16
214 https://www.iso.org/obp/ui/#iso:std:iso:6869:ed-1:v1:en

- حیوانات کی خوراک(Animal Feeds) کی تیاری کے وقت ناپاک اجزاء کے اندر اگر" قلبِ ماہیت "ہو گئی ہے تو اس صورت میں بھی یہ خوراک حلال اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ مثلاً خون کو جلا کر حیوانات کی خوراک کا حصہ بنایا گیا۔
- حیوانات کی خوراک(Animal Feeds) اگر ناپاک اشیاء سے تیار کی گئی ہو اور خوراک کی تیاری کے وقت ناپاک اجزاء کے اندر " قلبِ ماہیت " بھی نہ ہوئی ہو، تو یہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانے اور اس کا کاروبار کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ ناپاک دو طرح کا ہے: نجس اور متنجس۔
- پہلی صورت یعنی جب حیوانات خود ایسی گندی چیزیں کھائیں، اس صورت میں اگرچہ جانوروں کے گندگی کھانے سے متعلق جواز یا عدم جواز کا سوال نہیں ہو گا ، مگر "جلاّلہ " ہونے کی بناء پر خود ایسے جانور کی حلّت یا کراہت کا مسئلہ ہو گا جس کی تفصیل چوتھی فصل میں مذکور ہے۔
- دوسری صورت یعنی حیوانات کو اپنے اختیار سے گندگی کھلائی جائے، اس میں یہ تفصیل ہے:
- ناپاک کی پہلی قسم یعنی خالص نجس حیوانات کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز نہیں۔
- دوسری قسم یعنی "متنجس" "ناپاک چیزیں" اس شرط کے ساتھ کہ نجاست مغلوب ہو، حیوانات کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

خون سے بننے والی مرغیوں کی خوراک(Blood Meal) کا شرعی حکم:

- تمام حیوانات کی رگوں سے نکلنے والا بہتا ہوا خون بالاجماع ناپاک اور حرام ہے، خواہ جانور حلال ہوں یا حرام، شرعی طریقہ پر ذبح شدہ ہوں یا غیر شرعی طریقہ پر، لہٰذا خالص خون کی بیع ناجائز ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے، البتہ اگر فیکٹری میں خون لایا گیا اور اُسے پاک چیزوں کے ساتھ ملایا گیا تو خون خریدنے اور ملانے کا عمل ناجائز ہے، اس کا گناہ ہو گا البتہ ایسی پاک اور ناپاک چیزوں کے مجموعہ سے بنی خوراک میں اگر خون مغلوب ہو اور دوسری پاک چیزیں غالب ہوں، تو ایسی خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہو گا ورنہ نہیں۔

مچھلیوں سے تیار ہونے مرغیوں کی خوراک(Fish Meal) کا شرعی حکم:

- مچھلیوں کے مختلف اجزاء سے تیار ہونے والی خوراک مطلقاً پاک ہے، اس لئے ایسی خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

گوشت سے بننے والی مرغیوں کی خوراک(Meat Meal) کا شرعی حکم:

- شرعی طور پر ذبح شدہ حلال جانور کے(خون کے علاوہ)تمام اجزاء مثلاً گوشت وغیرہ سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

- مردار جانور کا گوشت چربی وغیرہ کسی صورت مال نہیں لہذا اس کی بیع جائز نہیں، البتہ اگر یہ چیزیں دوسری پاک چیزوں کے ساتھ ملا کر خوراک تیار کی جائے تو ایک مسلمان کے لیے یہ ملانا جائز نہ ہو گا مگر ایسی خوراک جانوروں / مرغیوں کو کھلانا اور اس کا کاروبار اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ پاک چیزیں غالب ہوں۔
- سڑے ہوئے پاک گوشت اور چربی وغیرہ سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کی بیع کرنا جائز ہے۔
- شرعی طریقہ پر ذبح شدہ اور مردار جانور کی کھال دباغت کے بعد اسی طرح مردار کی ہڈیاں خشک ہونے کے بعد پاک ہیں، لہذا اس کی بیع جائز ہے، اور اس سے بننے والی خوراک جانورں / مرغیوں کو کھلانا جائز ہے۔
- خنزیر کے علاوہ تمام "غیر ماکول اللحم" جانوروں کو اگر اسلامی طریقہ پر ذبح کیا جائے تو اُن کا گوشت، چربی وغیرہ سب اجزاء پاک ہو جاتے ہیں، لہذا ان کی خرید وفروخت بھی جائز ہے اور اُن سے بننے والی خوراک جانوروں / مرغیوں کو کھلانا بھی جائز ہے۔ اس لئے کہ حیوانات کو خالص نجس چیزیں کھلانا جائز نہیں۔ جو چیزیں پاک ہیں وہ جانوروں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ان سے ضرر نہ ہو۔

ہڈیوں سے بننے والی مرغیوں کی خوراک(Bone Meal) کا شرعی حکم:

- شرعی طریقہ پر ذبح شدہ حلال جانورں کی ہڈیاں حلال ہیں، لہٰذا ان سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔
- خنزیر کے علاوہ دوسرے مردار جانور کی ہڈیاں خشک اور صاف ہو جائیں، تو خشک ہو جانے کے بعد انسانوں کے حق میں کھانے کے علاوہ ہر استعمال کو فقہاء کرام نے جائز لکھا ہے۔ لہٰذا ایسی ہڈیوں کی بیع بھی جائز ہے اور جانوروں / مرغیوں کو اس سے بنائی گئی خوراک کا کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا بھی جائز ہے۔

مرغی کی آلائشوں اور اس کے دوسرے اجزاء سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک(Poultry By Product Meal) کا شرعی حکم:

- مردار یا غیر شرعی طریقہ پر ذبح شدہ مرغی حرام ہے؛ لہٰذا اس کا کاروبار کرنا ناجائز اور حرام ہے۔
- شرعی طریقہ پر ذبح شدہ مرغی کا خون حرام ہے؛ لہٰذا اس کا کاروبار کرنا ناجائز اور حرام ہے، البتہ اگر فیکٹری میں خون لایا گیا اور پاک چیزوں کے ساتھ ملایا گیا تو یہ خریدنا اور ملانا ناجائز ہے، ایسا کرنے والوں کو اس عمل کا گناہ ہو گا، تاہم ایسی خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کی بیع کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسی خوراک پر حلال چیزیں غالب ہوں اور حرام و نجس مغلوب۔

- مرغی کی آنتوں میں موجود گندگی نجس ہے اس لئے بذاتِ خود اس کی بیع جائز نہیں البتہ اگر آنتوں سے نجاست کو نکال لیا جائے تو مرغی کی آنتیں پاک ہیں اور ان کی بیع جائز ہے، لیکن اگر نجاست نکالے بغیر بھی آنتوں کی بیع کی جائے تو یہ بیع بھی اس بناء پر جائز ہو گی کہ اصل آنتوں کو سمجھا جائے گا اور گندگی تابع ہو گی۔ اسی بناء پر اس مجموعہ سے بننے والی خوراک جانوروں / مرغیوں کو کھلانا بھی جائز ہے، بشرطیکہ گندگی آنتوں وغیرہ پاک چیزوں سے زیادہ نہ ہو۔

مختلف قسم کے شیرہ جات /رس / عرق سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Molasses) کا شرعی حکم:

- مختلف قسم کے شیرہ جات، رس، عرق Molasses وغیرہ اگر مضر نہیں تو یہ چیزیں اور ان سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

مختلف قسم کے اناج، دانے (Cereals / Coarse Grains)، نباتاتی پروٹین کے ذرائع (Vegetable Protein Sources) اور مختلف قسم کے نباتاتی تیل سے تیار کردہ حیوانات کی خوراک (Vegetable Oil) کا شرعی حکم:

- مختلف قسم کے اناج، دانے، نباتاتی پروٹین کے ذرائع اور نباتاتی تیل سے تیار کردہ غیر مضر خوراک حیوانات کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

تیزابی نمک سے تیار کردہ حیوانات کی خوراک (Di calcium) کا شرعی حکم:

- تیزابی نمک Di calcium وغیرہ اگر مضر نہیں تو یہ چیزیں اور ان سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

چونے کے پتھر سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک (Limestone) کا شرعی حکم:

- چونے کا پتھر Limestone وغیرہ اگر مضر نہیں تو یہ چیزیں اور ان سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

ماربل پاؤڈر سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک کا شرعی حکم:

- ماربل پاؤڈر Marble Powder وغیرہ اگر مضر نہیں تو اس سے تیار کردہ خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کو کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہے۔

چند ضروری تنبیہات:

ناپاک اشیاء کے اندر قلبِ ماہیت کی بنیاد پر طہارت کا فیصلہ مستند مفتیانِ کرام کرینگے۔

- واضح رہے کہ مرغیوں کی درجِ بالا تفصیل خوراک بنانے اور کھلانے کے بارے میں تھی لیکن ایسی مرغیوں کا گوشت حلال ہے جن کی خوراک میں غالب حرام ہو مگر حرام غذا اور نجاست وغیرہ کھانے سے ان کے گوشت میں بدبو پیدا نہ ہوئی ہو،

البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسی مرغیوں کو تین روز تک بند رکھ کر حلال غذا دی جائے، پھر ذبح کیا جائے۔

- اگر حیوانات کے گوشت میں نجاست کھانے سے بدبو پیدا ہو جائے، تو ان کو اتنی مدت بند رکھ کر اور حلال غذا دینا ضروری ہے کہ بدبو زائل ہو جائے، بدبو زائل ہونے سے قبل ذبح کر دیا تو اس کا گوشت کھانا ناجائز ہو گا۔

ضرر کی بنیاد پر حکومتِ وقت بعض پاک چیزوں پر بھی پابندی لگا سکتی ہے:

عرفِ عام میں ضرر کا لفظ بہت وسیع معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے، چھوٹی چھوٹی چیزوں کو احتمالِ بعید یا بسا اوقات وہم کی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ چیز انسانی صحت کے لئے مضر ہے ظاہر ہے کہ ضرر اتنے وسیع مفہوم میں کسی چیز کے حرام ہونے کا سبب نہیں بنتا، بلکہ اس کے لیے شریعت کی روشنی میں کچھ شرائط و ضوابط ہیں جن کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

پہلی شرط:

اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ تمام مفید چیزیں حلال ہیں اور تمام مضر چیزیں ضرر کی وجہ سے حرام ہیں لیکن جیسا کہ یہ بات معلوم ہے کہ مضر چیزیں ضرر کی علت کی وجہ سے حرام ہیں، لہٰذا شرعی اصول کے مطابق جہاں شرعی علت ہو گی وہاں شرعی حکم لگے گا اور جہاں علت نہیں ہو گی وہاں حکم بھی نہیں لگے گا۔ لہٰذا ضرر کی وجہ

سے حرام چیزوں کے اندر بھی جب ضرر کی علت ختم ہو گی تو حرمت کا حکم بھی ختم ہو گا۔ چاہے یہ علت سرے سے ہی ختم ہو جائے یا استعمال کرنے والے (User) کے اعتبار سے مفقود ہو جائے۔ اس حوالے فقہی عبارات گزشتہ بحث فوڈ سیفٹی کے ذیل میں گزر گئی۔

دوسری شرط:

ضرر کی وجہ سے حرام چیزوں کے اندر ضرر کی علت کا یقینی یا ظنِ غالب کے درجے میں موجود ہونا ضروری ہے چاہے یہ ضرر فوری طور پر ہلاکت و نقصان کا باعث ہو، جیسے زہر کا کھانا پینا، یا آہستہ آہستہ ہلاکت و نقصان کا باعث ہو، مثلاً سلو پوائزن (Slow Poison) وغیرہ۔(215)

تیسری شرط:

جیسا کہ معلوم ہوا کہ ضرر کی وجہ سے حرام چیزوں کے اندر بھی جب ضرر کی علت استعمال کرنے والے (User) کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے کہ کسی کے لیے

215 لا يحل أكل السم القاتل ببطء أو تعجيل --- ولا الإكثار من طعام يمرض الإكثار منه الخ.(الإعلاء: 465/7)

کوئی چیز مضر ہو کسی کے لیے نہ ہو۔ جیسا کہ کسی خاص حالت می ڈاکٹر کسی کو کسی چیز منع کرے تو اس شخص کے لیے اس چیز کا کھانا شرعاً بھی درست نہیں ہو گا۔(216)

چوتھی شرط:

حرمت کا معیار بننے کے لیے مضر چیز کا بلا واسطہ یعنی براہِ راست مضر ہونا شرط ہے، بالواسطہ مضر ہونا موجبِ حرمت نہیں۔

پانچویں شرط:

حرمت کا معیار بننے کے لیے کسی چیز کا خالص مضر ہونا شرط ہے یعنی کسی چیز میں صرف ضرر و نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی چیز خالص مضر نہ ہو، بلکہ اس میں فائدہ بھی ہو تو ایسی صورت میں غالب کا اعتبار ہو گا کہ جن چیزوں میں ضرر و نقصان کا پہلو غالب ہو، وہ ناجائز ہوں گی اور جن چیزوں میں ضرر و نقصان کا پہلو مغلوب ہو، وہ جائز ہوں گی۔(217)

---

216 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 460)

(قوله ربما أضر بالبدن) الواقع أنه يختلف باختلاف المستعملين ط.

العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية (2/ 332)

إثبات حرمته أمر عسير لا يكاد يوجد له نصير نعم لو أضر ببعض الطبائع فهو عليه حرام ولو نفع ببعض وقصد به التداوي فهو مرغوب ولو لم ينفع ولم يضر هذا ما سنح في الخاطر إظهارا للصواب من غير تعنت ولا عناد في الجواب.

217 العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية (2/ 332)

الأصل في المضار التحريم، والمنع لقوله – عليه الصلاة والسلام – «لا ضرر ولا ضرار في الإسلام» وأيضا ضبط أهل الفقه حرمة التناول إما بالإسكار كالبنج وإما بالإضرار بالبدن كالتراب، والترياق

چھٹی شرط:

کسی چیز کا مضر ہونا غیر منصوص چیزوں کے لیے حرمت کا معیار ہے، جن چیزوں کا حکم قرآن وسنت میں منصوص یعنی واضح طور پر (Categorically) موجود ہو ان کے بارے میں ضرر کے ہونے یا نہ ہونے کی علت نہیں چلے گی۔(218)

ساتویں شرط:

جن چیزوں کے حرام ہونے کی علت ضرر ہے، ایسی چیزوں کی قلیل غیر مضر مقدار کا استعمال جائز ہے۔ (219)

أو بالاستقذار كالمخاط، والبزاق وهذا كله فيما كان طاهرا وبالجملة إن ثبت في هذا الدخان إضرار صرف خال عن المنافع فيجوز الإفتاء بتحريمه وإن لم يثبت انتفاعه فالأصل حله.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 459)

فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره، بل ثبت له منافع، فهو داخل تحت قاعدة الأصل في الأشياء الإباحة وأن فرض إضراره للبعض لا يلزم منه تحريمه على كل أحد، فإن العسل يضر بأصحاب الصفراء الغالبة وربما أمرضهم مع أنه شفاء بالنص القطعي.

218 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 449)

(قوله لعينها إلخ) أي لا لعلة الإسكار فتحرم القطرة منها.

219 وأمّا السم فإذا خرج عن كونه مضرًا لقلته أو عجنه بغيره فلا يحرم. (احياء العلوم:151/2)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 42)

ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 457)

وهكذا يقول في غيره من الأشياء الجامدة المضرة في العقل أو غيره، يحرم تناول القدر المضر منها دون القليل النافع، لأن حرمتها ليست لعينها بل لضررها.

آٹھویں شرط:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس بھی حکمران (امیر، گورنر، افسر وغیرہ) کو مسلمانوں کے امور سپرد کیے گئے اور اس کے بعد وہ رعایا کے مفاد کے لیے کوشش نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں چاہتا، وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔(220)

جو چیزیں ضرر کی وجہ سے حرام ہیں ان میں مذکورہ شرائط کی رو سے حکومتِ وقت کے لیے نہ صرف جائز، بلکہ ضروری ہے، کہ اس چیز پر پابندی لگائے، لیکن اس کے لیے ایک اضافی شرط یہ ہے کہ کسی چیز کو ضرر کی بناء پر حکومتِ صرف اس وقت پابندی لگا سکتی ہے جب اس چیز کا عوام الناس کے لیے شرعی درجے کا مضر ہونا غیر جانبدار مستند ذرائع سے ثابت ہو اور اس میں نیک نیتی کے ساتھ واقعی عوام کی فلاح وبہود مقصود ہو، کسی خاص فرد یا ادارے کو بے جا فائدہ یا نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو۔(221)

---

220 صحيح مسلم (3/ **1460**)

221 الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: **104**)

القاعدة الخامسة: تصرف الإمام على الرعية منوط بالمصلحة... وأصلها ما أخرجه سعيد بن منصور عن البراء قال: قال عمر رضي الله عنه: (إني أنزلت نفسي من مال الله تعالى بمنزلة ولي اليتيم إن احتجت أخذت منه فإذا أيسرت رددته فإن استغنيت استعففت...فعلى هذا لا يجوز له التفضيل ولكن قال في المحيط من كتاب الزكاة: والرأي إلى الإمام من تفضيل، وتسوية من غير أن يميل في ذلك إلى هوى، ولا يحل لهم إلا ما يكفيهم، ويكفي أعوانهم بالمعروف، وإن فضل من المال شيء بعد إيصال الحقوق إلى أربابها قسمه بين المسلمين، وإن قصر في ذلك كان الله عليه حسيبا... تنبيه: إذا كان فعل الإمام مبنيا على المصلحة فيما يتعلق بالأمور العامة لم ينفذ

طبی ماہرین کی رائے میں اگر کسی چیز کا حیوانات یا انسانوں کے لیے مضر صحت ہونا ثابت ہو جائے تو حکومت حیوانات کی خوراک میں اس چیز کے استعمال پر پابندی لگا سکتی ہے اور شرعاً اس کی اجازت نہیں ہو گی۔

أمره شرعا إلا إذا وافقه، فإن خالفه لم ينفذ، ولهذا قال الإمام أبو يوسف رحمه الله في كتاب الخراج من باب إحياء الموات: وليس للإمام أن يخرج شيئا من يد أحد إلا بحق ثابت معروف (انتهى)

المنثور في القواعد الفقهية (1/ 309)

[تصرف الإمام على الرعية منوط بالمصلحة] نص عليه: قال (الفارسي) في عيون المسائل: قال الشافعي رحمه الله: منزلة الوالي من الرعية: منزلة الولي من اليتيم انتهى. وهو نص في كل وال.

مقاصد الشريعة الإسلامية (3/ 534)

كل مؤتمن على حق فتصرفه فيه منوط بالمصلحة بحسب اجتهاده المستند إلى الوسائل المعروفة في استجلاب المصالح. فليس له أن يكون في تصرفه جبارا ولا مضياعا.

الأشباه والنظائر للسيوطي (ص: 121)

القواعد الفقهية وتطبيقاتها في المذاهب الأربعة (1/ 493)

تصرف الإمام على الرعية منوط بالمصلحة. منزلة الإمام من الرعية منزلة الولي من اليتيم.

التوضيح: إن نفاذ تصرف الراعي على الرعية، ولزومه عليهم شاؤوا أو أبوا معلق ومتوقف على وجود الثمرة والمنفعة في ضمن تصرفه، دينية كانت أو دنيوية، فإن تضمن منفعة ما وجب عليهم تنفيذه، وإلا ردّ، لأن الراعي ناظر، وتصرفه حينئذٍ متردد بين الضرر والعبث وكلاهما ليس من النظر في شيء. والمراد من الراعي: كل من ولي أمراً من أمور العامة، عاماً كان كالسلطان

الأعظم، أو خاصاً كمن دونه من العمال، فإن نفاذ تصرفات كل منهم على العامة مترتب على وجود المنفعة في ضمنها، لأنه مأمور من قبل الشارع صلى الله عليه وسلم أن يحوطهم بالنصح، ومتوعد من قبله على ترك ذلك بأعظم وعيد.

وهذه القاعدة ترسم حدود الإدارات العامة والسياسة الشرعية في سلطان الولاة وتصرفاتهم على الرعية، فتفيد أن أعمال الولاة النافذة على الرعية يجب أن تبنى على المصلحة للجماعة وخيرها، لأن الولاة من الخليفة فمن دونه ليسوا عمالاً لأنفسهم،وإنما هم وكلاء عن الأمة في القيام بأصلح التدابير لإقامة العدل، ودفع الظلم، وصيانة الحقوق والأخلاق، وضبط الأمن، ونشر العلم، وتطهير المجتمع من الفساد، وتحقيق كل خير للأمة بأفضل الوسائل، مما يعبر عنه بالمصلحة العامة،فكل عمل أو تصرف من الولاة على خلاف هذه المصلحة مما يقصد به استثمار أو استبداد، أو يؤدي إلى ضرر أو فساد، هو غير جائز.

ان تمام مسائل کی شرعی اور فقہی بحث اور حوالاجات گزشتہ ابواب میں گزر چکی ہے۔

آٹھواں باب

حیوانات کی خوراک سے متعلق مطبوعہ فتاویٰ کا خلاصہ

نوٹ: ان مسائل میں بندہ نے اکابر کے فتاویٰ سے مفہوم نقل کرنے کی کوشش کی ہے، الفاظ کا ایک ہونا ضروری نہیں۔

- خنزیر کے علاوہ دیگر تمام زندہ بری، بحری یا برمائی، حیوانات کی خرید و فروخت اور ان کی کمائی اس شرط پر جائز ہے، کہ اس جگہ اس کی قیمت (Value) اور اس کی خرید و فروخت کا رواج ہو۔(امداد الاحکام:03/390)
- حیوانات کو انسانی دودھ پلانا درست نہیں، تاہم انسانی دودھ پلانے کی وجہ سے حلال جانور کا گوشت حرام نہیں ہوتا، بشرطیکہ انسانی دودھ پلانے کے فوری بعد اسے ذبح نہ کیا گیا ہو۔(امداد الاحکام:04/301)
- خون کو جلا کر راکھ کر دینے کے بعد اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔(امداد الاحکام:03/370)(فتاویٰ حقانیہ:06/54)
- خون اگرچہ مال متقوم نہیں، کہ اس کو فروخت کیا جائے، لیکن بسا اوقات عرف کی وجہ سے ضرورت کے تحت ایک غیر مال بھی مال بن جاتا ہے، اور

فقہاء اسلام نے اس کی بیع کو جائز قرار دیا ہے، مثلاً گوبر وغیرہ۔ آج کل جانوروں کے خون سے چونکہ فارمی مرغیوں کی خوراک بنتی ہے اور ضرورت کے تحت عموماً اس کا کاروبار ہوتا ہے اس لیے بناء بر عرف اس کو مال سمجھا جائے گا۔(فتاویٰ حقانیہ:06/54)

- اگر کسی وقت خون کی بھی قیمت عرفاً جائے تو اس کی خرید و فروخت درست ہے(فتاویٰ حقانیہ:06/54)
- مردار جانوروں کے خون اور دوسرے اجزاء سے تیار کردہ مرغیوں کی خوراک کی خرید و فروخت اور مرغیوں کو کھلانا جائز نہیں، البتہ ایسی مرغیاں حلال ہیں، گوشت کی حرمت کے لیے شرط یہ ہے کہ نجس غذاء کی وجہ سے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے، جو یہاں موجود نہیں۔ (احسن الفتاویٰ:08/126) (222)
- شریعت نے چند اصولوں کی بنیاد پر جن جانوروں کی حلت و حرمت کا حکم دیا ہے اس میں ان جانوروں کے تمام انواع واقسام شامل ہیں، کسی نوع کی آپس میں جسامت، قدو قامت، وغیرہ میں فرق کی وجہ سے اس کے شرعی حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا، مثلاً بھیڑ حلال ہے تو بھیڑ کے تمام انواع حلال ہیں۔ (فتاویٰ بینات:04/589)
- خنزیر کا گوشت ودیگر اجزاء، خون، شراب یا دیگر خالص نجس العین چیزیں جانوروں کو کھلانا حرام ہے۔(عزیز الفتاویٰ:01/722)

---

(222) احسن الفتاویٰ کا یہ فتویٰ نجاست کی غالب مقدار کے ساتھ مشروط کرنا مناسب ہے۔ از مؤلف:عارف علی شاہ

- تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مرغیوں کی غذاء میں خون یا دوسرے نجس اجزاء نہایت کم مقدار میں ہوتے ہیں، دوم یہ کہ اس غذاء کی تیاری میں کیمیکلز استعمال ہوتے ہیں جس کی وجہ سے خون اور دیگر نجس اجزاء کی ماہیت بدل جاتی ہے، لہٰذا قلبِ ماہیت اور ناپاک اجزاء کے مغلوب ہو جانے کی وجہ سے فارمی مرغیوں کا کھانا، ان کی خرید وفروخت اور ہبہ وغیرہ سب درست اور جائز ہے۔(فتاویٰ حقانیہ:06/112)
- اگر مرغی کے گوشت میں حرام غذاء اور نجاست وغیرہ کھانے سے بدبو پیدا ہو جائے، تو اس کو اتنی مدت بند رکھ کر حلال غذاء دیناضروری ہے، کہ بدبو زائل ہو جائے، بدبو زائل ہونے سے پہلے ذبح کر دیا تو اس کا گوشت حلال نہیں ہو گا۔(احسن الفتاویٰ:07/408)
- اگر حلال جانور اس قدر نجاست کھاتا ہے کہ اس سے بدبو آنے لگے تو اس کا کھانا جائز نہیں، جب تک کہ اس کو اتنے روز بند نہ کیا جائے کہ بدبو زائل ہو جائے۔ دودھ کا بھی یہی حکم ہے۔(امداد الاحکام:04/300)،(فتاویٰ حقانیہ :06/53)(فتاویٰ حقانیہ:06/112)،(فتاویٰ محمودیہ:17/305)
- اگر حلال جانور میں گندی چیزیں کھانے کی وجہ سے بدبو پیدا نہیں ہوئی، تو اس کا کھانا جائز ہے، مگر مکروہِ تنزیہی ہے، اس لیے چند روز بند رکھنا چاہیے۔ دودھ کا بھی یہی حکم ہے۔　(امداد الاحکام:04/300)
- آوارہ مرغی کو تین دن بند رکھ کر حلال وپاک چیزیں کھلا کر ذبح کرنا افضل ہے تاہم اگر بند کیے بغیر بھی ذبح کر لیا تب بھی جائز ہے۔(امداد الاحکام:04/315)

- حلال جانور کو خنزیر کا گوشت کھلایا گیا، تو ذبح کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ چند روز تک اس کو حلال غذاء دی جائے تا کہ خنزیر کے گوشت کا اثر زائل ہو۔(امداد الفتاویٰ:04/105)
- مرغی کی غذاء کا غالب حصہ اگر ناپاک اور نجس ہو تو اس کا کھانا مکروہ ہے، اس کو تین دن بند رکھا جائے اور حلال غذاء دی جائے اس کے بعد ذبح کر کے کھایا جائے اور ان کی خوراک میں حلال غالب ہو تو کھانا جائز ہے۔ اور جو حکم مرغی کے گوشت کا ہے وہی حکم اس کے انڈے کا ہے۔
(آپ کے مسائل اور ان کا حل:05/508)
- ناپاک پانی پینے والے حلال جانور کا گوشت، دودھ اور اس سے بننے والی چیزیں، گھی، پنیر وغیرہ پاک اور حلال ہیں۔(تسہیلِ بہشتی زیور:02/271)
- بکری یا گائے کے بچے نے کتیاں کا دودھ پی کر پرورش پائی ہو تو اس کا گوشت حلال ہے، بشرطیکہ کہ نجس دودھ پلانے کے چند روز بعد پاک خوراک کھلا کر اسے ذبح کیا جائے۔(عزیز الفتاویٰ:01/700)(فتاویٰ حقانیہ:06/113)
- بکری کا بچہ خنزیر کا دودھ پی کر پرورش پائے، تو اس کا گوشت حلال ہے، وہ خنزیر کے حکم میں نہیں، بشرطیکہ کہ نجس دودھ پلانے کے چند روز بعد پاک خوراک کھلا کر اسے ذبح کیا جائے۔(فتاویٰ محمودیہ 08/243)
- سور کا گوشت اور چربی وغیرہ مل ہوئی پولٹری فیڈ کھلانے کے بعد اگر اس نجاست کا اثر گوشت میں آتا ہے اور گوشت میں بدبو پیدا ہوتی ہے تو ایسے مرغیوں کا کھانا جائز نہ ہوتا، لیکن چونکہ اس سے گوشت میں بدبو پیدا نہیں

ہوتی اور یہ مشاہدہ ہے، لہٰذا فارمی مرغیاں اور ان کے انڈے حلال ہیں اور ان کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(فتاویٰ عباد الرحمٰن:01/275)

- "جلالہ" عربی لغت میں کھانے کے لیے نجاست تلاش کرنے والی گائے کو کہتے ہیں۔(کتاب الفتاویٰ:04/191)
- فقہاء کی اصطلاح میں "جلالہ "اس جانور کو کہتے ہیں جو نجاست ہی کو اپنی خوراک بناتا ہو اور دوسری چیزیں نہ کھاتا ہو۔(کتاب الفتاویٰ:04/191)
- اگر کوئی جانور صرف نجاست ہی کے کھانے پر اکتفاء نہ کرتا ہو، بلکہ پاک وناپاک دونوں طرح کی چیزیں کھاتا ہو، تو وہ "جلالہ "نہیں ہو گا۔(کتاب الفتاویٰ:04/191)
- جانور کی خوراک میں اگر فضلہ وغیرہ ملا دیا جائے تو پھر ایسی مخلوط غذاء کھانے والا جانور "جلالہ "شمار نہیں کیا جائے گا۔(کتاب الفتاویٰ:04/191)
- "جلالہ "کا حکم یہ ہے کہ اس کے کھانے کی ممانعت اس وقت ہو گی جب کہ جانور کے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے، علامہ شامیؒ نے نقل کیا ہے کہ "جلالہ "کا حکم اس جانور پر ہو گا کہ قریب ہو تو بدبو آئے۔(کتاب الفتاویٰ:04/191)
- "جلالہ "اونٹ کے لیے چالیس دن، گائے، بیل ہو تو بیس دن، بکری وغیرہ کو دس دن، مرغی کو تین دن، اور کوریا ایک دن روکا جائے اس کے بعد اس کو ذبح کر کے اس کے گوشت میں کراہت نہیں۔(کتاب الفتاویٰ:04/192)
- "جلالہ " کی کراہت وممانعت دائمی نہیں، بلکہ ایک متعین وقفہ جس میں جانور کو ایسی گندی چیزیں کھانے سے بچایا جائے، تو اس کے گوشت کی کراہت ختم ہو جاتی ہے۔(کتاب الفتاویٰ:04/192)

نواں باب

حلال حیوانات کو مختلف قسم کی خوراک کھلانے کے بعد ان کے گوشت وغیرہ کے شرعی حکم

اب تک کی تفصیل حیوانات کے لیے مختلف قسم کی خوراک (Animal Feed) تیار کرنے، اس کا کاروبار کرنے اور حیوانات کو ایسی خوراک کھلانے سے متعلق تھی۔ تاہم اس طرح کی خوراک کھلانے کے بعد ایسے حلال حیوانات کو اگر شرعی طریقے پر ذبح کیا گیا تو ان کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حیوانات کی طرف "جلالہ" کا شرعی حکم متوجہ ہو گا کہ اگر کوئی حیوان خوراک کے نتیجے میں "جلالہ" کے زمرے میں داخل ہوتا ہے تو اس کا گوشت کھانا جائز نہیں۔

"جلالہ" حلال حیوانات کو ذبح کرنے سے پہلے تین روز تک یا حسبِ ضرورت بند رکھ کر پاک صاف غذا دی جائے، پھر ذبح کیا جائے۔

اس لیے کہ اگر مرغیوں کے گوشت میں حرام غذا اور نجاست وغیرہ کھانے سے بدبو پیدا ہو جائے، تو اس کو اتنی مدت بند رکھ کر اور حلال غذا دینا ضروری ہے کہ بدبو زائل ہو جائے، بدبو زائل ہونے سے قبل ذبح کر دیا تو اس کا گوشت کھانا مکروہ اور ناجائز ہو گا۔

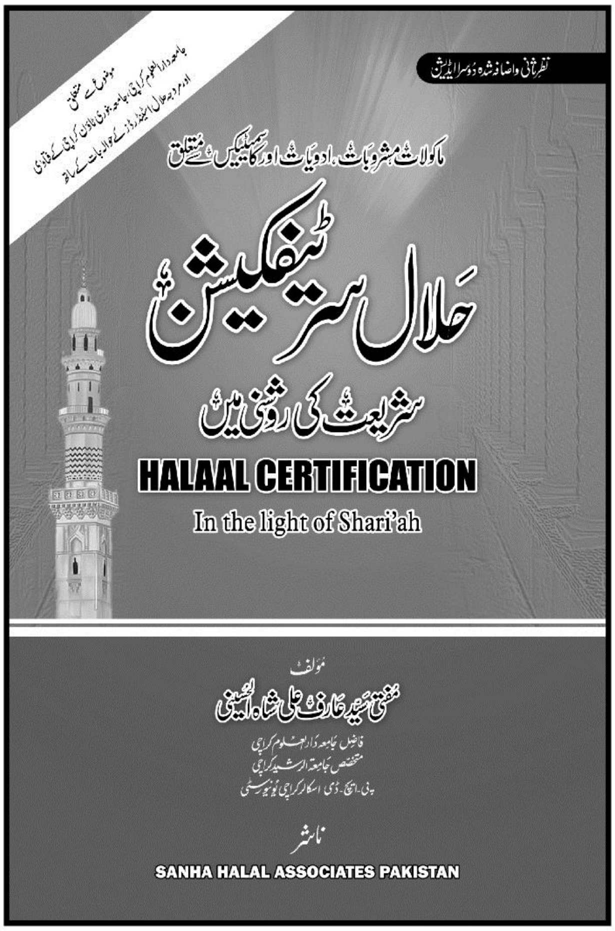
عصرِ حاضر کے فارمی حلال مذبوحہ حیوانات کا گوشت حلال ہے، بشر طیکہ خوراک کی وجہ سے ان کے گوشت میں ضرر پیدا نہ ہو۔(223)

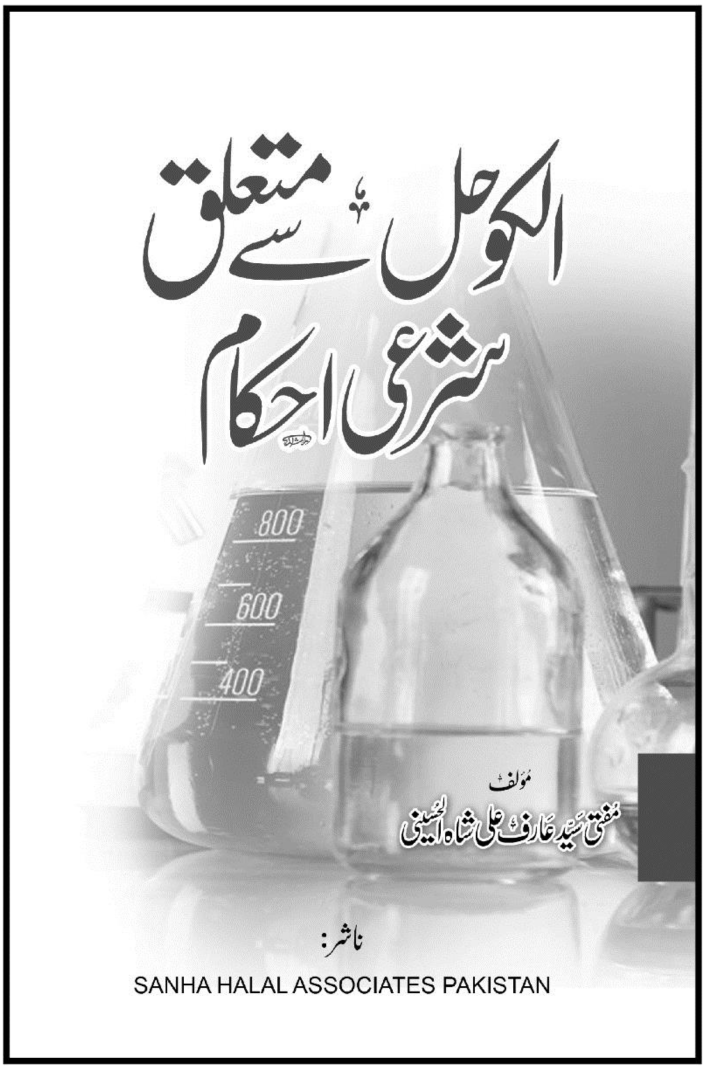
ایک ضروری وضاحت:

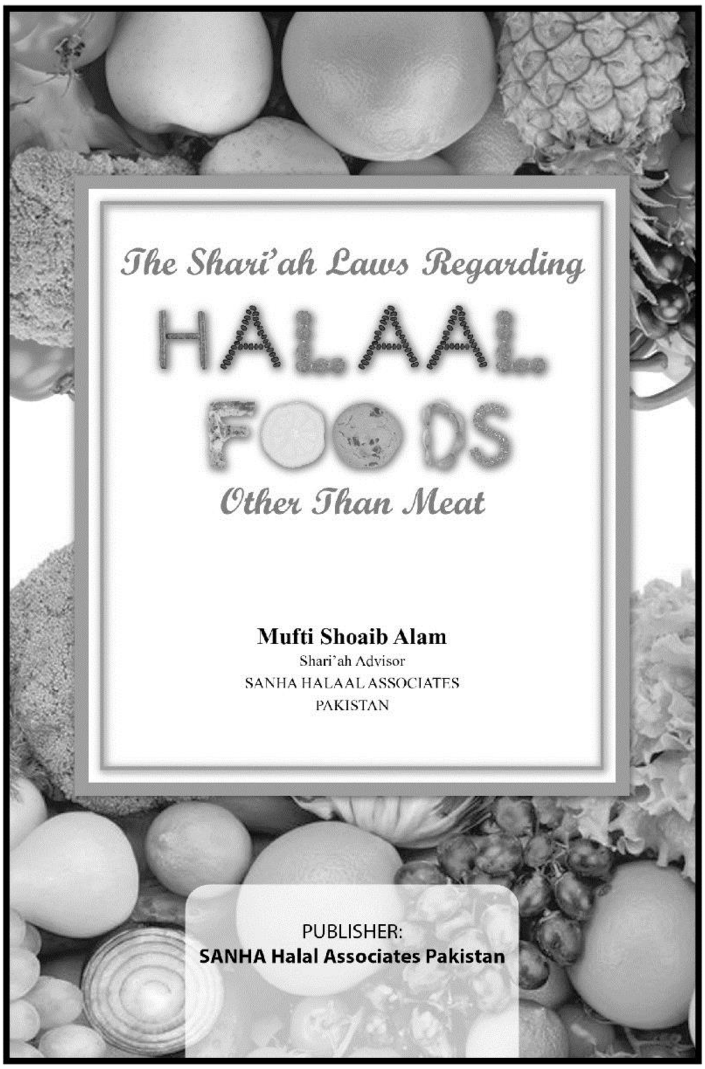
واضح رہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں اب تک جتنی بھی تفصیل بندہ نے پیش کی ہے وہ بالکل حتمی رائے نہیں، بلکہ کئی سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس شعبے کو قریب سے دیکھنے، کچھ عملی کام کرنے اور بڑوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں محض ایک طالب علمانہ رائے اور اس موضوع پر میری ابتدائی سوچ میری فہم کا نتیجہ ہے جس کا مقصد مزید تحقیق کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے، میری ناقص معلومات کے مطابق حیوانات کی خوارا ک کے بارے میں خالص فقہی نقطہ نظر سے اب تک شاید کسی نے اس پر بحث کی ہو۔

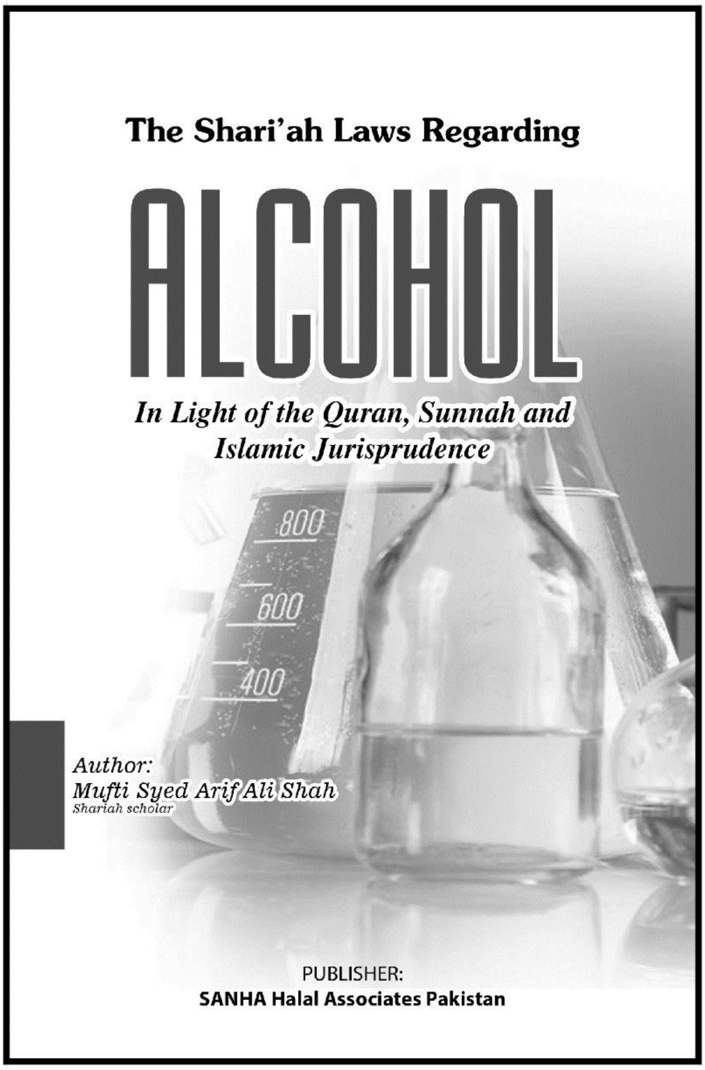
دلیل کی بنیاد پر اختلافِ رائے کا حق ہر کسی کو ہوتا ہے، میں اپنی رائے میں غلطی کے امکان کو یکسر مسترد نہیں کرتا، ممکن ہے کہ کسی کی رائے ہمارے موقف کے خلاف ہو، اور اس کی رائے درست بھی ہوسکتی ہے، لہٰذا ہم اس کی رائے کا بھی احترام کریں گے، اسی وجہ سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ عصرِ حاضر میں فقہی میدان میں کام کرنے والے علماء کرام کو چاہیے کہ اس موضوع پر مزید تحقیق فرمائیں اور ان کی طرف سے مضبوط شرعی دلائل کی روشنی میں ہماری رائے کے علاوہ کوئی اور مضبوط شرعی موقف سامنے آئے، اس کو بخوشی قبول کرنے میں کسی کو بھی کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے۔"

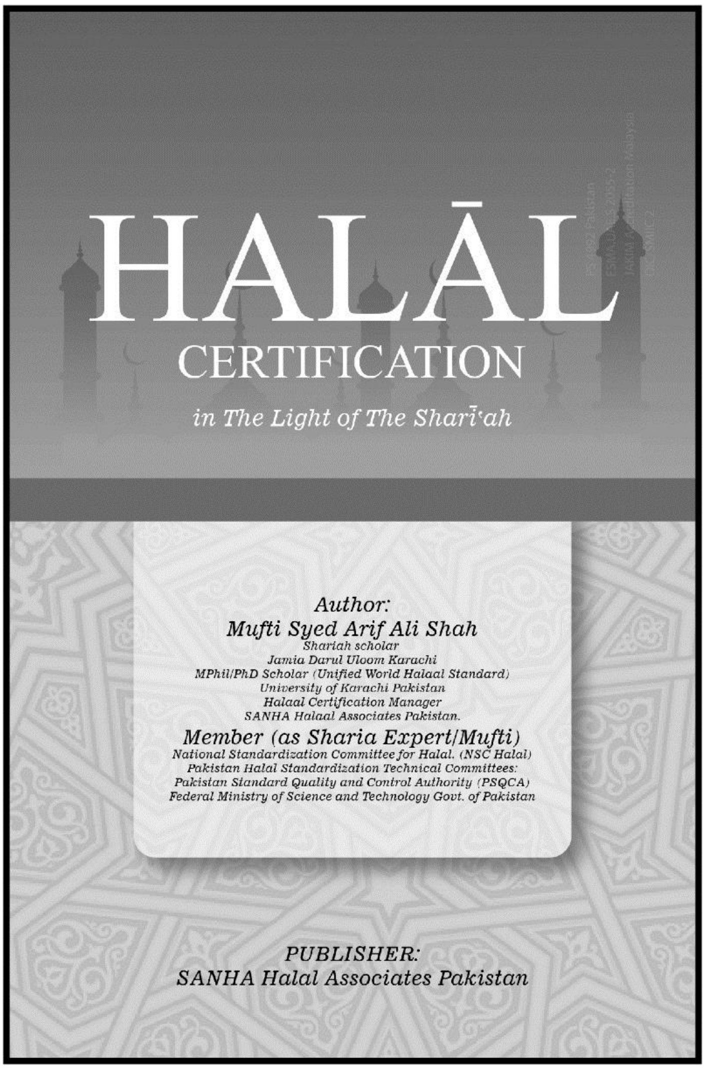
223 فتویٰ:943-1434943/ M=8/، دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند
http://www.darulifta-deoband.com/home/ur/Food--Drinks/46011


نظر ثانی واضافہ شدہ دوسرا ایڈیشن
ماکولات مشروبات، ادویات اور کاسمیٹکس سے متعلق
حلال سرٹیفکیشن
شریعت کی روشنی میں
HALAAL CERTIFICATION
In the light of Shari'ah
مؤلف
مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی
ناشر
SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN


الکوحل سے متعلق
شرعی احکام
مؤلف
مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی
ناشر:
SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN


The Shari'ah Laws Regarding
HALAAL
FOODS
Other Than Meat
Mufti Shoaib Alam
Shari'ah Advisor
SANHA HALAAL ASSOCIATES
PAKISTAN
PUBLISHER:
SANHA Halal Associates Pakistan


The Shari'ah Laws Regarding
ALCOHOL
In Light of the Quran, Sunnah and
Islamic Jurisprudence
800
600
400
Author:
Mufti Syed Arif Ali Shah
Shariah scholar
PUBLISHER:
SANHA Halal Associates Pakistan


HALĀL
CERTIFICATION
in The Light of The Sharī'ah
Author:
Mufti Syed Arif Ali Shah
Shariah scholar
Jamia Darul Uloom Karachi
MPhil/PhD Scholar (Unified World Halaal Standard)
University of Karachi Pakistan
Halaal Certification Manager
SANHA Halaal Associates Pakistan.
Member (as Sharia Expert/Mufti)
National Standardization Committee for Halal. (NSC Halal)
Pakistan Halal Standardization Technical Committees:
Pakistan Standard Quality and Control Authority (PSQCA)
Federal Ministry of Science and Technology Govt. of Pakistan
PUBLISHER:
SANHA Halal Associates Pakistan